خطباتِ ترابی
جلد سوم
مولانا محمد شہزاد قادری ترابی
زاویہ
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس کریم پروردگار کے لئے ہیں جو نافرمانیوں کے باوجود اپنے بندوں پر رحمٰن اور رحیم ہے' بے حد و بے شمار درود و سلام ان آقا ومولا ﷺ پر جو ہمہ وقت اپنی اُمّت کی بہت بہت بھلائی کے چاہنے والے ہیں۔ بعداز وصال بھی اپنے گناہگار غلاموں کی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شفاعت کرتے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا بے پناہ شکر ہے کہ اس نے مجھے اپنے دین کی خدمت کی توفیق بخشی اور اسی کی توفیق وکرم سے میں نے ''خطبات ترابی'' جلد اول مرتب کی جو کہ عوام اہلسنت نے بہت پسند کی۔ اب الحمدللہ اس کی دوسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر کامل یقین ہے کہ وہ دوسری جلد کو پہلی جلد سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائے گا کیونکہ دوسری جلد میں میلاد اور مقام مصطفیٰ ﷺ کا بیان' مقام محبوبیت کا بیان' شفاعت کا بیان' عفوودرگزر کا بیان' رحمۃ للعالمین ہونے کا بیان' اسم محمد ﷺ کی خاصیت وفضیلت کا بیان' عطائے مصطفیٰ ﷺ کا بیان' حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت وعظمت کا بیان اور امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی سیرت وخدمات کا بیان ہے۔

رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہر خاص وعام کے لئے نافع بنائے۔

فقط والسلام

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی

22 جمادی الاخریٰ 1438ھ بمطابق 22 مارچ 2017 بروز بدھ

میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اور
مقام مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ٥

صَدَقَ اللّٰہُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کہ آئی بارہویں شب اس مہینے کی
ازل کے روز جس کی دھوم تھی وہ آج کی شب ہے
جو قسمت کے لئے مقصود تھی وہ آج کی شب ہے
جہاں میں صبح جشن عید کا سامان ہوتا تھا
ادھر شیطان کتنا اپنی ناکامی پہ روتا تھا
بہر سوء نغمہ صل علی گونجا فضاؤں میں

خوشی نے زندگی کی روح دوڑا دی ہواؤں میں
فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج کہتی تھی
جناب آمنہ سنتی تو یہ آواز آتی تھی
مبارک ہو مبارک ہو کہ فخر انبیاء تشریف لے آئے
مبارک ہو حبیب کبریا تشریف لے آئے

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورہ توبہ کی آیت نمبر 128 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کوحق کوسن کرحق کوقبول کرنے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آج کی بابرکت محفل نبی پاک ﷺ کے میلاد پاک کے حوالے سے منعقد کی گئی ہے۔نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عالی مرتبت بنا کر دنیا میں بھیجا اوراس قدر بلندی عطا فرمائی کہ ان کی حقیقت کو رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔کائنات کو بھی بنایا تو صرف اور صرف اپنے محبوب ﷺ کی خاطر بنایا۔مخلوق کو بھی پیدا کیا تو صرف اس لئے کہ ان کو بھی محبوب خدا ﷺ کی فضیلت معلوم ہو جائے،چنانچہ حدیث پاک میں آیا۔

☆کونین بنائے گئے سرکار ﷺ کی خاطر

مواہب الدنیہ جلد اول ص 60 پر نقل ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ کا رب یہ فرماتا ہے کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اورآپ کو اپنا حبیب بنایا۔میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو مکرم پیدا نہیں کیا۔میں نے دنیا والوں

کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میرے نزدیک جو آپ کی کرامت و منزلت ہے، وہ بندوں کو معلوم ہو جائے۔ اے محمد ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

کونین بنائے گئے سرکار ﷺ کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار ﷺ بنایا
نہ کیوں آرائشیں کرتا خدا دنیا کے ساماں میں
تمہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزم انقاء میں

☆آپ انبیاء سے مقدم کیوں ہوئے؟

مواہب الدنیہ جلد اول ص 37 پر ہے کہ حضرت سہل بن صالح علیہ الرحمہ نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ابو جعفر بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ حضور ﷺ انبیاء سے مقدم کیونکر ہو گئے حالانکہ جو انبیاء مبعوث کئے گئے ہیں، حضور ﷺ سب سے آخر میں آئے؟

حضرت ابو جعفر نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبکہ عالم و زمین میں بنی آدم سے عہد لیا اور ان کی پشتوں سے ان کی اولادوں کو نکالا اور ان کو ان کے نفوس پر گواہ ٹھہرا کر یہ دریافت فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اس مخلوق میں سب سے پہلے جس شخص نے **بلیٰ انت ربنا** (یعنی تو ہی ہمارا رب ہے) کہا وہ تاجدار کائنات ﷺ کی ذات ہے۔ اس وجہ سے آپ انبیاء سے مقدم ہیں۔

☆نور مصطفی ﷺ تخلیق اول

مصنف عبدالرزاق میں امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے ان سے امام ابن منکدر رضی اللہ عنہ اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں

نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا۔اللہ نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟

آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے۔اللہ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی۔جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک اپنے قرب میں رکھا پھر اس (نور) کے چار حصے کئے۔

ایک حصے سے عرش وکرسی، دوسرے سے حاملین عرش تیسرے سے خازنین کرسی پیدا کئے پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت پر بارہ ہزار سال رکھا۔

پھر اسے چار حصوں میں تقسیم کیا۔ایک سے قلم، دوسرے سے جنت، پھر چوتھے جزء کو مقام رجاء پر بارہ ہزار سال تک رکھا۔پھر اس کے چار اجزاء کئے۔ایک جزء سے ملائکہ، دوسرے سے شمس، تیسرے سے چاند اور ایک جزء سے ستارے بنائے پھر چوتھے جزء کو مقام رجاء پر بارہ ہزار سال تک رکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا۔جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نور کے قطرے جھڑے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبی یا رسول کی روح پیدا کی۔پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ نے ان انفاس سے تا قیامت اولیاء، شہداء، سعداء اور فرمانبرداروں کی ارواح کو پیدا فرمایا......تو (اے جابر) عرش وکرسی میرے نور سے، کروبین میرے نور سے، روحانیوں میرے نور سے، ملائکہ میرے نور سے، جنت اور اس کی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمان میرے نور سے، عقل وتوفیق میرے نور سے، ارواح رسل وانبیاء میرے نور سے، شہداء اور صالحین میرے نور سے پھر اللہ نے (میرے نور کو) بارہ ہزار سال رکھا اور یہ مقامات عبودیت، سکینہ، صبر، صدق ویقین تھے۔تو اللہ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا۔

جب اسے اس پردہ سے نکالا اور اسے زمین کی طرف بھیجا تو اس سے مشرق ومغرب یوں روشن ہوئے، جیسے تاریک رات میں چراغ پھر اللہ نے حضرت آدم کو زمین کے واسطے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا پھر اسے حضرت شیث کی طرف منتقل کیا پھر وہ طاہر سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا، حضرت عبداللہ کی پشت میں اور سیدہ آمنہ کے شکم میں آیا پھر رب نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسل کا سردار، رحمۃ للعالمین اور تمام روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا تو جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق سے ابتداء ہوئی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے پہلے اپنے نور کے فیض سے اپنے محبوب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا پھر نورِ محمدی سے کائنات کی ہر شے پیدا فرمائی۔

تخلیق میں پہلے نور اُن کا
آخر میں ہوا ہے ظہور اُن کا
تخلیقِ جہاں ہے اُن کے لئے
ختم اُن پر نبوت ہوتی ہے

نورِ محمدی تخلیق کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جب اس نور کو انبیاء کرام علیہم السلام کی پیشانی میں چمکانے کا ارادہ فرمایا تو کس قدر اہتمام فرمایا' ایسا اہتمام کہ کائنات میں کسی کے لئے ایسا اہتمام نہ فرمایا۔ اپنے بے مثل رسول کو کیسی یکتائی عطا کی' آیئے سبل الہدیٰ والرشاد کے حوالے سے سنتے ہیں۔

☆ دنیا میں بھیجنے کی تیاری

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 37 پر نقل فرماتے ہیں۔ ابو سعد نے ''الشرف'' میں ابن

جوزی نے وفاء الوفاء میں حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی ﷺ کو تخلیق کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل کو حکم دیا کہ وہ مٹی لے کر آئیں جو زمین کا دل، اس کی رونق اور اس کا نور جبرائیل نیچے تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ فردوس اور رفیق اعلیٰ کے ملائکہ تھے۔ انہوں نے اس جگہ سے مٹھی بھر مٹی مبارک لی، جہاں آج آپ کی قبر انور ہے۔ یہ مٹی روشن اور منور تھی۔ اسے جنت کی نہروں کے رواں پانی آب تسنیم سے دھویا گیا۔ حتیٰ کہ وہ چمکتا ہوا موتی بن گئی۔ اس کی بہت بڑی بڑی شعاعیں تھیں۔ پھر ملائکہ نے یہ مٹی عرش، کرسی، آسمانوں اور زمین کے اردگرد گھمایا۔ حتیٰ کہ ملائکہ نے حضرت آدم کو جاننے سے پہلے محبوب خدا کو پہچان لیا۔

حضور ﷺ کا نور پاک حضرت آدم کی پیشانی میں دیکھا جاسکتا تھا۔ ان سے کہا گیا۔ آدم! یہ آپ کی اولاد کے سردار ہیں۔ یہ نبی و مرسل ہیں۔ جب حضرت حوا کے بطن میں حضرت شیث جلوہ گر ہوئے تو یہ نور حضرت آدم سے حضرت حوا کی طرف منتقل ہو گیا۔ حضرت حوا کے بطن سے بیک وقت دو بچے پیدا ہوتے تھے مگر حضرت شیث تنہا پیدا ہوئے یہ نور مصطفی ﷺ کی عزت و کرامت کی وجہ سے تھا پھر یہ نور ایک پاک شخص کی طرف منتقل ہوا حتیٰ کہ آپ کی ولادت ہو گئی۔

القرآن: الَّذِىۡ يَرٰٮكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ۙ

ترجمہ: جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم تمہارا نور پاک سجدہ کرنے والوں میں دیکھ رہے ہیں۔ (سورۂ شعراء آیت 219-218)

امام ابونعیم نے ابن عباس سے ان آیات کا مفہوم نقل کیا ہے کہ تقلب سے مراد آپ کا نور یکے بعد دیگرے آپ کے آباؤ اجداد کی پشتوں سے منتقل ہوا ہوا سیدہ آمنہ کے بطن اور حضرت عبداللہ کی پیشانی میں چمکا۔

☆حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور مصطفی

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 284 پر ہے۔ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب اپنے نور نظر حضرت عبداللہ کو نکاح کے لئے لے کر نکلے تو ایک کاہنہ کے پاس سے گزرے جس کا نام فاطمہ تھا۔اس نے کتب پڑھ رکھی تھیں۔ اس نے حضرت عبداللہ کے چہرے پر نور نبوت دیکھ لیا تھا۔اس نے کہا۔اے نوجوان! مجھ سے نکاح کرلو، تمہیں سو اونٹ دوں گی۔حضرت عبداللہ چلے گئے اور حضرت آمنہ سے نکاح کرلیا۔ کچھ دنوں بعد آپ وہاں سے گزرے اور اس عورت سے کہا، کیا مجھ سے نکاح کرے گی؟ اس نے کہا۔میں نے تمہاری پیشانی میں نور دیکھا تھا۔اب وہ نظر نہیں آ رہا۔حضرت عبداللہ نے اسے بتایا کہ میں نے نکاح کرلیا ہے۔اس نے کہا چلے جاؤ۔اپنی زوجہ کو بتادو کہ ان کے شکم میں روئے زمین کی بہترین ذات جلوہ گر ہوچکی ہے۔بخدا! تمہارے پاس جو امانت تھی، وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے لے لی ہے اور تمہیں علم تک نہیں۔

☆نو ماہ میں انبیاء کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارکباد

نعمت کبریٰ صفحہ نمبر 104 پر ہے کہ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں جب نور محمدی میرے شکم میں جلوہ گر ہوا تو حمل کے پہلے مہینے جو کہ رجب تھا، میں اپنے گھر میں آرام کررہی تھی کہ میں نے دیکھا، ایک مرد جس کے چہرے سے آثار ملاحت اور جسم سے بہترین خوشبو نیز انوار و تجلیات ظاہر تھے، وہ مجھ سے کہنے لگا۔مرحبا یا محمد ﷺ میں نے ان سے پوچھا۔آپ کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔میں ابوالبشر آدم ہوں، میں نے پوچھا۔آپ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم سید البشر سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

☆ دوسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک مرد کامل میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔ میں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں حضرت شیث ہوں۔ میں نے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم صاحب تاویل و حدیث سے فیضیاب (حاملہ) ہو۔

☆ جب تیسرا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک شخص میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا نبی اللہ میں نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ فرمایا، میں حضرت ادریس ہوں...... میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے بطن میں نبی رئیس یعنی نبیوں کے سردار جلوہ گر ہیں۔

☆ جب چوتھا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا حبیب اللہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں حضرت نوح ہوں۔ میں نے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے بطن میں صاحب نصر و فتوح جلوہ گر ہیں۔

☆ جب پانچواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا صفوۃ اللہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا۔ میں حضرت ہود ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے بطن میں نبی مکرم جلوہ گر ہیں جو کہ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کے مالک ہوں گے۔

☆ جب چھٹا مہینہ آیا تو اسی طرح ایک اور شخص میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا رحمۃ للہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ! تمہیں مبارک ہو کہ نبی جلیل تمہارے بطن

میں جلوہ گر ہیں۔

☆ جب ساتواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگا۔ السلام علیک یا من اختارہ اللہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ تو فرمایا میں اسماعیل ذبیح اللہ ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا تمہیں مبارک ہو۔ نبی رجیح و ملیح یعنی بہترین اور نمکین حسن والے تمہارے شکم میں جلوہ گر ہیں۔

☆ جب آٹھواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے خواب میں آئے اور کہنے لگے۔ السلام علیک یا خیرۃ اللہ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا تمہیں مبارک ہو۔ وہ نبی معظم تمہارے شکم میں جلوہ گر ہیں جن پر قرآن نازل ہوگا۔

☆ جب نواں مہینہ آیا تو اسی طرح ایک بزرگ میرے خواب میں تشریف لائے اور کہنے لگے۔ السلام علیک خاتم رسل اللہ۔ آپ کے ظہور کا وقت مجھ سے قریب تر ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا حضرت عیسیٰ ابن مریم، آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا تمہیں مبارک ہو نبی مکرم اور رسول معظم تمہارے شکم میں جلوہ گر ہیں۔ اے آمنہ! تم سے تمام تکالیف و مصائب دور ہو گئے۔

☆ وقت ولادت مناظر

کتاب نعمت کبریٰ صفحہ نمبر 121 پر ہے۔ میلاد کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا! اے جبرئیل! جنت مدینے کے جام خوشبودار شربت سے لبریز کر دو اور اے رضوان (خازن جنت) جنتی حوروں کی زیبائش کرو، مسک کے منہ کھول دو، کیونکہ مخلوقات کے سردار

جناب احمد مختار ﷺ ظہور فرمانے والے ہیں۔

اے جبرئیل! محبوب اکبر کے لئے جو کہ نور والے اور سب سے مقرب و اعلیٰ ہیں، قرب و وصال کے سجاوے پھیلا دو اور مالک (داروغہ جہنم) کو حکم دو کہ جہنم کے دروازے بند کر دے، رضوان سے کہو کہ جنت کے دروازے کھول دے۔

اے جبرئیل! جنتی پوشاک پہن کر زمین و آسمان کے گوشوں میں ندا کرو، محب و محبوب اور طالب مطلوب کے ملنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکہ مکرمہ کے پہاڑ پر لا کھڑا کیا۔ ان فرشتوں نے کعبہ کو اپنے نورانی پروں سے گھیر لیا۔ ان فرشتوں کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے۔ اطراف و اکناف میں پرندے گیت گانے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں میں جانور خوشی و مسرت سے گیت گانے لگے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم مقدس سے ہوا۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے اور مجھے سرزمین شام میں بصریٰ کے محلات نظر آنے لگے۔ میں نے تین جھنڈے دیکھے جو مشرق، مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب کئے گئے اس عالم میں مجھے پرندوں کا غول نظر آیا، جن کی چونچیں سونے کی طرح تھیں اور پر سفید موتیوں کے مائل تھے۔ انہوں نے میرے حجرہ میں آ کر زرو جواہرات، یاقوت و مرجان نچھاور کئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگے۔ میں انہیں لحہ بہ لحہ اپنے سے دور کرتی تھی۔ اسی دوران فرشتوں کے گروہ آئے۔ ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی کے برتنوں میں مشک و عنبر اور مختلف خوشبوئیں تھیں، وہ بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسول معظم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے لگے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ چاند میرے سر پر سایہ فگن ہوا اور ستارے خوبصورت

قندیلوں کی طرح لٹک کر چمکنے لگے۔ مجھے سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا، جو مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی تو میں نے اسے پی لیا۔ میں نے ایسا مشروب کبھی نہ پیا تھا۔ یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا اور میں نے دیکھا۔ ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل سے پرواز کی۔

☆ ولادت کے وقت

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبھانی انوارِ محمدیہ ص 37 پر لکھتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو کیا دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں۔ آپ نے اپنی انگلیاں یوں آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی ہیں جیسے کوئی عجز و نیاز سے زاری کرتا ہے پھر میں نے آسمان سے سفید بادل آتا دیکھا جس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور میری نگاہوں سے چھپا لیا۔ میں نے سنا۔ ایک منادی کہہ رہا تھا کہ آپ کو مشرق و مغرب میں ہر طرف گھماؤ۔ سمندروں میں لے جاؤ تا کہ آپ کے نام، اوصاف اور چہرۂ انور سے واقف ہو جائیں پھر وہ آپ سے فوراً علیحدہ ہو گئے۔

☆ ولادت سے قبل

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو میں نے ایک بڑا سا بادل دیکھا جس کی چمک میں، میں نے گھوڑوں کا ہنہنانا، پردوں کی سرسراہٹ اور انسانوں کی گفتگو سنی، پھر میں نے ایک شخص کو منادی کرتے سنا، کہ محمد ﷺ کو تمام دنیا میں لے کر پھراؤ اور جنوں اور انسانوں کے ہر مقدس فرد اور فرشتوں، پرندوں

اور وحشی جانوروں سے روشناس کراؤ اور آپ کو حضرت آدم کا خلق، حضرت نوح کی شجاعت، حضرت ابراہیم کی دوستی، حضرت اسماعیل کی زبان، حضرت اسحٰق کی رضا، حضرت صالح کی فصاحت، حضرت لوط کی حکمت، حضرت یعقوب کی بشارت، حضرت موسیٰ کی سخت گیری، حضرت ایوب کا صبر، حضرت یونس کی طاعت، حضرت یوشع کا جہاد، حضرت داؤد کی صیانت، حضرت دانیال کی محبت، حضرت الیاس کی وفا، حضرت یحییٰ کی پرہیز گاری، حضرت عیسیٰ کا زہد (تمام انبیاء و رسل) کو جو جو عطا کیا، وہ سب ہمارے محبوب میں رکھ دو) اور انبیاء کے اخلاق سے سجا دو اور پھر وہ بادل علیحدہ ہو گیا۔ (انوار محمدیہ ﷺ)

☆ ابلیس چار مرتبہ رویا اور چلاّیا

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 311 پر ہے کہ ابلیس چار مرتبہ رویا اور چلاّیا

☆ جب اسے ملعون کیا گیا

☆ جب اسے نیچے اتارا گیا

☆ جب سرکار ﷺ کی ولادت ہوئی اور

☆ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

امام ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابلیس سے کہا کہ آج رات وہ ہستی پیدا ہو گئی ہے جو تمہارا معاملہ خراب کر دے گی۔ اس کے لشکر نے اسے کہا کاش! تو اس کے پاس جائے اور اسے ناخن مار دے۔ جب وہ حضور ﷺ کے قریب ہوا تو رب تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بھیجا تو انہوں نے اسے ٹانگ مار کر پھینک دیا۔

ابلیس ساتوں آسمانوں تک جا سکتا تھا جب عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے تو اسے تین آسمانوں سے روک دیا گیا۔ وہ چار تک جا سکتا تھا۔ جب سرکار ﷺ کی ولادت ہوئی تو ساتوں آسمان سے روک دیا گیا۔

☆ میلاد کا فیضان

کتاب نعمت کبریٰ صفحہ نمبر 112 پر یہ واقعہ منقول ہے کہ عامر یمنی کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا۔ عامر یمنی کی ایک بیٹی تھی جو قولنج اور جذام کے مرض میں مبتلا تھی۔ اسی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔ عامر یمنی روزانہ بت کو ایک جگہ رکھ دیتا اور اس بت کے سامنے اپنی بیٹی کو بٹھاتا پھر کہتا اے معبود! یہ میری بیٹی بیمار ہے، اس کا علاج کر، اگر تیرے پاس شفا ہے تو اسے عافیت وسکون بخش، وہ سالوں تک یوں ہی کرتا رہا اور بت سے حاجت طلب کرتا رہا، مگر بت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا۔

ایک روز عامر یمنی اپنی بیوی سے کہنے لگا۔ ہم کب تک اس گونگے، بہرے پتھر کی عبادت کریں گے۔ یہ تو نہ ہی بولتا ہے اور نہ ہی ہماری فریاد رسی کرتا ہے۔ میرے خیال میں ہم درست دین پر نہیں ہیں۔ ابھی وہ میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے انہی باتوں میں مشغول تھے کہ اچانک انہوں نے ایک نور دیکھا جو کہ آسمان پر چھا گیا اور اس کی نورانیت سے پوری کائنات منور ہو گئی پھر رب تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی آنکھوں سے ظلمت وشقاوت کے پردوں کو ہٹا دیا تا کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور ایک مکان کو گھیرے ہوئے ہیں۔ پہاڑ سجدہ ریز ہیں۔ زمین حیرت میں گم ہے، اشجار زمین کی جانب جھکے ہوئے ہیں اور پرندے ہشاش بشاش ہیں۔ ایک منادی

اعلان کررہا ہے۔ نبی ہادی اس دنیا میں جلوہ گر ہو گئے ہیں۔

پھر اپنے بت کو دیکھا کہ وہ اوندھے منہ زمین پر ذلت ورسوائی کی خاک چاٹ رہا ہے۔ عامر یمنی نے بیوی سے کہا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی۔ ذرا اس بت کوتو دیکھو۔ اتنے میں اس بت سے آواز آتی ہے۔ آگاہ رہو! خبر عظیم ظاہر ہوگئی ہے اور فخر عالم ﷺ جلوہ فرما ہو چکے ہیں۔ سن لو! وہ نبی جن کا ہر ایک کو انتظار تھا جو کہ شجر وحجر سے کلام کریں گے اور جو چاند کے دوٹکڑے کریں گے اور جو قبیلہ ربیعہ ومضر کے سردار ہوں گے، جلوہ گر ہو گئے ہیں۔

یہ کلام سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا۔ کیا تم نے سنا کہ اس پتھر نے کیا کہا؟ وہ بولی اس سے پوچھو! اس مولود مبارک کا نام کیا ہے؟ جس کے نور سے کائنات کو منور کر دیا ہے۔

اتنے میں ہاتف غیبی سے آواز آئی۔ اس مولود مبارک کا نام محمد ﷺ ہے۔ وہ سرزمین زم زم وصفا (مکہ مکرمہ) کے رہنے والے ہیں۔ وطن تہامہ ہے اور دونوں کندھوں کے مابین علامت نبوت (مہر نبوت) ہے۔ جب وہ چلیں گے تو بادل ان پر سایہ کریں گے۔

اس کے بعد عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا۔ چلو! ان کی تلاش میں نکلتے ہیں تاکہ ان کی بدولت حق کی جانب کوئی راہنمائی حاصل ہو۔ گفتگو کے دوران ان کی بیمار بیٹی جو کہ مکان کے نچلے حصے میں بے حس وحرکت پڑی تھی اور ان کا خیال بھی اس کی طرف نہیں گیا تھا، اچانک چھت پر ان کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ حیران ہو کر باپ نے کہا۔ اے بیٹی! تیری وہ بیماری وتکلیف کہاں گئی جس نے تیرا جینا مشکل کر دیا تھا۔ بیٹی نے جواب دیا۔ اے میرے والد! میں نیند کی لذت میں گم تھی کہ اچانک میں نے اپنے سامنے ایک نور کی تجلی دیکھی اور اس میں سے ایک شخص نکل کر میرے پاس آیا۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ نور کیسا ہے اور وہ شخص کون ہیں جن کے دندان مبارک کے نور نے مجھے منور کر دیا ہے؟

اس شخص نے کہا یہ حضرت عدنان کے فرزند (محمد عربی ﷺ) کا نور مبارک ہے۔جس کی تابانی نے کون ومکاں کو منور کررکھا ہے۔میں نے کہا۔ مجھے ان کے نام بتائیے۔تو فرمایا ان کے نام ''احمد ومحمد'' ہیں۔مطیعون (اطاعت گزاروں) پر شفقت فرمائیں گے اور خطا کاروں اور دشمنوں سے درگزر فرمائیں گے۔ میں نے پوچھا: ان کا حسب ونسب کیا ہے؟ فرمایا، قریشی و عدنانی ہے۔میں نے پوچھا، وہ کس کی عبادت کریں گے۔فرمایا اللہ وحدہ لاشریک کی۔میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ایک فرشتہ ہوں۔جسے نور محمدی کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا۔آپ نے میری تکلیف کو ملاحظہ نہیں کیا؟ تو فرشتے نے کہا۔تم حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

میں نے اپنے حبیب کی ذات میں اپنے راز و برہان کو ودیعت کیا ہے تو جو کوئی مجھ سے حضور ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے گا۔میں نے اس کی مشکل کو حل کردوں گا۔

یہ سنتے ہی میں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا اور خلوص دل سے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی پھر ان اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے جاگ اٹھی تو میں ایسی تندرست و صحیح ہوگئی جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔یہ سن کر عامر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا۔بے شک یہ مولود مبارک سرو برہان کے امین ہیں اور ہم نے تو ان سے صادر عجیب وغریب نشانیوں کو بھی دیکھ لیا ہے۔میں ضرور بالضرور ان کی محبت وشوق میں جنگلوں اور وادیوں کو طے کروں گا پھر عامر یمنی اور اس کے بقیہ گھر والے اسی مقصد سے تیار ہوکر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

جب لوگ مکہ میں اپنی منزل مراد تک پہنچ گئے تو حضور ﷺ کی والدہ کا گھر معلوم کیا اور بیت آمنہ پر آن پہنچے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اپنے گل کے دیدار سے بہرہ ور فرمائیے،جن کے طفیل اللہ نے موجودات کو نور جاں بخشا اور آباؤ اجداد کو شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے۔حضرت

آمنہ نے فرمایا۔ میں اپنے لخت جگر کا دیدار تمہیں نہیں کرا سکتی کیونکہ میں یہودیوں سے خوف رکھتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔

یہ سن کر عامر یمنی نے عرض کی۔ ہم نے فقط ان کی زیارت سے فیضیاب ہونے کے لئے اپنے وطن کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ اور ان کے لئے اپنا دین چھوڑ کر آئے ہیں تا کہ محبوب خدا ﷺ کی زیارت سے بہرور ہوں کیونکہ ان کی خدمت میں آنے والا کبھی نا کام نہیں ہوتا۔ یہ سن کر سیدہ آمنہ نے فرمایا۔

اگر ایسی بات ہے کہ تمہیں زیارت ضرور کرنی ہے تو تھوڑی دیر رکو اور جلدی نہ کرو۔ بالاخر سیدہ آمنہ نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔ وہ اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں سرکار ﷺ جلوہ گر تھے۔ سرکار ﷺ کے چہرۂ انور سے نکلنے والی نورانی شعاعوں میں گم ہو گئے۔ تکبیر و تہلیل کہنے لگے پھر جب رخ مصطفی سے کپڑا اہٹایا گیا تو اس کی نورانیت سے ہر شے چمکنے دمکنے لگی۔

رخ مصطفی کی زیارت کرتے ہی وہ رونے لگے حتیٰ کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئی۔ قریب تھا کہ اس گریہ وزاری کے سبب ان کی موت واقع ہو جاتی پھر انہوں نے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دست مقدس کو بوسہ دیا۔

پھر سیدہ آمنہ نے ان سے فرمایا۔ جلدی کرو اور یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ حضرت عبدالمطلب نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ میں محبوب خدا ﷺ کو لوگوں سے پوشیدہ رکھوں، چنانچہ وہ سب بیت آمنہ سے نکلے۔ اتنے میں عامر یمنی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور دیوانوں کی طرح چلتے ہوئے کہنے لگے۔ مجھے دوبارہ بیت آمنہ میں لے چلو اور دوبارہ محبوب خدا ﷺ کی زیارت کرنے دو۔

چنانچہ وہ دوبارہ لوٹے اور سیدہ آمنہ کی منت سماجت کر کے کمرے میں داخل ہوئے تو عامر

یمنی نے محبوب خدا ﷺ کو دیکھتے ہی جلدی سے قدموں کی جانب بڑھا اور ایک زوردار چیخ بلند کی اور حضور محبوب خدا ﷺ کے قدموں ہی میں اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس کی روح کو جنت میں پہنچا دیا۔

☆ یہودی مہر نبوت دیکھ کر غش کھا گیا

نعمت کبریٰ ص 87 پر منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک یہودی رہتا تھا، جس شب سرکار ﷺ نے اس کائنات میں جلوہ گری فرمائی تو اس یہودی نے پوچھا۔ اے قبائل قریش۔ کیا تمہارے ہاں کوئی بچہ آج کی رات پیدا ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا معلوم نہیں تو وہ جواب سن کر کہنے لگا۔ اپنے گھروں میں جاؤ اور تلاش کرو کیونکہ آج کی شب اس امت کے نبی خاتم الانبیاء والمرسلین جلوہ گری فرما چکے ہیں جن کے دونوں کندھوں کے مابین ایک نشانی یعنی مہر نبوت ہے، چنانچہ اس گفتگو کو سن کر وہ اپنے گھر کو لوٹے اور دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ یہودی بقیہ لوگوں کے ساتھ حضرت آمنہ کے پاس آیا تو سیدہ آمنہ نے سرکار ﷺ کی زیارت کرائی۔ جب یہودی نے مہر نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر گیا۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگا۔ اے قبائل قریش! سن لو! اللہ کی قسم! یہ ہستی تم پر غالب ہو جائے گی اور اس کا شہرہ مشرق و مغرب میں ہوگا۔

☆ نام محمد ﷺ کیوں رکھا گیا

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 322 پر ہے۔ حضرت ابو عمر اور امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ کی طرف سے ایک مینڈھا ذبح کر کے آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کا نام نامی محمد ﷺ رکھا۔ آپ سے عرض کی

ابوالحارث! آپ نے ان من موہنے بچے کا نام محمد کیوں رکھا ہے اور اس کے آباؤ کے اسماء میں سے کوئی نام کیوں نہ رکھا؟ انہوں نے فرمایا۔ میرا ارادہ ہے کہ رب تعالیٰ آسمان میں اور زمین میں لوگ اس کی تعریف کریں۔

☆حضور علیہ السلام کی رضاعی مائیں

سبل الھدیٰ والرشاد ص 338 پر ہے۔ آپ ﷺ نے دس خواتین کا دودھ نوش فرمایا۔

1۔ والدہ کا دودھ سات ایام تک نوش فرمایا۔

2۔ حضرت ثویبہ، 3۔ حضرت حلیمہ، 4۔ خولہ بنت منذر، 5۔ ام ایمن برکتہ، 6۔ بنو سلیم کی تین خواتین، 9۔ ام فروہ، 10۔ بنو سعد کی ایک خاتون

☆سیدہ حلیمہ اور دیدار مصطفی ﷺ

سیدہ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں جب میں مولد النبی میں داخل ہوئی تو دیکھا آپ دودھ سے بھی سفید اور اُون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور نیچے سبز رنگ کا بچھونا ہے۔ آپ سوئے ہوئے تھے اور آپ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔

(بحوالہ انسان العیون جلد اول، ص 147)

☆ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب کپڑے کو چہرۂ اقدس سے ہٹایا گیا تو میں آپ کے حسن وجمال میں اس طرح گم ہوگئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی۔

(انسان العیون، جلد اول، ص 147)

☆ سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں کچھ سنبھلی تو میں نے نزدیک ہوکر آپ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا۔ آپ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے ایک نور نکلا

جس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (جبین مقدس) پر بوسہ دیا اور گود میں اٹھالیا۔

(آثار محمدیہ، شیخ احمد زینی دھلان جلد اول، ص 47)

صاحب سیرت حلبیہ نے حضرت حلیمہ کا یہ قول بھی نقل کیا کہ جب لینے گئی تو مجبوری تھی کہ کوئی بچہ نہ ملا تھا لیکن جب زیارت سے مشرف ہوگئی تو اب آپ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا۔

(سیرت حلبیہ، جلد اول، ص 147)

☆ سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد صبح روانگی کا ارادہ کیا تو پہلے بیت اللہ گئی تو بتوں نے سر جھکا لیا اور حجر اسود آگے بڑھ کر چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا۔ (تفسیر مظہری، جلد 6، ص 528)

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ طواف کعبہ سے فارغ ہو کر میں نے سرکار ﷺ کو جب اپنے آگے سواری پر بٹھایا تو میری سواری نے کعبہ کی جانب تین دفعہ سجدہ کیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا۔

(مواہب الدنیہ، جلد 1، ص 152)

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ لاغر کمزور سواری پر جب سرکار ﷺ کو سوار کیا گیا تو سواری دفعتاً تندرست و توانا ہوگئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر سواریاں پیچھے رہ گئیں حتیٰ کہ دیگر خواتین حضرت حلیمہ سے بار بار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے سواری تبدیل تو نہیں کر دی؟ آپ نے فرمایا سواری نہیں، سوار بدل گیا ہے۔

سیدہ فرماتی ہیں۔ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے۔ اللہ کی قسم! آج مجھے اللہ نے عظیم شان عطا کر دی ہے۔ موت کے بعد دوبارہ زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت عطا کر دی ہے۔ اے بنی سعد! کی عورتو! تم غفلت میں رہیں۔

تمہیں پتہ ہے میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر سید الانبیاء اور رب العالمین کا محبوب سوار ہے۔(انسان العیون، جلد اول، ص148)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ مدارج النبوت جلد 2 ص 20 پر فرماتے ہیں کہ جب حلیمہ سعدیہ آپ کو لے کر جارہی تھیں تو راستہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ چر رہا تھا۔ وہ آپ کی سواری کے آگے آئیں اور کہنے لگیں۔ اے حلیمہ! تجھے جان لینا چاہئے کہ تیری گود میں پروردگار عالم کے رسول محمد ﷺ ہیں، جو تمام فرزندان آدم سے افضل ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری جلد 6 ص 528 میں فرماتے ہیں۔ جہاں جہاں سے آپ کی سواری گزرتی، وہاں وہاں سبزہ اگ آتا، پتھر آپ کو سلام عرض کرتے، درخت اپنی ٹہنیوں سمیت جھک کر استقبال کرتے۔

☆ حضرت حلیمہ جب آپ کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہ آتی تھی۔ آج اتنا سرسبز وشاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے سیدہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں۔(انسان العیون، جلد 1، ص148)

جب سرکار ﷺ کی سواری سیدہ حلیمہ کے قبیلے میں پہنچی تو کیفیت یہ تھی کہ آپ کی برکت سے بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی۔

(سبل الہدیٰ جلد 1، ص473)

لوگوں کے دلوں میں سرکار ﷺ کی محبت اس طرح راسخ ہو چکی تھی کہ اگر کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو وہ آکر آپ کا دست اقدس پکڑ کر اپنے جسم کے ساتھ مس کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فی الفور اس کی تکلیف کو رفع کر دیتا۔(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 1، ص472)

☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ تفسیر مظہری، جلد 6، ص 527 پر فرماتے ہیں کہ آپ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے۔

☆ وفا الوفاء میں ہے کہ ایک ماہ ایک سال کے برابر بڑھتے

☆ امام زرقانی علیہ الرحمہ زرقانی شریف جلد اول ص 148 پر فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ تین ماہ کی عمر میں قدموں پر کھڑے ہونے لگے۔ چار ماہ کی عمر میں دیوار کے سہارے چلنے لگے۔ پانچ ماہ کی عمر میں بغیر سہارے کے چلنے لگے۔ چھ ماہ کی عمر میں تیز چلنے لگے۔ سات ماہ کی عمر میں بھاگ دوڑ فرمانے لگے۔ آٹھ ماہ کی عمر میں فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے لگے۔ دس ماہ کی عمر میں تیر اندازی شروع فرمائی۔

☆ پنگھوڑے میں شان و عظمت

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 310 پر ہے کہ امام طبرانی اور امام بیہقی نے حضرت عباس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی نبوت کی ایک علامت نے مجھے آپ کے دین میں داخل کر دیا۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ پنگھوڑے میں تھے، چاند سے گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ وہ ادھر ہی جھک جاتا تھا، جدھر آپ اشارہ فرماتے تھے۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

کھیلتے تھے اس لئے بچپن میں آقا چاند سے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں اس سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھے رونے سے روکتا تھا۔ میں اس کی پیشانی کی آواز سنتا تھا۔ جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔

☆وصال کے وقت سیدہ آمنہ کے اشعار

مواہب الدنیہ جلد اول ص 169 پر ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت قریب آیا تو سرکار ﷺ ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر پانچ برس تھی۔ والدہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو دیکھا تو یہ اشعار پڑھے اور الوداع فرمایا۔

ترجمہ۔ اے یتیم بیٹے! اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔ اللہ کی طرف سے تو تمام مخلوق کی طرف نبی ہے تو تمام روئے کائنات کے لئے اسلام جیسے دین کا اعلان کرنے والا ہے اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے اعلیٰ دین کا، کہ اللہ نے بتوں کی عبادت سے منع فرمایا ہے۔

ہر زندہ پر موت آنے والی ہے، ہر نیا بوسیدہ ہونے والا ہے۔ ہر بڑا فنا ہو جائے گا۔ میں فوت ہو جاؤں گی مگر میرا ذکر باقی رہے گا۔ یقیناً میں نے پاکیزہ بیٹا جنا ہے اور میں تمام مخلوق کے لئے خیر و برکت چھوڑے جا رہی ہوں۔

☆پوری اُمّت پر بھاری

مواہب الدنیہ جلد اول ص 111 پر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میرا سینہ چاک کرنے

کے بعد میری اُمّت کے دس آدمیوں کے ساتھ میرا وزن کیا، میں دس پر بھاری نکلا۔

پھر فرشتہ نے کہا کہ ان کو ان کی اُمّت کے ایک سو آدمی کے ساتھ وزن کرو۔ مجھ کو ایک سو کے ساتھ وزن کیا گیا، میں ایک سو سے بھی بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا کہ آپ کو چھوڑ و۔ اب وزن نہ کرو، اگر تم اِن کو اِن کی کل اُمّت کے ساتھ وزن کرو گے، تب بھی آپ ان سے بھاری نکلیں گے۔

پھر ان سب نے مجھے اپنے سینوں سے لگایا اور میرے سر پر اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسے دیئے۔ پھر انہوں نے کہا! اے حبیب اللہ ﷺ! آپ گھبرائیں نہیں۔ آپ کے ساتھ جس خیر کا ارادہ کیا جاتا ہے، اس کا علم ہو جانے پر یقیناً آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

☆ بچپن میں آپ کے وسیلے سے دعا

مواہب الدنیہ کی شرح میں امام زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابن عساکر، جہلمہ بن عفقہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں مکہ میں آیا۔ اہل مکہ قحط میں مبتلا تھے۔ ایک بولا کہ لات وعزیٰ کے پاس چلو۔ دوسرا بولا کہ منات کے پاس چلو۔ یہ سن کر ایک خوبرو جید الرائے بوڑھے نے کہا۔ تم کہاں الٹے جا رہے ہو۔ حالانکہ ہمارے درمیان باقیہ ابراہیم وسلالہ اسماعیل موجود ہیں۔ وہ بولے۔ تمہاری مراد ابو طالب ہے؟ اس نے کہا ہاں: پس وہ سب اٹھے اور میں بھی ساتھ ہولیا۔ جا کر دروازے پر دستک دی۔ ابو طالب نکلے تو کہنے لگے۔ ابو طالب! قحط آ گیا۔ ہمارے زن وفرزند قحط میں مبتلا ہیں۔ چل مینہ مانگ۔ پس ابو طالب نکلے۔ اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا آفتاب تھا جس سے ہلکا سیاہ بادل دور ہو گیا ہو اس کے گرد اور چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے۔ ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اس کی پیٹھ کعبہ سے لگائی۔ اس لڑکے (محمد ﷺ) نے التجا

کرنے والوں کی طرح اپنی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حالانکہ اس وقت آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہ تھا۔ اشارہ کرنا تھا کہ چاروں طرف سے بادل آنے لگے۔ برسا اور خوب برسا جنگل میں پانی ہی پانی نظر آنے لگا اور آبادی و وادی سب سرسبز و شاداب ہو گئے۔

اسی بارے میں ابو طالب نے کہا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتمیٰ عصمة للارامل

اور گورے رنگ والے جن کی ذات کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ آپ یتیموں کے ملجا و ماویٰ، بیوہ اور درویشوں کے نگہبان۔

☆ بچپن میں شام کا سفر اور راہب

دلائل النبوت میں ہے کہ بچپن میں نبی پاک ﷺ اپنے چچا ابو طالب کی معیت میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں راہب کی خانقاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ وہاں ایک بڑا راہب رہتا تھا۔ اس کا نام بحیرہ تھا۔ وہ کسی سے ملاقات کے لئے اپنی خانقاہ سے باہر نہ نکلتا تھا۔ لیکن جب اہل مکہ کا یہ قافلہ جس میں حضور ﷺ بھی تھے۔ اس نے اس خانقاہ کے پڑوس میں قیام فرمایا تو خود ہی باہر آیا۔ قافلے والوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو کہا۔ یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

کسی نے راہب سے پوچھا اور بھی بہت سے خاندان قریش کے نوجوان موجود ہیں۔ تم نے انہیں کیسے پہچانا؟

اس نے جواب دیا۔ جب بھی آپ ﷺ کا گزر درخت کے پاس سے ہوتا۔ وہ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا، نبی کے بغیر شجر و حجر کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

دوسری نشانی یہ دیکھی کہ جب آپ کا قافلہ آ رہا تھا تو بادل کا ایک ٹکڑا آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ جاتا تھا۔

تیسری یہ نشانی دیکھی کہ قافلہ والوں نے آگے بڑھ کر درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے لئے درخت کے سایہ میں جگہ نہ تھی، آپ ﷺ بیٹھے کہ درخت کا سایہ ادھر جھک گیا۔

☆ دیدار کی آرزو میں توریت کے چار سو علماء

مدارج النبوت میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ تبع نے نبی آخرالزماں ﷺ کے لئے ایک عالی شان محل تعمیر کرایا۔ تبع کے ہمراہ توریت کے چار سو علماء تھے جو اس کی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخرالزماں ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبع نے ان چار سو علماء سے ہر ایک کے لئے مکان بنوایا اور ایک ایک باندھی بخشی اور ان کو مال کثیر دیا۔ تبع نے ایک خط لکھا۔ جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی۔ اس خط میں چند شعر یہ تھے۔

ترجمہ: میں احمد مجتبیٰ کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ بلا شبہ اللہ کی جانب سے رسول ہیں جس نے مٹی سے انسان کو پیدا کیا۔ اگر میں آپ کے ظہور کے زمانہ تک زندہ رہا تو میں ان کا وزیر اور ابن عم ہوں گا۔

پھر تبع نے اپنے اس خط کو سر بمہر کر کے ان چار سو علماء کے سب سے بڑے عالم کے سپرد

کر دیا اور وصیت کی کہ اگر وہ نبی آخر الزماں کو پائے تو یہ خط ان کی خدمت میں پیش کر دے ورنہ اپنی اولاد در اولاد کو اس وصیت کو پہنچاتے رہنا۔ وہ مکان جو خاتم الانبیاء کے لئے بنایا گیا، وہ آمد مصطفی تک موجود رہا۔ یہ مکان ذیشان ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تھا جہاں آپ نے قیام فرمایا۔

☆انجیل میں آمد رسول ﷺ کا ذکر

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 46 پر ہے کہ ابن سعد نے حضرت سہل سے روایت کیا ہے۔ وہ نصرانی تھے، وہ اپنی ماں اور چچا کی کفالت میں یتیم تھے۔ وہ انجیل پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے چچا کا مصحف لیا۔ اسے پڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ میں ایک ورقے تک پہنچا۔ مجھے اس کی کثافت نے حیران کر دیا۔ میں نے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گوند کے ساتھ اسے جوڑا گیا تھا۔ میں نے اسے کھولا۔ میں نے وہاں حضور ﷺ کی تعریف پائی، وہاں لکھا تھا۔ وہ نہ طویل القامت ہوں گے، نہ ہی ان کا قد چھوٹا ہوگا۔ ان کی رنگت سفید ہوگی۔ ان کی دو مینڈھیاں ہوں گی۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہوگی۔ وہ اکثر احتباء (سرین کے بل بیٹھا) کریں گے۔ وہ صدقہ کھائیں گے، وہ خچر پر سوار ہوں گے۔ وہ اونٹ پر سواری کریں گے۔ بکری کا دودھ نکالیں گے۔ وہ پیوند لگی قمیض پہنیں گے، جو اس طرح کرتا ہے، وہ تکبر سے نکل جاتا ہے۔ وہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا اسم گرامی ''احمد'' ہوگا۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں اس جگہ پہنچا تو میرا چچا آیا۔ جب اس نے وہ ورقہ دیکھا تو اس نے مجھے مارا اور کہا تو نے یہ ورقہ کیوں کھولا؟ اسے کیوں پڑھا؟ میں نے کہا۔ اس میں حضور ﷺ کی نعت ہے۔ اس نے کہا ابھی تک وہ نہیں آئے۔

☆حضرت شعیا علیہ السلام پر وحی

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 46 پر ہے۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔رب تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ السلام پر وحی کی۔''میں نبی اُمی کو مبعوث کروں گا۔ میں ان کے ذریعے بہرے کانوں، محجوب دلوں اور اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا، وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے۔طیبہ ہجرت کریں گے۔شام ان کا ملک ہوگا۔وہ میرے متوکل چیدہ اور بلند شان والے نبی ہوں گے۔وہ حبیب برگزیدہ اور مختار ہوں گے۔وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، بلکہ وہ معاف کردیں گے۔وہ بیوہ عورتوں کی آغوش میں یتیم کے لئے بھی روئیں گے۔وہ نہ سخت ہوں گے، نہ تند خو ہوں گے، نہ بازاروں میں شور کریں گے، نہ فحش گوئی کریں گے۔وہ بدکلامی نہیں کریں گے۔وہ اگر چراغ کے پاس سے گزریں گی تو چراغ ان کے وقار کی وجہ سے نہیں بجھے گا۔اگر وہ خشک بانس پر چلیں گے تو ان کے قدموں کی چاپ سنائی نہیں دے گی۔ میں انہیں بشیر ونذیر بنا کر بھیجوں گا۔ میں انہیں عمدہ ہر خصلت عطا کروں گا۔ ہر خلق کریم سے نوازوں گا۔ میں وقار کو ان کا لباس اور نیکی کو ان کا شعار بنادوں گا۔تقویٰ ان کا ضمیر ہوگا، حکمت ان کی سرشت ہوگی، صدق اور وفا ان کی طبیعت ہوگی، عفو، مغفرت اور بھلائی ان کا خلق ہوگا۔ عدل ان کی سیرت ہوگی۔اسلام کو ان کی ملت بنادوں گا۔ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔''

محترم حضرات! نبی پاک ﷺ کی شان بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ہم اگر ساری زندگی بھی بیان کرتے رہیں۔ ہماری زندگیاں ختم ہوجائیں مگر حضور ﷺ کی شان ختم نہ ہو۔ یہ جو ہم نے بیان کیا۔ یہ ہمارے مطالعہ کی حد ہے۔ پیارے مصطفے ﷺ کی حقیقت رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی پاک ﷺ کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں
اور برکتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ آل عمران سے آیت نمبر 144 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے محبوب ﷺ کو بے شمار فضائل و کمالات سے نوازا، وہیں آپ کے نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ کو بھی بہت فضیلت عطا فرمائی۔ اگر ہم ان فضائل کو پڑھیں تو ہمارا ایمان تازہ ہوجائے۔ جب ہم نام محمد ﷺ کی فضیلتیں اور برکتیں پڑھتے اور سنتے ہیں تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جن کے نام میں اتنی برکتیں ہوں، ان کی ذات میں کتنی برکتیں ہوں گی۔

اب آپ کے سامنے نام محمد ﷺ کے مختصر فضائل بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

☆ محمد کے معنی:

جس کی زیادہ تعریف کی جائے۔

قران کریم میں اسم محمد چار آیتوں میں آیا ہے

1۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ (سورۂ آل عمران، آیت 144)

2۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللهِ (سورۂ احزاب، آیت 40)

3۔ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (سورۂ محمد آیت 2)

4۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (سورۂ فتح، آیت 29)

☆ اسم ''محمد'' کی عظمت

امام قاضی عیاض نے شفاء شریف میں لکھا ہے کہ اللہ نے نام ''محمد'' کو ازل سے ہی اچھوتا بنا کر رکھا۔ پوری تاریخ انسانیت میں اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں ہوسکا، البتہ جب بعثت محمد ﷺ کا وقت ہوا اور راہبوں اور کاہنوں نے جب یہ اظہار کیا کہ نبی آخرالزماں جو عنقریب تشریف لانے والے ہیں، ان کا نام نامی اسم گرامی ''محمد'' ہوگا۔ یہ سن کر عرب کے بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کا نام ''محمد'' رکھنا شروع کیا تا کہ نبوت سے سرفراز ہو سکے۔

کچھ عجب نام محمد ﷺ میں مزہ رکھا ہے
جس کو ہر ایک نے سینے سے لگا رکھا ہے

☆ دو ہزار سال پہلے عرش پر نام محمد ﷺ

حضرت ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ نے مسند میں اور امام ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ موسیٰ! جس نے اس حالت میں مجھ سے ملاقات کی کہ وہ محمد عربی ﷺ کا انکار کرتا ہوگا، میں اسے آگ میں داخل کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: محمد ﷺ کون ہیں؟ میں نے کوئی مخلوق ایسی تخلیق نہیں کی جو مجھے ان سے معزز ہو۔ میں نے آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا (سبل الہدیٰ، جلد اول، ص 51)

☆ آسمانوں پر نام محمد ﷺ

امام ابن عساکر، مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جس آسمان سے گزرا، اس پر میں نے اپنا نام محمد ﷺ لکھا دیکھا۔

☆ جنت کے دروازے پر نام محمد ﷺ

جنت کے دروازے پر نام محمد ﷺ تحریر ہے۔ (شفاء جلد اول، ص 228)

☆ لوح محفوظ کی پیشانی کا جھومر اسم محمد ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوح محفوظ چمکدار موتی سے بنا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی آسمان و زمین کے درمیان فاصلے اور چوڑائی مشرق و مغرب کی مقدار کے برابر ہے۔ اس کے کناروں پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ اس کا قلم نوری ہے اور اس کی پیشانی پر نام محمد ﷺ تحریر ہے۔ (تفسیر روح المعانی، پارہ 30، ص 107)

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے ہی یہ تصریح کی ہے، سب سے پہلے لوح محفوظ پر لکھے جانے والے کلمات میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ محمد ﷺ تحریر تھا (تفسیر قرطبی، جز19، ص298)

☆حضرت آدم کے کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ

امام طبرانی علیہ الرحمہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم کے دونوں کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ تحریر ہے۔ (طبرانی شریف)

☆حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ

امام طبرانی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منقوش تھا۔

☆اسم محمد ﷺ کی خصوصیات

آدمی کی تصویر لفظ محمد کی شکل پر لکھی گئی ہے

لفظ محمد کی پہلی میم آدمی کا سر ہے

''حا'' آدمی کے دو ہاتھ ہیں۔

دوسری ''میم'' آدمی کی ناف ہے۔

''دال'' آدمی کے دونوں پاؤں ہیں۔ (سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب الدنیہ جلد دوم، ص32، امام قسطلانی)

☆حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی محمد ﷺ کے نام سے جاری ہوئی تھی۔

(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب الدنیہ جلد 2،ص 33)

☆ علامہ ابن البر نے استعیاب میں حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ کی ولادت ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے (ساتویں دن) آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ ان سے کسی نے کہا۔ اے ابوالحارث! آپ کو ان کا نام محمد ﷺ کیوں رکھا؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ آسمانوں میں اور تمام اہل زمین آپ کی مدح کریں۔ (سیرت محمدیہ، جلد 2،ص 23، مطبوعہ زاویہ پبلشرز)

☆ حضرت آدم کی اپنے بیٹے حضرت شیث کو وصیت

سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول ص 53 پر امام محمد بن یوسف الصالحی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام ابن عساکر نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام پر عصا نازل کئے۔ انہوں نے اپنے نور نظر حضرت شیث علیہ السلام کی طرف توجہ کی اور فرمایا۔ میرے بیٹے! تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو۔ تم تقویٰ اور مضبوط گرہ کے ساتھ انہیں پکڑ لو۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ محمد عربی ﷺ کا ذکر ضرور کرو۔ میں نے دیکھا کہ ان کے نام نامی (محمد) عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس وقت میں روح اور مٹی کے درمیان تھا۔

پھر میں آسمانوں میں گھوما، میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہ دیکھی، جہاں اسم محمد ﷺ نہ لکھا ہوا ہو۔ میں نے حوران بہشت کے سینوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر اور شجرۂ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، پردوں کی اطراف پر، ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا۔ (اے شیث علیہ السلام) کثرت سے محمد عربی (ﷺ) کا ذکر کرو، ملائکہ ہر آن

ان کا ذکرِ خیر کرتے رہتے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے نام محمد ﷺ کی۔ ہر جگہ ان کا نام چمک رہا ہے۔ ہر جگہ ان کا ذکر ہو رہا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام بھی اپنی اولاد کو ذکر محبوب خدا ﷺ کرنے کی وصیت فرما رہے ہیں۔

یہ تو نام محمد ﷺ کے فضائل و برکات تھے۔اس نام کے صدقے وطفیل اللہ تعالیٰ نے ہم امت محمدیہ پر خاص کرم فرمایا کہ جو اس کے محبوب ﷺ کے نام کی نسبت سے' اپنی اولاد کا نام ''محمد'' رکھے وہ بھی اس کی برکتیں پاتا ہے، چنانچہ اس ضمن میں احادیث سماعت فرمائیں۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا۔جس کا نام محمد ہو، چاہیئے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ کے نبی کے نام کی تکریم کے پیش نظر جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(سبل السلام، جلد 7،ص 356،طبرانی معجم الکبیر جلد 22)

☆ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور اس کا نام محمد میری محبت اور میرے نام کی برکت کے لئے رکھے تو نام رکھنے والا اور بچہ دونوں جنتی ہوں گے۔

(تفسیر روح البیان، جلد 7،ص 184)

☆تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ جلد 7 ص 184 پر فرماتے ہیں کہ جس کی بیوی حاملہ ہو اور وہ پیٹ پر انگلی پر محمد لکھے تو اللہ تعالیٰ اسے لڑکا عطا فرمائے گا۔

☆الکشف والبیان جلد 2 ص 61 پر ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کرو، اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرو، اس کے چہرے کی قباحت مت بیان کرو، جو اپنی مجلس مشاورت میں احمد یا محمد نامی شخص کو شامل کرے گا، وہ بھلائی ہی پائے گا اور

جو اپنے دسترخوان پر محمد یا احمد نامی شخص کو بٹھائے گا تو ہر روز اس گھر میں دو مرتبہ برکت نازل ہوگی۔

☆ اگر کسی کا نام محمد رکھیں تو ادب کریں

اگر کسی کا نام محمد رکھیں تو نام کو بگاڑنے سے گریز کریں۔ مثلاً ہمارے معاشرے میں محمد نام رکھا جاتا ہے پھر اس کو کوئی ماماد کہتا ہے، کوئی مامدے کہتا ہے، یہ جائز نہیں ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

ہمارے اسلاف نام محمد کا کتنا ادب و احترام کرتے تھے۔ حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔ آپ کا ایاز نامی ایک وزیر تھا۔ اس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔ ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کو ضرورت پڑی تو آپ نے اپنے وزیر ایاز کو آواز دی۔ اے ایاز کے بیٹے! اے ایاز کے بیٹے!

ایاز نے جب یہ سنا تو فوراً سلطان کے پاس گیا۔ عرض کی۔ کیا خادم سے کوئی غلطی ہوگئی ہے کہ آپ نے آج میرے بیٹے کو اس کے اصل نام محمد سے نہیں بلایا بلکہ ایاز کے بیٹے کہہ کر بلایا۔

یہ سن کر سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ نے فرمایا: اے ایاز! دراصل معاملہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جب بھی میں تیرے بیٹے محمد کو کہہ کر بلاتا تو میرا وضو ہوا کرتا تھا مگر آج میرا وضو نہیں تھا۔ اس لئے میں نے بغیر وضو نام محمد لینا مناسب نہ سمجھا۔

یہ ادب و احترام حقیقت میں انہی لوگوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقے ہمیں بھی ادب و تعظیم کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

رحمت للعالمین ﷺ کی رحمت کونین کے ذرہ ذرہ پر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ انبیاء سے آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے بڑھ کر کسی کو مکرم پیدا نہیں کیا۔کائنات اور اس میں جو کچھ بھی ہے، وہ سب اپنے محبوب ﷺ کے لئے پیدا فرمایا۔ جہاں اپنے محبوب ﷺ کو اتنے اعزازات سے نوازا، وہیں آپ ﷺ کو ایک عالم دنیا نہیں بلکہ عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر

☆ امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

لما کان رحمۃ للعالمین لزمان تکون افضل من العالمین

یعنی اس حقیقت سے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں، یہ بات لازم و ثابت ہوگئی کہ آپ سارے جہانوں سے افضل و برتر ہیں۔

اس بناء پر امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ازل سے ابد تک، ارض وسماء میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جو بھی نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملنی ہے، یا آئندہ ملے گی، وہ سب سرکار ﷺ کی بارگاہ سے بٹی ہے، بٹتی ہے یا بٹے گی۔ (تجلی الیقین)

☆ عالَم کی تعداد ہزاروں میں ہے مگر چار عالَم مشہور ہیں۔

1۔ عالَم ارواح، 2۔ عالَم دنیا، 3۔ عالَم برزخ، 4۔ عالَم قیامت

☆ حضور کریم ﷺ عالَم ارواح میں رحمت

امام حاکم علیہ الرحمہ اور امام طبرانی علیہ الرحمہ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول ہوگئی تو انہوں نے عرض کی۔ پروردگار! میں محمد عربی ﷺ کے وسیلے سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے محمد عربی ﷺ کو کیسے جان لیا؟ انہوں نے عرض کی۔ مولا! جب تو نے مجھے اپنے دست اقدس سے پیدا کیا، مجھ میں اپنی روح پھونکی، میں نے سر اٹھایا، میں نے عرش کے پائیوں پر یوں لکھا ہوا دیکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے کہا تو نے اپنے نام کے ساتھ

اس ذات کا نام ہی ملایا ہوگا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔رب تعالیٰ نے فرمایا: آدم علیہ السلام! تو نے سچ کہا۔اگر محمد عربی ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں تخلیق نہ کرتا۔(سبل الہدیٰ والرشاد (مترجم) جلداول،ص 51،مطبوعہ زاویہ پبلشرز،لاہور پاکستان)

☆عالَم دنیا کے لئے رحمت

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ ظہور قدسی کے وقت دنیا جہالت و گمراہی میں بھٹک رہی تھی کہ آپ نے انہیں فلاح دارین کے لئے راہ ہدایت کی طرف بلایا، فوز وکامرانی کا راستہ دکھایا اوراحکام شریعت نافذ فرما کر حلال وحرام کی تمیز سکھائی۔آپ ﷺ نے انہیں تلوار کے زور سے نہیں، اپنے اخلاق کریمانہ کی طاقت سے مسخر کردیا اورآپ ﷺ کی رحمت کاملہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے عذاب سے محفوظ و مامون رکھا۔

عالَم برزخ میں رحمت

☆دنیااورآخرت کے درمیان ایک عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔

☆احادیث میں ہے کہ جب دفن کرکے لوگ وہاں سے چلتے ہیں، وہ ان کے جوتوں کی آوازسنتا ہے۔اس وقت اس کے پاس دوفرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ان کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں۔ان کے بدن کا رنگ سیاہ اورآنکھیں سیاہ اور نیلی اوردیگ کے برابر شعلہ زن ہیں اوران کے مہیب (خوفناک) بال سر سے پاؤں تک اوران کے دانت کئی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے۔

ان میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔مردے کو جھنجوڑتے اور جھڑک کر اٹھاتے اورنہایت سختی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔تیرارب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟

ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ مسلمان ہے تو جواب دے گا، میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میرا دین اسلام ہے، وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔فرشتے کہیں گے تجھے کس نے بتایا؟ کہے گا: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی۔اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی پھر اس کیلئے جنت کی کھڑکی کھول دی جائے گی۔(بہار شریعت، حصہ اول، عالم برزخ کا بیان، ص108،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عالم برزخ میں تو مردہ نے آپ ﷺ کو پہچان لیا۔اس کے لئے جنت کا سامان تیار کر دیا گیا لہذا آپ ﷺ عالم برزخ کے لئے بھی رحمت ہیں۔

☆عالَم قیامت میں رحمت

☆احادیث میں ہے کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔قریب آدھے دن کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل حشر اسی حالت (مصیبت) میں ہیں۔اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہئے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے۔یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئے، وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

گرتے پڑتے کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا۔تمام

چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشکل سے نجات دے۔ آپ فرمائیں گے۔ میرا یہ مرتبہ نہیں۔ مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

لوگ عرض کریں گے۔ آخر کس کے پاس ہم جائیں۔ آپ فرمائیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں۔ مجھے اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے کہ تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلت سے ممتاز فرمایا ہے۔ لوگ یہاں حاضر ہوں گے۔ وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں۔ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ کبھی فرمائے گا۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے۔ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ تم محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔ انہیں کے حضور حاضر ہو، وہ

یہاں تشریف فرما ہیں۔

اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر بارگاہ بے کس پناہ ہوکر عرض کریں گے۔ اے محمد ﷺ! اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالی نے فتح باب رکھا، آج حضور مطمئن ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کریں گے۔ آپ ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آپ بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو آفت سے نجات دلوائیں۔

محبوب خدا ﷺ جواب میں ارشاد فرمائیں گے۔ میں اس کام کے لئے ہوں۔ میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔ یہ فرما کر آپ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔

ارشاد ہوگا۔ اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے، ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ فرماؤ! تمہاری اطاعت کی جائے گی۔

پھر تو یہ سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم بھی ایمان ہوگا، اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے۔ یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا، اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، معاد وحشر کا بیان، ص 139، مطبوعہ المدینۃ العلمیہ المکتبۃ المدینہ، کراچی)

لہذا معلوم ہوا کہ سید عالم ﷺ قیامت کے دن بھی اپنی امت کے لئے رحمت ہوں گے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک کہ آپ کا ایک ایک امتی جنت میں داخل نہیں ہوجائے گا۔

☆مومنوں کے لئے رحمت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: اے محبوب! آپ اپنی رحمت کے بازوان مومنوں مسلمانوں کے لئے بچھایئے، جو آپ کی اتباع وپیروی کرتے ہیں۔(سورۂ اعراف، آیت 199)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: اللہ کی کتنی بڑی شان رحمت ہے کہ آپ کو ان کے لئے نرم بنادیا اور اگر بدمزاج، سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھوٹ جاتے۔پس آپ ان سے عفو، درگزر سے کام لیا کریں۔ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں اور ہر معاملے میں ان سے مشاورت کیا کریں۔ (سورۂ آل عمران، ایت 159)

تیسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (سورۂ توبہ، آیت 128، پارہ 11)

نبی پاک ﷺ کیسے رحمت بن کر تشریف لائے کہ ہر وقت ہر آن اپنی امت کی بھلائی کے چاہنے والے ہیں

حدیث شریف: بخاری شریف میں کتاب الجمعہ میں حدیث پاک ہے کہ (ماہ رمضان میں) نبی پاک ﷺ تین رات نماز تراویح اپنے اصحاب کو پڑھائی، چوتھی رات صحابہ کرام علیہم

الرضوان بکثرت مسجد میں جمع ہوئے اور انتظار کرتے رہے مگر آپ ﷺ تشریف نہ لائے۔ صبح کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے یوں تقریر فرمائی۔ تمہارا مسجد میں جمع ہونا مجھ پر پوشیدہ نہ تھا مگر مجھے خوف تھا کہ کہیں (تراویح) تم پر فرض نہ کردی جائے اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ۔

حدیث شریف: ترمذی شریف ابواب الطہارۃ حدیث نمبر 23 میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا! اگر مجھے اپنی امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے بعد مسواک کرنے کا حکم دیتا اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک موخر کردیتا۔

حدیث شریف: مسلم شریف کتاب الحج حدیث 1438 میں ہے کہ حضور ﷺ نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ کیا ہر سال فرض ہے؟ نبی پاک ﷺ نے سکوت فرمایا۔ سائل نے سوال کی تکرار کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو، اگر میں ہاں کردیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تم نہ کرسکتے۔

یہ آپ ﷺ کی رحمت وشفقت ہی ہے کہ دین ودنیا میں امت کے لئے تخفیف اور آسانی ہی مدنظر رہی چنانچہ امت پر رحمت کے متعلق چند اور احادیث سماعت کیجئے۔

حدیث شریف: مسلم شریف کتاب الایمان حدیث نمبر 346 پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے قرآن پاک میں سے سورۂ ابراہیم کی آیت 36 تلاوت فرمائی پھر سورۂ مائدہ کی آیت 118 تلاوت فرمائی تو آپ ﷺ پر گریہ طاری ہوگیا اور اپنے دست اقدس اٹھا کر دعا کی۔ اے اللہ میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا۔ اے جبرئیل علیہ السلام! میرے حبیب کی بارگاہ میں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آپ ﷺ کی امت کی بخشش کے معاملے میں ہم آپ کو راضی کردیں گے اور

آپ کوغمگین نہ کریں گے۔

حدیث شریف: مسلم شریف حدیث نمبر 273 پر ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے۔میں نے دو بار (تو دنیا میں) عرض کرلی۔اے اللہ تعالیٰ! میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ تعالیٰ! میری امت کی مغفرت فرما۔اور تیسری عرض اس دن کے لئے اٹھا رکھی جس میں مخلوق میری طرف نیازمند ہوگی۔یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میرے نیازمند ہوں گے۔

حدیث شریف: ترمذی شریف حدیث نمبر 2441 میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔میں کروں گا۔میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ ارشاد فرمایا۔سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کی۔اگر پل صراط پر نہ پاؤں؟ فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔میں نے عرض کی۔اگر میزان کے پاس نہ پاؤں؟ فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا، کیونکہ میں ان تین مقامات سے ادھر ادھر نہ ہوں گا۔

معلوم ہوا کہ مومنوں پر عالم ارواح، عالم دنیا، عالم برزخ، عالم محشر ہر ہر لمحہ رحمت عالم ﷺ کی رحمت ہے۔

☆ کافروں ومشرکوں کے لئے رحمت

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔اسی لئے آپ کی رسالت کے طفیل اور آپ کی ذات بابرکت کے صدقے میں مشرک وکافر، رب تعالیٰ

کے عذاب سے محفوظ رہے۔ رب تعالیٰ نے آپ کو یقین دلایا تھا کہ:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ

اور انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں۔(سورۂ انفال آیت 33)

صرف اس لئے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس کے نورانی ہالے سے منتشر ہونے والی رحمت ورافت کی شعاعیں عالم انسانیت کی فضاؤں کو اپنے حصار میں لئے ہوئے تھیں۔

حدیث شریف: حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان لایا۔ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت لکھ دی جاتی ہے اور جو اللہ کے رسول پر ایمان نہیں لایا۔ اس کو دنیا میں زمین میں دھنسانے اور اس پر پتھر برسانے کے عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے جس عذاب میں پہلی امتیں مبتلا ہوتی رہی ہیں۔

(جامع البیان، حدیث 18820، درمنشور جلد 5، ص 687)

حدیث شریف: مسلم شریف میں حدیث نمبر 2599 ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ! مشرکین کے خلاف دعا کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بلکہ مجھے تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

حدیث شریف: طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 7803 ہے: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام متقین کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔

معلوم ہوا کہ کفار پر عذاب کا نازل نہ ہونا یہ رحمت للعالمین ﷺ کا صدقہ ہے۔ اس بناء پر

آپ کفار کے لئے بھی رحمت ہیں۔

☆حیوانات اور جمادات کے لئے رحمت

جہاں نبی پاک ﷺ انسان و جنات کے لئے رحمت ہیں وہاں حیوانات اور جمادات کے لئے بھی رحمت ہیں۔

حدیث شریف: مسند امام احمد ابن حنبل جلد اول ص 436 پر حدیث نمبر 1745 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول پاک ﷺ قضاء حاجت کے لئے کسی ٹیلہ یا گنجان اور گھنے کھجور کے درختوں کی اوٹ میں جانا پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ انصار کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ آیا اور اس نے بڑبڑ کر کے آپ سے کچھ کہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب رسول ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے کان کی ہڈی کے پیچھے ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا پھر آپ نے فرمایا۔ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصار کا ایک جوان آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم ان جانوروں کے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتے؟ جن کا اللہ نے تمہیں مالک بنا دیا ہے۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ اس کو تم بھوکا رکھتے ہو اور کام لے کر اس کو تھکا دیتے ہو۔

☆ حدیث شریف: دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 6 ص 34 پر نقل ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ ایک ہرنی کے پاس سے گزرے جو ایک خیمہ میں بندھی ہوئی تھی۔ اس ہرنی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کھول دیجئے تا کہ میں اپنے بچوں کو جا کر دودھ

پلاآؤں پھر میں واپس آجاؤں گی تو آپ مجھے باندھ دیں۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔یہ ایک قوم کا شکار ہے اوراس کی باندھی ہوئی ہے۔پھر آپ نے اس سے عہد لیا کہ وہ ضرور واپس آئے گی پھراس کوکھول دیا۔وہ تھوڑی دیر میں واپس آگئی۔رسول اللہ ﷺ نے اس کو باندھ دیا پھر خیمہ والے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ان سے مانگ لیا۔انہوں نے وہ ہرنی سرور کائنات ﷺ کو ہبہ کردی۔آپ پراس کوکھول دیا۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے دیکھا۔وہ ہرنی جنگل میں چلاتی ہوئی جارہی تھی اور کہہ رہی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

☆ حدیث شریف: دلائل النبوت للبیہقی جلد 6 ص 32 پر نقل ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے۔ہمارا درختوں کے پاس سے گزر ہوا۔ایک شخص ان میں گیا اور سرخ پرندہ کے انڈے نکال لایا۔وہ سرخ پرندے آکر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اوپر اپنے بازو پھیلانے لگے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔ان کے انڈے کس نے جمع کئے ہیں؟ ایک شخص نے کہا میں نے ان کے انڈے لئے ہیں۔آپ ﷺ نے ان پرندوں پر رحمت فرماتے ہوئے فرمایا۔ان کے انڈے واپس کردو۔

☆ حدیث شریف: ابوداؤد میں حدیث نمبر 2675 نقل ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکار ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ہمارا ایک درخت کے پاس سے گزر ہوا۔اس میں وہ سرخ پرندہ آکر حضور ﷺ سے عرض کرنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا۔ان کو واپس رکھ دو۔سو ہم نے ان کو واپس رکھ دیا۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے محبوب خدا ﷺ کی۔انسانوں کے لئے رحمت،مسلمانوں کے

لئے رحمت، ملائکہ کے لئے رحمت، چرند کے لئے رحمت، پرند کے لئے رحمت، کفار کے لئے رحمت، جمادات کے لئے رحمت یعنی عالمین کے لئے رحمت ہیں۔

☆ایسی رحمت کہ جلال کو بھی رحمت بنا دیا

آپ ﷺ ایسی رحمت بن کر تشریف لائے کہ آپ ﷺ کے جلال کو بھی رحمت بنا دیا چنانچہ حدیث شریف میں آیا۔

حدیث شریف: مسند امام احمد حنبل جلد 5 ص نمبر 2137 پر حدیث نقل ہے۔حضرت سلطان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنی امت کے جس شخص کو بھی غصہ میں برا کہا یا اس پر لعنت کی تو میں بنو آدم کا ایک فرد ہوں۔ مجھے بھی اس طرح غصہ آتا ہے جس طرح انہیں غصہ آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اے میرے مولا جل جلالہ! قیامت کے دن اس برا کہنے کو اس کے لئے دعائے خیر بنا دے۔

دنیا نے دیکھا کہ اگر سرور کائنات ﷺ نے بتقضائے بشریت کسی کے خلاف دعا فرمادی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو پھر وہ سامنے والے کے حق میں دعائے خیر اور رحمت بن گئی۔

الغرض کہ آپ ﷺ کی رحمت کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہے۔ دعا ہے بارگاہ رب العزت میں کہ اللہ تعالیٰ! ہم سب پر نبی رحمت ﷺ کی رحمت کے چند چھینٹے نازل فرما تاکہ ہماری بھی بگڑی بن جائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
کمال عفو ودرگزر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید انتیسواں پارہ سورۂ قلم کی چوتھی آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ دعا ہے کہ رب تعالیٰ مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نبی پاک ﷺ مومنوں پر رؤف ورحیم ہیں۔ اس کے علاوہ آپ عفوودرگزر کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ آپ کے کمال عفوودرگزر کی برکت سے کئی کفار مشرف بااسلام ہوئے۔ آپ ﷺ کو عفوودرگزر کی تعلیم آپ کے رب نے دی۔ چنانچہ سورۂ اعراف آیت 199 میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے فرماتا ہے۔

☆القرآن: خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ

ترجمہ: قبول کیجئے معذرت (خطا کاروں سے) اور حکم دیجئے نیک کاموں کا اور جاہلین سے اعراض کریں (سورۂ اعراف آیت 199)

آپ نے جبرئیل سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔انہوں نے عرض کی ۔ میں نہیں جانتا حتی کہ میں اللہ سے پوچھ لوں ۔ وہ بارگاہ رب العزت میں گئے اور واپس حاضر ہو کر عرض کی ۔ رب تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ اسے معاف کر دیں جو آپ پر ظلم کرے جو آپ کو محروم کرے، آپ اس کو عطا کر دیجئے اور جو آپ سے قطع رحمی کرے، اس کے ساتھ صلہ رحمی کریں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 7،ص 28،مطبوعہ زاویہ لاہور)

آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے حکم پر کس طرح عمل کیا۔سماعت فرمائیں۔

☆ ایک غزوہ سے واپسی پر نبی پاک ﷺ درخت کے نیچے آرام فرما ہو گئے ۔ اپنی تلوار لٹکائی۔ ایک دشمن نے موقع پا کر وہ تلوار آپ پر تان کر کہنے لگا۔آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ آپ نے فرمایا۔میرا اللہ۔ یہ سن کر اس پر کپکپی طاری ہوگئی اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔آپ نے اس تلوار کو اٹھا کر فرمایا۔ بتا اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟

راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو سزا نہ دی حالانکہ وہ پاس بیٹھا ہوا تھا۔

☆ نبی پاک ﷺ کی ایذارسانی

قریش مکہ نے سرورکونین ﷺ کی سخت مخالفت کی اور چاہا کہ اس قدر ستائیں اور تکالیف دیں کہ آپ مجبور ہو کر تبلیغ اسلام سے دستبردار ہو جائیں اس حوالے سے آپ کو سخت تکالیف دی گئیں۔ کفار آپ کی راہ میں کانٹے بچھاتے، نماز پڑھتے وقت ہنسی اڑاتے، سجدہ میں آپ کی گردن پر اوجھری ڈال دیتے، گلے میں چادر لپیٹ کر اس زور سے کھینچتے کہ گردن مبارک پر نشان پڑ جاتے، گلیوں کے شریر لڑکے آپ کے پیچھے لگا دیتے۔

آپ جب کہیں مجمع عام میں اسلام کی دعوت دیتے تو ابولہب آپ کے ساتھ ساتھ برابر

میں کہتا جاتا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔

ایک دفعہ جب آپ بازار ذوالمجاز میں گئے اور لوگوں سے کہا کہ ایک اللہ پر ایمان لاؤ۔ ابوجہل آپ پر خاک پھینکتا جاتا تھا اور کہتا کہ اس کے فریب میں نہ آنا۔ یہ چاہتا کہ تم لات وعزیٰ کی پرستش چھوڑ دو۔ ایسے الفاظ کو سن کر آپ اس کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھتے اور تحمل کے ساتھ دین کی تبلیغ میں سرگرم رہتے تھے۔

☆ نبوت کے دسویں سال اسلام کی دعوت دینے کے لئے جب آپ طائف تشریف لے گئے تو آپ کو اس قدر اذیت دی کہ آپ پر پتھر برسائے گئے جس سے نعلین خون سے بھر گئی۔ جب آپ وہاں سے واپس آئے تو پہاڑوں کے فرشتے نے عرض کی۔ آپ حکم دیں تو پہاڑوں کو ان پر الٹ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں! میں تو رحمت بن کر آیا ہوں۔

☆ یوم احد نبی پاک ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ آپ کے چہرۂ انور پر خون بہہ رہا تھا۔ آپ کسی شے سے اپنا خون مبارک خشک کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

اگر اس خون سے کچھ زمین پر گرے گا تو ان لوگوں پر آسمان سے عذاب نازل ہو جائے گا۔

پھر آپ نے یوں دعا فرمائی: **اللھم اغفر لقومی** اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے۔ وہ نادان ہیں، نہیں جانتے ہیں۔

(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب الدنیہ جلد 1، ص 283)

☆ حضرت ابوسفیان پر شفقت

حضرت عمر نے جب ابوسفیان کو حضرت عباس کے پیچھے سوار دیکھا تو سرکار ﷺ سے

اجازت مانگی کہ میں ابوسفیان کی گردن ماردوں؟ حضرت عباس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے ابوسفیان کو پناہ دی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔ابوسفیان کو اپنے ٹھہرنے کی جگہ لے جاؤ۔ جس وقت تم صبح کو اٹھو تو انہیں میرے پاس لے آؤ۔دوسرے دن بارگاہ رسالت میں لے آئے تو حضور علیہ السلام نے ابوسفیان سے فرمایا۔اے ابوسفیان! تیرا بھلا ہو، وہ وقت نہیں آ گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہے؟

ابوسفیان نے کہا میرا باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں۔آپ کس درجہ حلیم ہیں اور کس درجہ کریم ہیں اور کس درجہ صلہ رحمی فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے اس نرم اور شیریں انداز سے خطاب فرمایا میں نے تو آپ سے دشمنی کی، جنگ کی مگر آپ نے میرے واقعات سے چشم پوشی فرمائی۔ بالآخر ابوسفیان مسلمان ہو گئے۔(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب الدنیہ، جلد اول، ص 412)

☆فتح مکہ پر قریش پر کرم نوازی

فتح مکہ کا دوسرا دن تھا۔نبی پاک ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے قریش کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے گروہ قریش! تم لوگ کیا گمان کرتے ہو۔میں تمہارے حق میں کیا کرنے والا ہوں؟ قریش نے کہا کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ آپ ہمارے حق میں خیر کرنے والے ہیں۔آپ کرم کرنے والے ہیں اور کرم کرنے والے بھائی کے بیٹے ہیں۔(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب الدنیہ جلد، جلد اول، ص 419)

آپ نے فرمایا تم لوگ چلے جاؤ۔تم آزاد کر دیئے گئے ہو۔وہ لوگ نہ غلام بنائے گئے نہ قید کئے گئے۔

☆اعرابی پر کمال عفو ودرگزر

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ حضور ﷺ وہیں جلوہ افروز تھے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دعا مانگی۔ مولا! مجھ پر اور محمد عربی ﷺ پر رحم فرما۔ ہمارے سوا کسی اور پر رحم نہ فرما۔ آپ نے فرمایا تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا۔ پھر جلد ہی اس نے مسجد نبوی کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام جلدی سے اس کی طرف جانے لگے آپ نے انہیں منع فرمایا۔ فرمایا اس کا پیشاب منقطع نہ کرو۔ اس نے پیشاب کیا حتی کہ وہ فارغ ہو گیا۔

آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔ تمہیں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تمہیں تنگیاں پیدا کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ آسانیاں پیدا کرو، تنگیاں پیدا نہ کرو، اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔

امام ابن ماجہ نے اضافہ کیا ہے کہ جب اعرابی کو یہ علم ہوا تو اس نے کہا میرے والدین آپ پر نثار! آپ اٹھ کر میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے ملامت نہ کی۔ فرمایا مسجد میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔ انہیں رب تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لئے بنایا جاتا ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 7، ص 21، مطبوعہ زاویہ لاہور)

ذرا سوچئے! اگر ہمارے جیسا کوئی آدمی ہوتا تو مسجد میں شور شرابا شروع کر دیتا اور کہتا کہ مسجد کا ادب نہیں آتا، عقل نہیں ہے۔ مسجد میں ایسا کرتے ہیں؟ نکل جاؤ مسجد سے۔ مگر ہماری آقا ﷺ کا عفو و درگزر بہت اعلیٰ ہے۔

☆ واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ السلام مسجد سے نکلے تو

ایک بدو آیا اور اس نے آپ کی چادر مبارک اس زور سے کھینچی کہ آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔ آپ نے مڑکر اس کی طرف دیکھا۔ وہ بولا کہ اے محمد ﷺ! جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں سے مجھے بھی دے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے اسے مال عطا کرنے کا حکم دیا۔

☆ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک سید عالم ﷺ کی خدمت میں رہا۔ اس مدّت میں نبی پاک ﷺ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہ کیا؟ ایک مرتبہ آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجنا چاہا تو میں نے کہا کہ نہ جاؤں گا۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ میں یہ کہہ کر باہر چلا گیا اور کھیل میں لگ گیا۔ دفعتاً حضور علیہ السلام نے پیچھے سے آکر میری گردن پر اپنا دست مبارک رکھا۔ میں نے مڑکر دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے۔ پھر آپ نے بڑے پیار سے فرمایا کہ انس! جس کام کے لئے تم سے کہا تھا، اب تو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ اچھا جاتا ہوں۔

☆عفو و درگزر کی انتہا

☆ حضرت حمزہ کا قاتل وحشی نامی حبشی غلام تھا، فتح مکہ کے وقت وہ بھاگ کر طائف چلا گیا۔ لیکن جب طائف بھی اسلام کے زیرنگیں آ گیا اور وحشی کے لئے کوئی جائے امن نہ رہی تو وہ ناچار سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام لے آیا۔ تو آپ نے معاف کرتے ہوئے صرف اس قدر فرمایا کہ میرے سامنے نہ آیا کرو کہ تم کو دیکھ کر مجھے اپنے چچا کی یاد آتی ہے۔

یہ ایک ایسی عفو و درگزر کی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نہیں ملتی ورنہ آج تو بدلہ لینے کا سنہری موقع ہے مگر سرورِ کائنات ﷺ نے وحشی کو معاف کر کے عفو و درگزر کی انتہا فرمادی۔

☆حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ اور

حضور ﷺ کی شفقت ورحمت

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ سیرت رسول عربی میں اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں۔ زید بن سعنہ یہودی عالم تھے۔ اپنے اسلام لانے کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں نبی آخرالزماں کی نبوت کی جو علامات پڑھی تھیں۔ وہ سب میں نے چہرہ محمد ﷺ کو دیکھتے ہی پہچان لیں۔ صرف دو خصلتیں ایسی تھیں جن کا آزمانا باقی تھا اور وہ یہ تھیں کہ آپ کا حلم آپ کے غضب پر سبقت لے جاتا ہے اور دوسرے کی جہالت وتکلیف آپ کی شفقت ورحمت کو اور زیادہ بڑھاتی ہے۔ ان دونشانیوں کو دیکھنے کے لئے میں موقع کا منتظر تھا۔

ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکلے۔ آپ کے ساتھ مولا علی تھے۔ ایک دیہاتی آپ کی خدمت میں آیا اور یوں عرض کرنے لگا۔ فلاں قبیلے کے لوگ ایمان لائے ہیں۔ میں ان سے کہا کرتا تھا اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہیں بکثرت رزق ملے گا۔ اب ان کے ہاں قحط سالی ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ تنگی کے سبب وہ اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ لہذا آپ کچھ عطا فرمائیے۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے مولا علی کی طرف دیکھا۔ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں ہے۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ یہ منظر دیکھ کر میں آگے بڑھا اور آپ سے کھجوروں کی میعاد معین پر خرید کی اور اس کی قیمت 80 مثقال سونا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے 80 مثقال سونا اس دیہاتی کو دے دیا کہ اس قبیلے کے لوگوں میں اسے تقسیم کر دو۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ جب مدت ختم ہونے میں تین دن باقی رہ گئے تو میں آپ کے پاس جا کر آپ کی قمیض اور چادر کے دامن کو پکڑ کر گھور گھور کر دیکھ کر یوں کہنے لگا۔ اے محمد ﷺ! کیا تو میرا حق ادا نہیں کرتا۔ اے عبدالمطلب کے خاندان والو! تم ہمیشہ دوسروں کا حق ادا کرنے

میں ٹال مٹول کرتے ہو۔

حضرت عمر یہ سن کر جلال میں آ گئے لیکن جب حضرت عمر نے چہرۂ محبوب دیکھا تو محبوب خدا مسکرا رہے تھے۔ محبوب خدا ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا۔ اس کو لے جاؤ اور اس کا حق ادا کرو اور اسے مزید بیس صاع کھجوریں اور دے دیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا۔ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا میں زید بن سعنہ ہوں۔ فرمایا وہی زید بن سعنہ جو یہودیوں کا عالم ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کیا؟ میں نے کہا اے عمر! جس وقت میں نے چہرۂ مصطفیٰ کو دیکھا۔ وہ تمام علامات جو میں تورات میں پڑھا کرتا تھا، موجود پائیں۔ ان میں سے دو علامتیں باقی تھیں، جو میں نے اب آزما لیں۔

اے عمر! میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا پروردگار اور اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو پیغمبر ماننے پر راضی ہو گیا۔

اور اے عمر! میں بہت مالدار ہوں، میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال امت محمدیہ پر صدقہ کر دیا۔ پھر حضرت زید اور حضرت عمر دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضرت زید بن سعنہ پیارے محبوب کے قدموں میں گر کر کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ! اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اسلام لانے کے بعد حضرت زید بن سعنہ بہت سے غزوات میں سرکار ﷺ کے ہمراہ رہے اور غزوہ تبوک میں دشمن کی طرف بڑھتے ہوئے شہید ہو گئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

☆ اچھے مسلمان کی نشاندہی

اچھے مسلمان کو نبی پاک ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عفو و درگزر کا پیکر ہونا چاہیے،

ہمیشہ اچھی بات کریں یا خاموش رہے۔ گالی دینے والا نہ ہو، غیبت کرنے والا نہ ہوں اور تکلیف دینے والوں کو بھی دعائیں دے۔

ہمارے اسلاف نے حقیقی معنوں میں عفوودرگزر کا پیکر بن کر دکھایا۔

☆ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کو ایک شخص گالیاں دیتا تھا۔ آپ اسے حلوہ بھیجا کرتے تھے کسی کے پوچھنے پر بتایا کہ اس کے پاس جو ہے وہ ہمیں بھیجتا ہے اور جو ہمارے پاس ہے، ہم اسے بھیجتے ہیں۔

☆ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کو کسی نے کھانے پر بلایا، گھر پہنچے تو میزبان نے معذرت کر لی کہ ابھی کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ تین مرتبہ ایسا سلوک کیا کہ بلایا اور منع کر دیا۔ ان بزرگ نے اف تک نہ کی۔ تیسری مرتبہ وہ شخص قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگتے ہوئے کہنے لگا کہ میں تو آپ کا امتحان لے رہا تھا۔ یہ سن کر وہ بزرگ کہنے لگے کہ اس میں معافی مانگنے کی کیا بات ہے۔ میں نے کون سا بڑا کام کیا ہے۔ یہ کام تو کتا بھی کرتا ہے کہ بلاؤ تو آجاتا ہے اور دھتکار دو تو چلا جاتا ہے۔

☆ یہی بزرگ ایک مرتبہ راستے سے جارہے تھے کہ کسی نے اوپر سے راکھ پھینکی۔ آپ نے اسے کچھ نہ کہا بلکہ یہ جملہ کہنے لگے۔ واہ جناب! میں تو آگ کا مستحق تھا، شکر ہے راکھ پھینکی گئی۔

ہمارا حال یہ ہے کہ اگر راستے سے گزر رہے ہوں اور اوپر سے کوئی چیز گرے تو جب تک گلی میں کھڑے ہو کر دس بیس گالیاں نہ دیں ہمارا کلیجہ ٹھنڈا نہیں ہوتا مگر اللہ والوں کو دیکھئے نہ گالیاں دیں، نہ برا بھلا کہا، بلکہ شکر ادا کرنے لگے کہ بندہ تو آگ کا مستحق تھا، شکر ہے راکھ پھینکی گئی۔

محترم حضرات! ہمیں بھی عفوودرگزر کو اپنانا چاہیئے۔ اگر راہ چلتے دھکا لگ جائے۔ کسی کی

گاڑی سے ٹکر لگ جائے۔کسی کی کوئی بات بری لگ جائے، زوجہ کوئی تلخ بات کہہ دے، بھائی سے کوئی غلطی ہوجائے، ماں باپ کوئی تلخ بات کہہ دیں تمام صورتوں میں عفوودرگزر سے کام لینا چاہیے۔

اگر ہم سب نے یہ سوچ اپنالی تو ان شاء اللہ معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو عفوودرگزر کا پیکر بنائے۔آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

تمہارے آستانے سے زمانہ کیا نہیں پاتا؟

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 20 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کی۔ قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر فضیلت سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس قدر شان وعظمت والی ہے کہ اگر وہ کسی کو سب کچھ عطا فرمادے تو بھی اس کے خزانے میں ذرہ برابر بھی کمی نہ ہوگی، وہ پوری کائنات کو نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا پر کوئی پابندی نہیں چنانچہ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

رب تعالیٰ جب چاہے جسے چاہے جو چاہے جسے پسند فرمائے، عطا کرسکتا ہے۔ اس نے اپنے حبیب ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث اس پر گواہ ہے۔

بخاری شریف کتاب الجنائز حدیث نمبر 1344 میں ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کسی کو کنجیاں دے دینا خزانوں کا مالک بنانا ہوتا ہے۔ دنیا جو خزانے نکال چکی، جو نکال رہی ہے اور نکالتی رہے گی۔ وہ سب حضور ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں۔

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ اس کو یوں بیان کرتے ہیں۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

☆ اللہ نے خزانے دیئے آپ ﷺ تقسیم فرماتے ہیں

مسلم شریف کتاب الادب حدیث نمبر 5474 میں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو

کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ ہر شئے ہمیں محبوب کریم ﷺ کے دراقدس سے ملی۔نماز آپ کے در سے ملی۔ روزہ آپ کے در سے ملا۔حج آپ کے در سے ملا۔علم آپ کے در سے ملا۔عرفان آپ کے در سے ملا۔قرآن آپ کے در سے ملا۔ایمان آپ کے در سے ملا۔رمضان آپ کے در سے ملا اور رحمن کی معرفت بھی آپ کی در سے ملی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہوتی تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوجاتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ وہ محبوب رب اکبر ﷺ ہیں کہ کائنات کی ہر شے حتی کہ جنت بھی اس بارگاہ سے ملے گی۔

☆ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ایک عورت اپنے دیوانے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرا بچہ دیوانہ ہے اور صبح و شام ہمیں پریشان کئے رکھتا ہے۔آپ ﷺ نے اس بچے کو سینے پر اپنا دست رحمت پھیرا تو اس بچے نے قے کردی۔اس قے میں کالے رنگ کے جانور جیسی کوئی چیز نکل کر بھاگ گئی اور وہ بالکل تندرست ہوگیا۔

☆ زرقانی شریف میں ہے۔حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں گرم ہنڈیا میرے اوپر گر گئی اور بازو جل گیا۔میری والدہ مجھے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔آقا کریم ﷺ نے میرے بازو پر لعاب دہن لگایا اور دم کیا تو میں اسی وقت تندرست ہوگیا۔

کوئی آجائے طلب سے بھی سوا دیتے ہیں
آئے بیمار تو ہر دکھ کی دوا دیتے ہیں
گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں

دشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں

☆ ابن عساکر اور ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ ایک دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ مقام ذی المجاز میں تھے۔ یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں ہر سال منڈی لگتی تھی۔ ابو طالب کو پیاس لگی تو انہوں نے سرورکائنات ﷺ سے کہا اے بھتیجے! میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا۔ فرمایا اے چچا! پانی پی لو۔

یہ قدم مبارک کا اثر تھا کہ زمین نے قدم کے اشارے کو پا کر چشمہ بہا دیا۔ ابو طالب کہتے ہیں کہ میں نے سیر ہو کر پانی پیا جب پی چکا تو اپنا قدم رکھ کر دبایا تو پانی بند ہو گیا۔

واہ کیا جودوکرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو علم عطا کر دیا

بخاری شریف کتاب العلم حدیث نمبر 119 میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اپنی چادر بچھا دو اور میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں (جو بظاہر خالی تھے) کو اٹھا کر میری چادر میں ڈال دیئے پھر فرمایا۔ اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

ہمارے جیسا کوئی آدمی ہوتا تو عرض کرتا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے ہاتھوں میں تو بظاہر کچھ نہیں وہ تو خالی ہیں، اس سے کیا ہوگا؟

لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا نہ کہا کیونکہ ان کا ایمان تھا

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

☆حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو جنت عطا کر دی

ابوداؤد شریف کتاب الصلوۃ حدیث نمبر 1320 میں ہے کہ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک رات میں نے رسول پاک ﷺ کی خدمت میں گزاری اور آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے مانگ لو۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ جنت میں آپ کی رفاقت چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے سوا اور کچھ مانگ؟ عرض کی کہ یہی کافی ہے ارشاد فرمایا کہ سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرتے رہنا۔

یہ حدیث ابوداؤد کے علاوہ صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ، اور طبرانی معجم الکبیر میں بھی موجود ہے۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے گیارہویں صدی کے محدث و محقق حضرت امام علی قاری علیہ الرحمہ مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے اس مطلق حکم فرمانے سے (کہ مانگ کیا مانگتا ہے) معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے جس کو جو چیز چاہیں، عطا فرمائیں۔

اس پر یہ حدیث گواہ ہے۔

حدیث شریف: ترمذی شریف ابواب الزہد حدیث نمبر 2408 میں ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرم گاہ) کی ضمانت دے۔ میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ جنت کی ضمانت وہی دے سکتا ہے جسے جنت عطا کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔ حضور ﷺ کا جنت کی ضمانت دینا، حصرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو جنت اور پھر اس میں اپنی رفاقت عطا کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو جنت کا مالک بنایا ہے۔

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ یہ سب تو اس وقت تھا جب نبی کریم ﷺ اس دنیا میں جلوہ گر تھے، اب تو وصال فرما گئے لہذا اب کیسے عطا کر سکتے ہیں؟

نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت وقوت عطا فرمائی ہے کہ بعد از وصال بھی اپنے غلاموں پر عطاؤں کی بارشیں جاری رکھی ہوئی ہیں اور اب بھی کوئی شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی سوال پیش کرتا ہے تو فورا عطا فرماتے ہیں۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان، تابعین اور علمائے اسلام کاربند ہیں۔

☆ بعد از وصال اپنے غلاموں پر عطائیں

گیارہویں صدی کے مجدد محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

اپنی کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب المعروف تاریخ مدینہ کے صفحہ نمبر 284 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی تدفین کے تین روز بعد ایک اعرابی آیا اور قبر پر گر پڑا۔ قبر انور کی خاک اپنے سر پر ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جو کچھ اپنے رب سے سنا، وہ سب میں نے آپ سے سنا اور آپ نے جو کچھ خدا تعالیٰ سے یاد کیا، میں نے آپ نے آپ سے یاد کیا اور وہ آیت ہے ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیتہ''میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ قبر انور سے آواز آئی

قد غفرلک یعنی جا تجھے معاف کردیا گیا۔

اس روایت کو سن کر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں اور عطا بھی فرماتے ہیں۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ حضرت امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ اپنی مصنف میں روایت نمبر 12051 نقل فرماتے ہیں۔ اس روایت کو امام بیہقی علیہ الرحمہ نے دلائل النبوۃ میں بھی نقل فرمایا کہ دور فاروقی میں قحط پڑا۔ ایک صحابی یعنی حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش مانگیئے کیونکہ ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔

رسول پاک ﷺ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ۔ انہیں میرا اسلام پہنچاؤ اور لوگوں کو خبر دو کہ بارش برسنے والی ہے۔

☆ امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی مستدرک میں بیان کرتے ہیں اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی

علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جذب القلوب کے صفحہ نمبر 292 پر نقل فرمایا کہ مدینے کا گورنر مروان بن الحکم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کی قبر انور سے چمٹا ہوا ہے اور رو رہا ہے۔ مروان نے یہ دیکھ کر اس کی گردن پکڑ کر کہا کہ تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ جب اس شخص نے گردن اٹھائی تو مروان حیران رہ گیا کہ وہ میزبان رسول صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ مروان سے فرمانے لگے۔ میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا ہوں۔ دین پر اس وقت رونا چاہئے جس وقت نااہل حاکم ہوں۔

ہوسکتا ہے ان روایتوں کو سن کر کوئی یہ کہے کہ قبر انور کے قریب تو نبی پاک ﷺ سنتے ہیں۔ کیا دیگر مقامات سے بھی بعد از وصال ان کو یاد کیا جائے تو بھی مدد فرماتے ہیں؟

آیئے اب آپ کی خدمت میں ان علمائے اسلام کے حوالہ جات پیش کروں گا جنہیں سن کر آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا اور واضح ہوجائے گا کہ صدیوں سے ہمارے اکابرین اسی عقیدے پر کاربند ہیں کہ پیارے محبوب ﷺ اپنے رب کی عطا سے بعد از وصال بھی اپنے غلاموں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

☆ امام علامہ محمد شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ کی دستگیری

امام علامہ محمد شرف الدین بوصیری علیہ الرحمہ ساتویں صدی کے بہت بڑے عالم دین اور بزرگ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے فالج پڑا۔ میرے جسم کا آدھا حصہ متاثر ہوا۔ اس مصیبت کے عالم میں، میں نے سرور کونین طبیب اعظم ﷺ کی بارگاہ میں قصیدہ لکھا اور اس قصیدے میں آپ علیہ الرحمہ نے سرور کونین ﷺ سے مدد طلب کی۔

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِى مَنْ اَلُوْذُبِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے بہترین کریم عالم آپ کے سوا کوئی جگہ نہیں
جہاں پناہ لوں مصیبت کے عام نزول کے وقت

قصیدہ لکھ کر جب فارغ ہوا اور بعد میں جب سویا تو خواب میں طبیب اعظم سرور عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی خواب کے عالم میں، میں نے یہ قصیدہ حضور ﷺ کے سامنے پڑھا اور جب اس شعر پر پہنچا۔

كَمْ اَبْرَأتَ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار ان کی ہتھیلی کے مس سے
اور آزاد ہوگئے حاجت مند جنون کے پھندے سے

نبی پاک طبیب اعظم ﷺ نے اپنے دست مبارک کو میرے فالج زدہ مقام پر پھیرنا شروع کیا اور صلے میں ایک برد یمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی۔ جب بیدار ہوا تو میں نے اپنے آپ کو مکمل صحت یاب پایا اور وہ چادر جو محبوب پروردگار طبیب اعظم ﷺ نے خواب میں عطا فرمائی تھی، میرے جسم پر موجود تھی۔

آج سے کم و بیش سات سو سال قبل امام بوصیری علیہ الرحمہ نے یہ قصیدہ بردہ لکھا۔ معلوم ہوا کہ صدیوں سے ہمارے اکابرین کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ حضور علیہ السلام اپنے غلاموں کی فریاد اللہ تعالیٰ کی عطا سے سنتے بھی ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں۔

اب میں آپ کو نویں صدی میں لے جاتا ہوں۔

☆ امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ اور دستگیری

نویں صدی کے مجدد اور محدث حضرت علامہ امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز کتاب مواہب الدنیہ چوتھی جلد صفحہ نمبر 595 پر فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی بیماری لاحق ہوئی کہ طبیبوں نے جواب دے دیا۔ وہ علاج کر کر کے عاجز آ گئے۔ میں مکہ معظّمہ میں جمادی الاولیٰ 893ھ میں نبی پاک ﷺ سے عرض کی کہ اے میرے آقا ﷺ! مجھے تمام طبیبوں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ آپ میری مدد فرمائیے۔

خواب میں ایک شخص آیا۔ اس کے ہاتھ میں کاغذ تھا جس پر یہ تحریر تھا کہ بارگاہ رسالت ﷺ کی طرف سے احمد بن قسطلانی کی بیماری کا علاج و دوا ہے۔ میں بیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قسم! بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ رسول پاک طبیب اعظم ﷺ کی برکت سے مجھے شفا نصیب ہو گئی۔

میرے کریم سے جب قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں در بے بہادیئے ہیں

☆ حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ اور دستگیری

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ اپنی کتاب درثمین فی مبشرات نبی الامین میں اپنے والد کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں بیمار تھا۔ علاج کے باوجود شفا نہ ملی (بارگاہ میں عرض گزاری کی) سرورِ کونین ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ بیٹا کیسی طبیعت ہے؟

عرض کیا۔ بیمار ہوں آپ ﷺ نے شفایابی کی بشارت دی اور دو موئے مبارک اپنی ریش

سے عطا فرمائے۔ میں اسی وقت تندرست ہو گیا اور سارا مرض دور ہو گیا اور دو موئے مبارک عطا فرمائے تھے۔ بیداری کے بعد ان کے پاس رہے پھر والد صاحب نے ایک بال مجھ کو عنایت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔

قربان میں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آتا نہیں
بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں

معلوم ہوا کہ صبح قیامت تک نبی پاک ﷺ کا باب رحمت کھلا ہوا ہے۔ جب چاہیں' جو چاہیں' جسے چاہیں' اپنے پرورد گار کی عطا سے دیتے ہیں۔ رہا قیامت کا دن' تو اس دن بھی مخلوقات کی نظریں آپ ﷺ ہی کی طرف ہوں گی۔ وہاں بھی ہر انسان ان کی شفاعت کا محتاج ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اسلامی عقیدے پر زندہ رکھے اور اسی پر موت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے جیسے ہیں؟

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ فتح سے آیت نمبر 10 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنیہ کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

موجودہ دور میں جہاں ہر طرف فتنہ پرستی ہے اور فتنہ پرستی کے اس دور میں منافقین مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ کم کرنے کی سازشوں میں سرگرم عمل ہیں اور اس سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی بات مسلمانوں میں پھیلاتے ہیں جس سے دل مسلم میں تعظیم وتوقیر رسول کم ہو، انہی باتوں میں سے ایک بات یہ بھی پھیلائی جارہی ہے کہ نبی پاک ﷺ ہمارے جیسے ہیں۔

آپ ﷺ جیسا ہونا تو کجا آپ ﷺ کے نعلین کے نیچے ذرے کا بھی کوئی مثل نہیں چنانچہ مواہب الدنیہ جلد 3 صفحہ نمبر 70 پر امام احمد قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کے ساتھ ایمان کامل کا یہ مطلب ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کا جسم اقدس ایسا بے مثل پیدا فرمایا ہے کہ نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی شخص آپ جیسا پیدا کیا ہی نہیں اور نہ کرے گا۔

وہ کیسا جسم اطہر ہے کہ جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی، احادیث کی روشنی اس جسم اطہر کو بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

☆حسن و جمال

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم ص نمبر 556 پر نقل ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو حضور ﷺ سے زیادہ حسین ہو۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ بیہقی شریف میں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔آپ کی ایسی ذات تھی جس کا جسم منور بہت خوبصورت تھا۔حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور ﷺ سارے لوگوں سے زیادہ حسین تھے۔آپ دور سے سب سے زیادہ خوبصورت اور قریب سے سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم ص 556 پر نقل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ حلیہ کے اعتبار سے تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم ص 558 پر نقل فرماتے ہیں کہ جو حسن و جمال اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا۔ یعنی آپ ﷺ حسن کی انتہا پر تھے جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کا نصف دیا گیا، اس کی تائید ترمذی شریف کی حدیث کرتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی مبعوث کیا، اس کا چہرہ اور آواز خوبصورت تھی۔ تمہارے نبی (ﷺ) چہرہ اور آواز کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین تھے۔

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

حضور علیہ السلام کے حسن و جمال کے بارے میں صحابی رسول حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرقَطَ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ

یا رسول اللہ ﷺ! آپ جیسا حسین وجمیل کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (کیسے دیکھتی؟) آپ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

آپ ﷺ کو ہر ظاہری و باطنی عیب سے پاک پیدا کیا گیا، گویا آپ کو ایسا پیدا کیا جیسا آپ نے چاہا۔

تیری مثال زمانے میں ہو نہیں سکتی
میرے خدا نے تجھے بے مثال رکھا ہے
ہر ایک سمت عیاں ہیں کہاں کہاں دیکھیں
تیرے جمال نے حیرت میں ڈال رکھا ہے

☆آپ ﷺ کے چہرۂ انور کا کوئی مثل نہیں

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 556 پر نقل فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو حضور ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا، گویا کہ سورج آپ کے چہرۂ انور میں رواں تھا۔

بخاری شریف کتاب الاذان حدیث نمبر 680 میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے وصال کے مرض میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا۔ لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ حضور ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار حضور ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تا کہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ حضرت نبی پاک ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے چہرۂ مصطفی ﷺ کے متعلق فرمایا کہ کھلا ہوا قرآن حضور ﷺ کے چہرۂ انور کو قرآن سے تشبیہ دینے کا مقصد میں یہی سمجھ سکا کہ جس طرح

قرآن بے مثل و بے مثال ہے، اسی طرح چہرۂ مصطفی ﷺ بھی بے مثل و بے مثال ہے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 556 پر نقل ہے کہ حضرت طارق بن عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم عازم سفر ہوئے۔ ہمارے ہمراہ ہودج میں ایک عورت بھی تھی۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ طیبہ کے قریب اترے، حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس عورت نے کہا: میں نے کسی کا چہرہ نہیں دیکھا جو چودھویں کے چاند سے ملتا جلتا ہو مگر آپ کا چہرہ چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ حسین تھا۔

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے حضرت ربیع بن مسعود سے کہا: میرے لئے حضور ﷺ کا سراپا بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے! اگر تم آپ ﷺ کو دیکھ لیتے تو کہتے گویا کہ سورج طلوع ہے (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد دوم، صفحہ نمبر 557)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ جب بھی سورج کے سامنے کھڑے ہوئے مگر آپ کا نور سورج کی روشنی پر غالب آ گیا۔ آپ کسی چراغ کے ساتھ کھڑے نہ ہوئے مگر آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آ گیا۔ (سبل الہدیٰ، جلد دوم، صفحہ نمبر 557)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 139 پر امام ابن عساکر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سحری کے وقت (کچھ) سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ بہت تلاش کی مگر نہ ملی۔ اتنے میں رسول پاک ﷺ داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی روشنی سے سوئی نظر آ گئی۔

سوزن گمشد ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

تاریخ ابن کثیر دوسری جلد صفحہ نمبر 149 پر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی سرورِ کونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ جب اس نے چہرۂ محبوب سے پھوٹنے والی نورانی شعاعوں کو دیکھا تو پکار اٹھا۔

یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ اپنے والدین حتیٰ کہ خود اپنی جان و ذات سے بھی زیادہ محبوب ہیں بلکہ میرے اندر ظاہر و باطن پر بھی آپ ہی کی حکمرانی ہے۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

جن کے چہرۂ نور کا کوئی مثل نہیں، ان کی ذات کی مثل کون ہوسکتا ہے؟

☆چشمانِ مبارک

ہمارے دیکھنے اور حضور ﷺ کے دیکھنے میں بھی فرق ہے۔ حضور ﷺ دیکھنے میں بھی ہمارے جیسے نہیں ہیں چنانچہ خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 136 پر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تاریکی میں اس طرح دیکھتے جس طرح تمام لوگ روشنی اور نور میں دیکھتے ہیں۔

ابن ماجہ کتاب الزہد میں حدیث نمبر 4190 میں نقل ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

بخاری شریف کتاب الجنائز میں حدیث نمبر 1344 میں نقل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (مدینہ پاک میں) منبر شریف پر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

سبحان اللہ! چشمانِ مبارک کی کیا شان ہے کہ اپنے منبر پر بیٹھے ساتوں آسمانوں کے بعد جنت میں حوض کوثر کو دیکھ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہم دیکھنے میں ان کے برابر نہیں۔

مسلم شریف میں حدیث پاک ہے جسے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ کے صفحہ نمبر 137 پر نقل فرمایا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا ہوں، تم مجھ سے پہلے رکوع اور سجود نہ کیا کرو، بلاشبہ میں آگے اور پیچھے دونوں جانب سے دیکھتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ چشمانِ مبارک کے بارے میں فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر
دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے
نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

خصائص الکبریٰ میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم حضور ﷺ کی آنکھیں دیکھو گے تو کہو گے کہ ان میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ان میں سرمہ لگا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

☆ تاجدار کائنات ﷺ کی قوت سماعت

مسلم شریف میں حدیث نمبر 7167 پر نقل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنی تو دریافت کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر

جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جسے ستر برس پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور یہ گرتا رہا ہے یہاں تک کہ اب جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔

امام طبرانی علیہ الرحمہ، طبرانی شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 574 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ بنونجار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔اس قوم کی آواز سنی جسے عذاب دیا جارہا تھا۔خچر واپس لوٹنے لگی۔آپ نے دریافت کیا۔اس شخص کو کب دفن کیا گیا ہے۔عرض کی اسے زمانۂ جاہلیت میں دفن کیا گیا۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے، میں آسمان کے چڑ چڑانے کی آواز سن رہا ہوں۔اسے چڑ چڑانے پر ملامت کیوں کی جائے،اس میں بالشت بھر جگہ نہیں۔مگر اس پر کوئی فرشتہ سجدہ کررہا ہے، یا قیام کررہا ہے۔(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد دوم، ص 574)

تفسیر عزیزی تیسویں پارہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایمان لانے کے بعد ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! بچپن میں آپ کو مہد (جھولے) میں دیکھتا تھا، جدھر آپ کی انگلی اٹھتی چاند ادھر جھک جاتا گویا چاند آپ کا دل بہلاتا تھا۔

یہ سن کر سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اے چچا عباس رضی اللہ عنہ! اس سے بھی بڑھ کر آپ کو میں حیرت کی بات بتاتا ہوں کہ جب میں اپنی والدہ کے شکم میں تھا، اس وقت جب

لوحِ محفوظ پر قلم چلتا تو اس قلم چلنے کی آواز اپنی والدہ کے شکم میں سنتا تھا۔

سبحان اللہ! کیا قوت سماعت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو۔ ہم پاس بیٹھے ہوئے شخص کی بات بغور نہیں سن سکتے مگر تاجدار کائنات ﷺ کی شان یہ ہے کہ جہنم کی تہہ میں گرنے والے پتھر کی آواز سماعت فرما لیتے ہیں۔ قبروں کے اندر ہونے والے عذابات کی آواز سماعت فرما لیتے ہیں، آسمان کے چڑ چڑانے کی آواز سماعت فرما لیتے ہیں حتیٰ کہ آسمانوں کے بعد لوحِ محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز سماعت فرما لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جب سماعت میں کوئی ان کے جیسا نہیں تو ذات میں کوئی نبی جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟

☆ دندانِ اقدس

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 576 پر ہے۔ حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کا منہ مبارک وسیع تھا۔ آپ کے دندان اقدس بھینچے ہوئے نہ تھے بلکہ جدا جدا تھے، ان سے نور نکلتا تھا۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کلام فرماتے تھے تو ایک نور نظر آتا تھا کہ جو آپ کے دندان اقدس سے نکلتا تھا۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 576 پر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سرکار اعظم ﷺ مسکراتے تو (دندانِ اقدس) سے نکلنے والی نور کی شعاعوں سے دیواریں جگمگا اٹھتیں۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ گل ہیں لب ہائے ناز ان کے
ہزاروں جھڑتے ہیں پھول ان سے

گلاب گلشن میں دیکھے بلبل
یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

☆دہنِ اقدس

حضورﷺ کا دہن اقدس اس قدر شان والا ہے کہ رب کریم قرآن مجید میں جس کے متعلق ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى

حدیث قدسی ملاحظہ فرمائیں۔حدیث قدسی کسے کہتے ہیں۔حدیث قدسی میں ارشاد رب تعالیٰ کا ہوتا ہے اور زبان اقدس حضورﷺ کی ہوتی ہے۔کیا شان ہے زبان ایک ہے کلام دو ہیں،کیا مطلب

مصطفی کلام کریں تو اپنی زبان سے
خدا بھی کلام کرے تو مصطفی کی زبان سے
وہ دہن جس کی بات وحیٔ خدا
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میرے محبوبﷺ کا وہ دہن کہ جس سے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت عطا فرمادی۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو کے برابر ارشاد فرمادی۔حج کے متعلق فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا۔حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے لئے سونے کے کنگن جائز فرمادیئے اور اسی دہن اقدس سے جو کہا،وہ ہوگیا۔

اسی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا:

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جب میرے آقا ﷺ کے دہن اقدس کی کوئی مثل نہیں تو حضور ﷺ کی مثل کون ہوسکتا ہے۔

☆لعابِ دہن

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 137 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام ابن ماجہ، امام بیہقی اور امام ابونعیم رحمہم اللہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کا پانی پیا پھر کنویں میں کلی فرمادی جس کے بعد کنویں سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی۔

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 137 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں میں دہن مبارک کا لعاب دہن ڈال دیا، جب سے مدینہ طیبہ میں اس کنویں سے زیادہ شیریں پانی کسی جگہ کا نہ تھا۔

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 137 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام بیہقی اور امام ابونعیم رحمہم اللہ نے رسول پاک ﷺ کی باندی رزینہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے یوم عاشور مکہ کے شیر خوار بچوں کو اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلایا اور ان کے دہنوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کی ماؤں سے فرمایا۔ رات تک انہیں دودھ نہ پلانا، گویا ان کو رات تک دودھ کی ضرورت نہ ہوگی۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 576 پر نقل ہے کہ حضرت عمیرہ بنت مسعود الانصاریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور میری بہنیں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں (یہ پانچ بہنیں تھیں) ہم نے آپ ﷺ کی زیارت کی تو آپ خشک گوشت تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے ان کے لئے ایک ٹکڑا چبایا پھر وہ ٹکڑا مجھے پکڑا دیا۔ میں نے انہیں اپنی بہنوں میں تقسیم کر دیا۔ اس میں سے ہر ایک نے اس میں ایک ایک حصہ چبایا۔ ان کے منہ سے مشک کی سی خوشبو آنے لگی۔

خصائص الکبریٰ کے صفحہ نمبر 138 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت عامر بن کریز رضی اللہ عنہ اپنے پانچ سالہ بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضور ﷺ نے اس بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا، جس سے ایسی کرامت ان کو ملی کہ وہ جس پتھر پر ضرب لگاتے، پانی نکل آتا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی ہمارے جیسے تھے، وہ غور کریں کہ ان کو تھوکنے سے روکنے کے لئے جگہ جگہ بورڈز لگے ہوئے ہیں کہ ''یہاں تھوکنا منع ہے''

مگر کونین کے تاجدار ﷺ کے لعاب دہن کی شان دیکھئے کہ کنویں میں ڈال دیں تو میٹھا ہو جائے، کسی کے منہ میں داخل ہو جائے تو مشک کی خوشبو آنے لگے اور اگر خواب میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے منہ میں داخل کر دیں تو اس کی برکت سے ابواب سخن کھل جائیں۔

☆ حضور ﷺ کی بغل شریف

انسانی جسم میں جہاں بھی دو حصے ملتے ہیں، وہاں کالا پن پیدا ہوتا ہے۔ انسان کتنا ہی خوبصورت ہو مگر دو حصوں کے ملنے کی جگہ کالا پن ضرور ظاہر ہوگا مگر بے مثل رسول ﷺ کی بے

مثلیت دیکھئے کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک میں بھی سفیدی چمکا کرتی تھی اور اتنے اضافہ کے ساتھ اس میں بال نہ تھے، چنانچہ احادیث میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے۔

خصائص الکبریٰ میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول پاک ﷺ کو دعا کے وقت اس قدر ہاتھ اٹھائے دیکھا ہے۔ (اس وقت آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے) آپ کے بغل کی سفیدی نظر آ گئی تھی۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 610 پر ہے کہ بنو حریش کے ایک شخص نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ مجھ پر آپ کی بغلوں کا پسینہ گرا جس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ (مسند البزار)

☆حضور ﷺ کا دستِ حق پرست

نبی پاک ﷺ کے دست حق پرست کو رب تعالیٰ اپنا دست قدرت ارشاد فرماتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید سورۂ فتح آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ

ترجمہ: یقیناوہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی، انہوں نے اللہ کی بیعت کی۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دست قدرت۔

سورۂ انفال آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

ترجمہ: جب آپ نے مٹی پھینکی، وہ آپ نے نہیں پھینکی، ہاتھ تیرا تھا، مٹی تیرے رب نے پھینکی۔

اب دست پاک مصطفی ﷺ کی شان اور بے مثلیت احادیث کی روشنی میں سنئے۔

کنز العمال شریف جلد ساتویں صفحہ نمبر 9 پر نقل ہے کہ امام ابن عساکر علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں۔ سرکار کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت اسید بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے چہرے اور سینہ پر پھیرا تو حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا چہرہ اس قدر روشن ہو گیا کہ وہ اندھیری کوٹھری میں داخل ہوتے تو وہ روشن ہو جاتی تھی۔

شواہد النبوت میں ہے۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے سرکار کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیرا تھا اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

بوقت روانگی سرور کونین ﷺ نے اپنے دست حق پرست سے انہیں درخت کی شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلا خوف وخطر اپنے گھر جاؤ۔ یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں گے اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے، اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا جوں ہی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کاشانۂ نبوت سے نکلے، وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اس کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمان مصطفی ﷺ کے مطابق اس کو مار کر گھر سے نکال دیا۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 609 پر نقل ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا تھا یا آپ کی جلد مبارک سے اپنی

جلد مس کرتا تھا پھر میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا تو اس سے مشک سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ پکڑایا، وہ برف سے ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبو آور تھا۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 610 پر نقل ہے۔ مثنی بن صالح علیہ الرحمہ نے اپنے دادا جان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے سید عالم ﷺ سے مصافحہ کیا۔ بخدا! میں نے کوئی ہتھیلی آپ کی ہتھیلی سے نرم نہیں دیکھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گیا۔ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تا کہ میری عیادت فرمائیں۔ آپ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ میرے چہرے، سینہ اور پیٹ پر دست مبارک رکھا۔ مجھے آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک آج تک جگر میں محسوس ہو رہی ہے۔ (مسند امام احمد، سبل الہدیٰ والرشاد)

☆ گردن مبارک

ترمذی شریف میں ہے کہ آپ ﷺ کی گردن اعتدال کے ساتھ طویل اور چاندی کی طرح سفید اور خوبصورت ایسی کہ جیسے چاندی کی صراحی کی مانند تھی۔

☆ کندھے مبارک

امام حاکم علیہ الرحمہ مستدرک میں فرماتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کے کندھے جب کبھی کھل جاتے (یعنی چادر مبارک نیچے تشریف لے آتی) تو یوں معلوم ہوتا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

حضرت محشی کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے رات کے وقت جعرانہ

میں عمرہ کا عزم فرمایا تو میری نظر آپ ﷺ کی پشت پر پڑی تو گویا وہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی۔

☆پسینہ محبوب ﷺ

نبی پاک ﷺ کائنات کی وہ واحد ہستی ہیں جن کے پسینے میں سے مشک وعنبر اور کستوری سے بھی زیادہ بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ ہمارے جسم سے پسینہ نکلے تو بیوی قریب نہ آنے دے اور محبوب خدا ﷺ کا پسینہ نکلے تو مدینہ کی گلیاں خوشبو سے مہک جائیں۔

چنانچہ خصائص الکبریٰ میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ مسند البزار اور مسند ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مدینہ کے راہ گیر راستوں کی خوشبو سے جان لیتے کہ حضور ﷺ ادھر سے گزرے ہیں۔

اسی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں:

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

آج بھی مدینہ پاک کی گلیوں میں ایک عجیب مہک موجود ہے جو کہ ہر مسلمان محسوس کرتا ہے، یہ کیا ہے؟

شاعر اپنے نعتیہ کلام میں اس کا جواب دیتا ہے

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 146 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ مسند ابو یعلیٰ اور امام طبرانی علیہ الرحمہ نے معجم الاوسط میں اور امام ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ کے پاس ایک شخص آیا عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں۔آپ اس میں میری مدد فرمائیں۔آپ نے کہا کہ اس وقت تو کچھ موجود نہیں ہے لیکن تم کھلے منہ کی شیشی اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ یہ لکڑی شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے چنانچہ لڑکی نے ایسا ہی کیا اور اس وجہ سے اس کے گھر کی شہرت ''بیت المطیبین'' پاکیزہ گھر کے نام سے ہوگئی۔

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ اپنی کتاب سیرت رسول عربی میں فرماتے ہیں کہ جن خاتون کے لئے حضور ﷺ نے اپنا پسینہ عطا فرمایا، اس خاتون کی نسل اس وقت دمشق میں ہے، چودہ سوسال سے زیادہ گزر گئے، اس کی نسل میں آج بھی محبوب کریم ﷺ کے پسینے کی خوشبو آتی ہے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 618 پر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔آپ کے چہرۂ انور پر پسینہ موتیوں کی طرح نظر آرہا تھا۔آپ کے پسینے کی خوشبو مشک اذفر کی خوشبو سے عمدہ تھی (ابن سعد، ابن عساکر)

خصائص الکبریٰ میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ دارمی میں ہے۔حضور ﷺ نے ایک شخص کو اقرار بالزنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا۔اس کے بدن پر پتھر برسنے لگے۔ایک صحابی کہتے ہیں مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی۔قریب تھا کہ میں گر پڑتا، محبوب کریم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا، وہ ایسا وقت تھا کہ آپ کی بغلوں کا پسینہ ٹپک رہا تھا جس سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔

☆ آوازِ مبارک

ہم بیان کریں تو چند لوگوں تک بغیر مائک کے ہماری آواز پہنچے مگر سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 622 پر ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ نے منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا: ہم اپنے اپنے خیموں میں آپ کی آواز سن رہے تھے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

☆ محبوب کریم ﷺ کا چلنا

چلنے میں بھی کوئی حضور ﷺ کے برابر نہیں چنانچہ سبل الہدیٰ والرشاد جلد دوم صفحہ نمبر 621 پر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ میں جب چلتا تو محبوب ﷺ مجھ سے آگے نکل جاتے۔ میرے پہلو میں ایک شخص تھا۔ اس نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ آپ ﷺ کے لئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے۔ (امام احمد، ابن سعد)

☆ عقل وحکمت رسول ﷺ

عقل وحکمت میں بھی حضور ﷺ کے برابر کوئی نہیں چنانچہ خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 144 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیہ میں اور امام ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے 71 کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں، میں نے پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں یعنی کل مخلوق بنی آدم کو حضور ﷺ کے مقابلے میں ایک ذرہ حقیر کے برابر فہم ودانش عطا فرمائی ہے۔ اس میں شبہ

نہیں کہ رسول پاک ﷺ عقل و حکمت میں سب سے زیادہ ہیں۔

☆ جسم اور لباس مبارک پر مکھی نہیں بیٹھی تھی

کتاب الشفاء جلد اول صفحہ نمبر 307 پر امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا، نہ چاندنی میں ہوتا۔ اس لئے کہ آپ نور تھے اور آپ کے جسم اطہر اور لباس مبارک پر مکھی نہ بیٹھی تھی۔

امام سیوطی علیہ الرحمہ کتاب خصائص الکبریٰ کے صفحہ نمبر 147 پر نقل فرماتے ہیں کہ ابن سبع نے الخصائص میں بیان کیا ہے کہ سرور کونین ﷺ کے کپڑوں پر مکھی نہ بیٹھتی تھی اور آپ کو جوں کبھی نہ کاٹتی تھی۔

☆ جسم اطہر کا سایہ نہ تھا

حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا، نہ چاندنی میں ہوتا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نور تھے۔ بعض علماء نے کہا کہ اس کی گواہ یہ حدیث ہے جس میں حضور علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر ہے وَاجْعَلْنِي نُورًا یعنی اے رب مجھ کو سراپا نور بنا دے (خصائص الکبریٰ ص 147)

فتوحات احمدیہ، افضل القریٰ اور مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تیسری جلد میں ہے کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ تفسیر عزیزی میں سورۂ والضحیٰ کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔

گیارہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ایک نام نور ہے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

☆طاقت وقوت میں بھی لاثانی

امام سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 149 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ کو کچھ اوپر چالیس جنت کے مردوں کے برابر قوت دی گئی۔

☆ہمارا سونا اور حضور ﷺ کی آنکھ کا سونا

خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 148 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ بخاری ومسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے محوخواب ہوجاتے ہیں۔ جواب دیا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

معلوم ہوا کہ ہمارے سونے اور حضور ﷺ کے سونے میں بھی فرق ہے۔ ہم سوتے ہیں تو غافل ہوجاتے ہیں مگر حضور ﷺ کی صرف آنکھیں سوتی ہیں۔ دل بیدار رہتا ہے، ہم سوئیں تو وضوٹوٹ جاتا ہے مگر حضور ﷺ سوتے تو وضو باقی رہتا تھا۔

☆حضور ﷺ احتلام سے محفوظ تھے

ہر انسان شیطان کے وسوسوں کے باعث نیند میں احتلام کا شکار ہوتا ہے مگر سرور کونین ﷺ ایسے بے مثل و بے مثال ہیں کہ:

امام سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 150 پر نقل فرماتے ہیں کہ امام طبرانی علیہ الرحمہ نے بہ سند حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور دینوری علیہ الرحمہ نے

مجالست میں بہ سند ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ کو کبھی احتلام نہیں ہوا چونکہ احتلام شیطان کے وسوسے سے ہوتا ہے۔

☆سرور کونین ﷺ کا خونِ مقدس

ہر انسان کا خون ناپاک ونجس ہے مگر حضور ﷺ کے خون مقدس کا اعجاز سنئے:

امام سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ صفحہ نمبر 147 پر نقل فرماتے ہیں کہ مسند بزار، مسند ابو یعلی، امام طبرانی، امام حاکم اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ وہ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبداللہ اس خون کو لے جاؤ اور کسی ایسے مقام پر رکھ دو کہ کوئی نہ دیکھے۔ وہ خون کو لے گئے اور پی لیا۔ واپس آئے تو آپ نے دریافت کیا: عبداللہ خون کا کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں نے ایسی پوشیدہ جگہ رکھا ہے کہ وہ ہمیشہ لوگوں سے مخفی رہے گا۔ حضور ﷺ نے جواب دیا: میرا خیال ہے تم نے اسے پی لیا ہے۔ میں نے کہا ہاں ﷺ میں نے پی لیا ہے۔

☆موئے مبارک

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ ان کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا تو وہ حضور ﷺ

کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے مریض کو شفا ہو جاتی)

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس رسول پاک ﷺ کا ایک بال ہو۔ یہ بات مجھے دنیا و مافیہا (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب) سے زیادہ محبوب ہے۔

معلوم ہوا کہ محبوب کریم ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں اور یہی بات خود نبی پاک ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمائی کہ تم میں میری مثل کوئی نہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

بخاری شریف کتاب الصوم میں حدیث نمبر 1961 پر ہے۔ نبی پاک ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا متواتر روزے نہ رکھو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ آپ ﷺ تو صوم وصال (متواتر روزے) رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں کسی کی مثل نہیں ہوں۔ میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ کہنا کہ نبی ﷺ ہمارے جیسے تھے، انتہائی درجے کی جہالت ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ میرے مولا ﷺ کی مثل کوئی نہیں۔

کوئی مثل مصطفی ﷺ کا نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رتبہ نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

☆ نبی کو اپنی طرح بشر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے

سب سے پہلے نبی کو بے ادبی کی نیت سے بشر کہنے والا شیطان تھا، جس نے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں کہا۔

سورۂ حجر آیت نمبر 33 میں اس کا بیان ہے۔

القرآن: قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

ترجمہ: بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں

معلوم ہوا کہ نبی کو بے ادبی کی نیت سے بشر کہنے کا آغاز شیطان نے کیا حالانکہ ملائکہ بھی جانتے تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام بشر ہیں مگر انہوں نے بشریت پر ایمان رکھا، بے ادبی کی نیت سے بشریت کو اچھالا نہیں۔

چنانچہ شیطان کے اس عمل کو جاری رکھتے ہوئے ہر دور میں اس کے چیلوں نے نبی کو اپنی طرح بشر کہا۔ حضرت نوح، حضرت صالح اور حضرت ہود علیہم السلام کی قوم کے کافروں نے ان سے کہا۔

سورۂ ابراہیم آیت 10 میں اس کا بیان ہے۔

القرآن: قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

ترجمہ: تم تو ہم ہی جیسے بشر ہو۔

سورۂ شعراء آیت نمبر 186 میں ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: وَمَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

ترجمہ: تم تو نہیں مگر ہم جیسے بشر

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنی طرح بشر کہنا اور سمجھنا شیطان کے پیروکاروں کا طریقہ ہے، مومنوں کا طریقہ نہیں ہے۔ ہر مسلمان کا انبیاء کرام علیہم السلام کی بشریت پر ایمان ہے مگر یہ کہتے پھرنا کہ ہمارے جیسے تھے، یہ منافقت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اسلامی عقیدہ پر زندہ رکھے اور اسی پر موت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

رسول محتشم ﷺ کی
شانِ محبوبیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ الم نشرح سے آیت نمبر 4 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

محترم حضرات! آج کی اس بابرکت محفل میں ہم نبی پاک ﷺ کی شان وعظمت بیان کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔یاد رہے کہ اس کائنات میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ میں نے حضور ﷺ کی شان وعظمت مکمل طور پر بیان کردی ہے بلکہ جس نے جتنی شان بیان کی، وہ اپنے علم کی بنیاد پر کی۔وہ ان کے علم کی انتہا ہے، مقام مصطفی ﷺ تو اس سے

بھی بلند ہے۔حضور ﷺ کی حقیقت کوسوائے ان کے رب کے کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کوصفی اللہ بنایا،حضرت ابراہیم علیہ السلام کوخلیل اللہ بنایا،حضرت نوح علیہ السلام کونجی اللہ بنایا،حضرت عیسٰی علیہ السلام کوروح اللہ بنایا اور حضور ﷺ کواپنا حبیب بنایا، چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف = حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول بیٹھے ہوئے تھے توحضور ﷺ تشریف لائے ، یہاں تک کہ ان کے قریب ہو گئے۔حضور ﷺ نے انہیں سنا، وہ باہم گفتگو کررہے تھے۔ان میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کوخلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حقیقتاً کلام فرمایا، ایک اور نے کہا: پس حضرت عیسٰی علیہ السلام کلمۃ اللہ اورروح اللہ ہیں اور کسی نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔پس رسول پاک ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تحقیق میں نے تمہارا کلام سن لیا اور تمہیں یہ بات بھاتی ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور سن لو میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور اس پر کچھ فخر نہیں اور میں قیامت کے دن اس لواء الحمد کواٹھانے والا ہوں جس کے نیچے آدم علیہ السلام اوران کے ماسوا (سب لوگ) ہوں گے اور میں کچھ فخر نہیں کرتا اور روز قیامت سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس پر کچھ فخر نہیں ، اور میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کے حلقے کو حرکت دے گا تو اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور مجھے اور میرے ساتھ غریب مسلمانوں کو جنت میں داخل کرے گا اور کچھ فخر نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور کچھ فخر نہیں۔

محترم حضرات !خلیل کون ہوتا ہے اورحبیب کون ہوتا ہے؟خلیل وہ ہوتا ہے جو یہ چاہتا ہے

کہ رب تعالیٰ راضی ہو جائے اور حبیب وہ ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ اس کی رضا چاہتا ہے۔

کلیم کون ہوتا ہے اور حبیب کون ہوتا ہے؟ کلیم یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے موسیٰ علیہ السلام! تم نہیں دیکھ سکتے اور حبیب وہ ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ میں اپنے بستر اطہر پر محو استراحت ہیں، جبرئیل علیہ السلام کی حاضر خدمت ہوکر کہتے ہیں کہ چلیئے یارسول اللہ ﷺ! آپ کا رب آپ کو دیدار کرانا چاہتا ہے۔

کلیم اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے ہیں

رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی

ترجمہ: میرے رب میرے سینے کو کشادہ کر

محبوب کریم ﷺ نے مانگنا نہیں، بن مانگے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

ترجمہ: کیا ہم نے آپ کے سینے کو کشادہ نہیں کیا

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام مخصوص قوموں کی طرف مبعوث کئے گئے

حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف بھیجا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف بھیجا، حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، حضرت شعیب علیہ السلام کو مدین کی طرف بھیجا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا، حضرت یونس علیہ السلام کو لاکھ آدمیوں یا زیادہ کی طرف بھیجا اور

حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا۔

معلوم ہوا کہ کوئی نبی خاص ملک کی طرف بھیجا گیا، کوئی نبی خاص قوم کی طرف بھیجا گیا اور کوئی نبی خاص علاقے اور بستی کی طرف بھیجا گیا مگر جب بات آئی اپنے محبوب ﷺ کی تو اللہ تعالیٰ سورۂ سبا آیت نمبر 28 میں ارشاد فرماتا ہے:

القرآن: وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مسلم شریف کی حدیث نمبر 523 ہے۔ آپ ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں:

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

یعنی میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں

مخلوقات میں تو سب شامل ہیں، ملائکہ اور انسان بھی مخلوق ہیں۔ چاند و سورج بھی مخلوق ہیں۔ زمین و آسمان بھی مخلوق ہیں۔ چرند و پرند بھی مخلوق ہیں، جنات وحیوانات بھی مخلوق ہیں۔ پہاڑ وصحرا بھی مخلوق ہیں۔ نباتات و جمادات بھی مخلوق ہیں اور سمندر رودریا بھی مخلوق ہیں۔

مطلب یہ کہ حضور ﷺ فرشتوں کے بھی رسول ہیں۔ انسانوں کے بھی رسول ہیں۔ جنات کے بھی رسول ہیں۔ چرند و پرند کے بھی رسول ہیں۔ پہاڑ وصحرا کے بھی رسول ہیں۔ زمین و آسمان کے بھی رسول ہیں۔ نباتات و جمادات کے بھی رسول ہیں اور دریا و سمندر کے بھی رسول ہیں۔

اس کو تاجدار بریلی امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں یوں بیان کرتے ہیں۔

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ سب کا ایک معبود ہے، اسی طرح حضور ﷺ بھی سب کے لئے رسول برحق ہیں۔

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام معجزات لے کر آئے

حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کو پگھال دیا کرتے، حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو حکم دیتے تو آپ کو جہاں جانا ہوتا لے جاتی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات عطا کئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھوں کو شفا اور مردوں کو زندہ فرما دیا کرتے۔ الغرض ہر نبی کچھ نہ کچھ معجزات لے کر آیا۔ کوئی کم، کوئی زیادہ مگر جب پیارے محبوب ﷺ کی باری آئی تو رب تعالیٰ نے سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں ارشاد فرمایا:

القرآن: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔

یعنی ہر نبی کو معجزہ دے کر بھیجا اور آپ کی ذات تو خود سراپا معجزہ و دلیل ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا کہ ہر نبی معجزہ لے کر آیا اور محبوب خدا ﷺ معجزہ بن کر تشریف لائے۔

☆ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو قرآن مجید میں نام سے خطاب فرمایا

یا آدم علیہ السلام، یا نوح علیہ السلام، یا ابراہیم علیہ السلام، یا موسیٰ علیہ السلام، یا عیسیٰ علیہ

السلام، یا داؤد علیہ السلام، یا ذکریا علیہم السلام، یحییٰ علیہ السلام

جب اپنے محبوب ﷺ کی بات آئی تو پورے قرآن مجید میں ایک مقام پر بھی نام سے خطاب نہیں فرمایا بلکہ جب بھی خطاب فرمایا، القابات سے فرمایا۔

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ، يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّل، يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، يٰسٓ، طٰهٰ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی اس کے محبوب ﷺ کا نام لے کر خطاب کرنے سے روک دیا چنانچہ سورۂ نور آیت نمبر 63 میں ارشاد ہوتا ہے

القرآن: لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ترجمہ: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

کہ اے زید، اے عمرو، بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا سید المرسلین، یا خاتم النبیین، یا شفیع المذنبین ﷺ

سفر محبوب نے کیا' بیان ان کے رب نے کیا

☆ پوری دنیا کا قانون ہے کہ جب بھی کوئی شخصیت سفر کرتی ہے تو اس کا ماتحت سیکریٹری، مشیر اس کا سفرنامہ لکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ بڑا سفر کرے تو چھوٹا اس کا سفرنامہ بیان کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو شب معراج اپنی بارگاہ میں بلوایا، آسمانوں پر عزت و شان عطا فرمائی پھر اپنا دیدار کروایا اور سفرنامہ بھی خود اپنے پاکیزہ کلام میں بیان فرمایا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

محبوب خدا ﷺ کی شان دیکھئے کہ سفر بندہ کررہا ہے، بیان اس کا رب کررہا ہے سبحان اللہ!

قرآن مجید میں شانِ محبوبِ خدا ﷺ

☆ قرآن مجید کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ محبوب خدا ﷺ کی شان تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔سورۂ شعراء آیت 87 میں ہے۔

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

بات محبوب کریم ﷺ کی آئی تو خود رب تعالیٰ سورۂ تحریم آیت 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

جس دن (لوگ اٹھائے جائیں گے) خدا رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی رضا چاہی، سورۂ طٰہٰ آیت 84 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى

اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

اور بات آئی محبوب کریم ﷺ کی تو خود رب تعالیٰ سورۃ الضحیٰ آیت 5 میں فرماتا ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو سورۂ ص آیت 26 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے

اپنے محبوب کریم ﷺ کی بات آئی تو سورۂ والنجم آیت نمبر 4-3 میں ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

(میرا محبوب) کوئی بات اپنی اپنی خواہش سے نہیں کہتا، وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

حضرت نوح وحضرت ہود علیہم السلام عرض کرتے ہیں۔ سورۃ المومنون آیت 26 میں ارشاد ہوتا ہے۔

رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ

الٰہی! میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا

پیارے محبوب ﷺ کے لئے خود سورۂ فتح آیت 3 میں فرمایا:

وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا

اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پچھلوں میں اپنا ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ سورۂ شعراء آیت 84 پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں

بات آئی محبوب کریم ﷺ کی تو خود سورۂ الم نشرح کی آیت نمبر 4 میں فرمایا:

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا

حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ سورۂ ابراہیم آیت 40 میں ارشاد ہوتا ہے

رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ

الٰہی! میری دعا قبول فرما۔

اپنے محبوب ﷺ اور ان کے غلاموں کو سورۂ مومن آیت 60 میں ارشاد ہوا:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ

تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔

غرض کہ محبوب کریم ﷺ کو جو ملا، سب سے افضل و اعلیٰ ملا جو انہیں ان کے رب نے عطا کیا، وہ کسی کو عطا نہیں کیا۔

☆محبوب کریم ﷺ کو سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی

سورۂ بقرہ آیت نمبر 253 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: تِلۡکَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ ۘ مِنۡهُمۡ مَّنۡ

کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰت

ترجمہ: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی۔ ان میں کسی سے اللہ نے کلام کیا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔

نبوت میں سارے انبیاء برابر ہیں مگر رتبہ جدا جدا ہے۔ کسی کو صفی بنایا، کسی کو نجی بنایا، کسی کو روح اللہ بنایا، کسی کو خلیل اللہ اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ بنایا اور انہیں رب تعالیٰ نے ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا اور اپنے محبوب کریم ﷺ کو سردار انبیاء، حوض کوثر، مقام محمود، شفاعت کبریٰ، شب معراج خاص قرب الٰہی، علمی و عملی کمالات اور خصائص عطا کئے اور درجات بلند فرمائے۔

بریلی کے تاجدار جھوم اٹھے

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

محبوب کریم ﷺ کے ذکر کی بلندی

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید کی سورۂ الم نشرح میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو بلندی و ہمیشگی عطا فرمائی۔

القرآن: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا: میرا اور آپ کا رب مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں نے کس طرح آپ کا ذکر بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

سبحان اللہ! یہی وجہ ہے کہ عرش پر اللہ تعالیٰ کے نام سے حضور ﷺ کا ذکر، قرآن میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ، اذان میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ، نماز میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ، خطبہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ، اقامت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ، کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ اور آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ذکر مصطفی ﷺ۔

مطلب یہ کہ زمین وآسمان میں ذکر مصطفی ﷺ، دشت وجبل میں ذکر مصطفی ﷺ، شہروں اور دیہاتوں میں ذکر مصطفی ﷺ، آبادیوں اور ویرانوں میں ذکر مصطفی ﷺ، سمندر اور پہاڑوں میں ذکر مصطفی ﷺ، وادیوں اور گھاٹیوں میں ذکر مصطفی ﷺ، حور وملک میں ذکر مصطفی ﷺ، فرشتوں اور انسانوں میں ذکر مصطفی ﷺ، چرند و پرند میں ذکر مصطفی ﷺ، ہر ہر جگہ ہمہ وقت ذکر مصطفی ﷺ گونج رہا ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے اسے یوں قلمبند کیا

دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کہ شہر، مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان و رفعنا لک ذکرک دیکھے

بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ بھی جھوم اٹھے

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

محبوب کریم ﷺ کے ذکر کو مٹانے والے خود مٹ گئے کیونکہ رب تعالیٰ آپ کے ذکر کو بڑھا رہا ہے۔اسی کو بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں بیان کرتے ہیں۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے دشمن تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے
وہی دھوم ان کی ہے ماشاء اللہ
مٹ گئے آپ مٹانے والے

اور جو احمق اپنے زہم فاسد میں ذکر مصطفی ﷺ کو گھٹانے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں، ان کے بارے میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

☆ اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رب تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ سے اتنی محبت فرماتا ہے تو اپنے ذکر کے بعد اس نے اپنے محبوب کے ذکر کو کیوں رکھا۔ کلمہ میں پہلے اپنا ذکر رکھا پھر اپنے محبوب کا ذکر رکھا، نماز میں پہلے اپنا ذکر رکھا پھر اپنے محبوب کا ذکر رکھا، قرآن میں پہلے اپنا ذکر رکھا پھر اپنے محبوب کا ذکر رکھا، اذان میں پہلے اپنا ذکر رکھا پھر اپنے محبوب کا ذکر رکھا، اقامت میں پہلے اپنا ذکر رکھا پھر اپنے محبوب کا ذکر رکھا۔

وجہ آخر کیا ہے کہ پہلے اپنا ذکر بعد میں اپنے محبوب کریم ﷺ کا ذکر؟

وجہ یہ ہے کہ پہلے رب کے ذکر سے تمہاری زبان پاک ہو جائے پھر تم اس پاک زبان سے محبوب کبریا ﷺ کا ذکر کرو۔

رب تعالیٰ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں

☆ نبی پاک ﷺ کی اس سے بڑھ کر کیا شان ہوگی کہ خود خالق کائنات اور فرشتے ہمہ وقت نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

القرآن: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥ (سورۂ احزاب، آیت نمبر 56)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (غیب بتانے والے) نبی پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر خوب درود و سلام بھیجو۔

ابن قیم اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھتا ہے کہ رب تعالیٰ کا درود بھیجنا یہ ہے کہ وہ ملائکہ کے

سامنے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت بیان کرتا ہے اور فرشتوں کا درود بھیجنا یہ ہے کہ وہ ہمہ وقت آپ ﷺ کے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہیں۔

یہاں ایک اہم نقطہ علماء بیان فرماتے ہیں کہ آیت درود میں فرمایا گیا کہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ مطلب یہ کہ جب سے نبی ﷺ ہیں، تب سے درود بھیجا جارہا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ نبی کب سے ہیں چنانچہ مواہب الدنیہ میں حدیث شریف موجود ہے۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا، جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

اسی کتاب مواہب الدنیہ میں دوسری حدیث شریف ہے کہ نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی پاک ﷺ پر درود بھیجا جارہا تھا، اب تک بھیجا جارہا ہے اور ہمیشہ بھیجا جاتا رہے گا۔

اس کا ثبوت ان باتوں سے بھی ملتا ہے کہ نبی پاک ﷺ پر درود بھیجنا حضرت آدم وحوا کے نکاح کا مہر بنا۔

سعادۃ الدارین نامی کتاب میں حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی مولا! ہمیں فرعون سے نجات عطا فرما۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! فلاں وقت تم اور تمہارے ماننے والے دریائے نیل پہنچ جانا اور اپنا عصا دریائے نیل کے کنارے پر مارنا، دریائے نیل تمہیں راستہ دیدے گا، تمہارے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آئے گا، وہ جیسے ہی دریائے نیل پار کرنے کی کوشش کریں گے، ہم پانی کو حکم دیں گے، پانی برابر ہوجائے گا۔ فرعون اور اس کا لشکر نیل میں

غرق ہو جائے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حکم سے اپنے چاہنے والوں کو لے کر دریائے نیل کے کنارے پہنچے اور اپنا عصا دریائے نیل پر مارا مگر پانی راستہ نہیں دے رہا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی مولا! میں نے تیرے حکم کے مطابق اپنا عصا دریائے نیل پر مارا مگر دریا راستہ نہیں دے رہا۔

رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! تم میرے محبوب ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجو، پھر اپنا عصا دریا پر مارو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے محبوب کبریا ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیج کر اپنا عصا جب دریائے نیل پر مارا۔ اب دریا نے راستہ دے دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والے بخیر و عافیت گزر گئے۔ فرعون اور اس کا لشکر تعاقب کرتا ہوا جب دریائے نیل کے اندر پہنچا تو حکم ربی پانی برابر ہو گیا۔ فرعون اور اس کا لشکر دریائے نیل میں غرق ہو کر ہلاک ہو گیا۔

کیا شان ہے محبوب کبریا ﷺ کی کہ ان کے رب نے انہیں کتنی بلندی عطا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات ایک مقام آیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! یہاں تک میری حد ہے اگر یہاں سے آگے بڑھا تو میرے پر جلنا شروع ہو جائیں گے، آگے آپ کا مقام ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے اس طرح کہنے پر مفسرین اور علمائے اسلام بول اٹھے لوگو! آگاہ ہو جاؤ، جہاں جبریل علیہ السلام کا مقام ختم ہوتا ہے، وہاں سے مقام مصطفی ﷺ شروع ہوتا ہے۔

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد ﷺ مصطفی جانیں
مقام مصطفی کیا ہے محمد ﷺ کا خدا جانے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقام مصطفی ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

شفاعت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۃ بنی اسرائیل سے آیت نمبر 79 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے،اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کوحق کوسن کرحق کوقبول کرنے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ عظمت عطا فرمائی ہے،جس کوکوئی انسان کماحقہ نہیں سمجھ سکا۔محبوب کریم ﷺ کی حقیقت کوان کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔دنیا میں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا چرچا اس قدر بڑھایا کہ جدھر نظر جاتی ہے،نغمات رسول ﷺ گونجتے نظر آتے ہیں۔یہ تو فانی دنیا میں ذکر رسول ﷺ کی بلندی اور عظمت ہے۔روز محشر بھی آپ ﷺ کواس قدر شان محبوبی سے نوازا جائے گا کہ اہل محشر عش عش کراٹھیں گے۔روز محشر گناہ

گاروں، پریشان حالوں حتیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی محبوب خدا ﷺ کے نیازمند ہوں گے اور شفاعت کا سہرا بھی محبوب خدا ﷺ کے ماتھے ہوگا۔ اب آپ کے سامنے شفاعت رسول ﷺ کے متعلق کچھ احادیث پیش کروں گا۔

☆ سب سے پہلے حضور ﷺ اپنی قبر انور سے نکلیں گے

ترمذی شریف کی حدیث نمبر 3610 میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں، جب وہ مایوس ہوجائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں۔ میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔

☆ اُمّت کی مغفرت کے لئے دعا

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے کہ (ایک مرتبہ) سرور کائنات ﷺ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور عرض کی

اَللّٰھُمَّ اُمَّتِی اُمَّتِی

اے اللہ! میری اُمّت میری اُمّت

پھر آپ ﷺ زاروقطار رونے لگے، رب تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کوحکم دیا۔ میرے حبیب کے پاس جاؤ اور رونے کا سبب دریافت کرو۔ حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور رونے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا۔ میں اپنی اُمّت کی مغفرت چاہتا ہوں۔ جبریل علیہ السلام کوحکم دیا، جاؤ اور میرے حبیب سے کہو۔ بے شک ہم عنقریب تمہیں اُمّت کے معاملے میں راضی کریں گے اور ہرگز تمہیں رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔

ابن ماجہ شریف میں حدیث ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ میری آدھی اُمّت جنت میں داخل ہو یا میں شفاعت کروں۔ تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا کہ کیونکہ وہ (اُمّت کے لئے) عام اور کافی ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ شفاعت پرہیز گاروں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ تو گنہ گاروں کے لئے ہو۔

ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں حدیث پاک ہے کہ شافع محشر ﷺ نے فرمایا: میں اپنی اُمّت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سورۂ والضّحیٰ میں ارشاد فرماتا ہے۔

القرآن: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ اس آیت کی تحت نقل فرماتے ہیں کہ شافع محشر، ساقی کوثر ﷺ نے فرمایا: جب تک میرا ایک اُمّتی بھی دوزخ میں ہوا، میں راضی ہونے کا اعلان نہیں کروں گا۔

بہار شریعت حصہ اول ص نمبر 139 پر ہے کہ احادیث میں ہے کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔ قریب آدھے دن کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہل حشر اسی حالت

(مصیبت) میں ہیں۔اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہئے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے۔ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے۔یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئے۔وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

گرتے پڑتے کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔اے آدم علیہ السلام! آپ ابوالبشر ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا۔تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے۔آپ کو صفی کیا۔آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشکل سے نجات دے۔آپ فرمائیں گے۔میرا یہ مرتبہ نہیں۔مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے۔آج رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

لوگ عرض کریں گے، آخر کس کے پاس ہم جائیں۔آپ فرمائیں گے نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔لوگ اسی حالت میں حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے۔یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی فکر ہے۔تم کسی اور کے پاس جاؤ۔عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے کہ تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خلت سے ممتاز فرمایا ہے۔لوگ یہاں حاضر ہوں گے۔وہ بھی یہی جواب دیں

گے کہ میں اس قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہاں بھی وہی جواب ملے گا کہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں۔ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ کبھی فرمائے گا۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے۔ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہوں، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ تم محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں۔ انہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔

کلیم و نجی، مسیح و صفی، سبھی سے کہی، کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے دہائی دیتے حاضر بارگاہ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے۔ اے محمد ﷺ! اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح باب رکھا، آج حضور مطمئن ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کریں گے۔ آپ ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے۔ آپ بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو آفت سے نجات دلوائیں۔

محبوب خدا ﷺ جواب ارشاد فرمائیں گے۔ میں اس کام کے لئے ہوں۔ میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔ یہ فرما کر آپ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔

ارشاد ہوگا...... اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے، ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔

فرماؤ تمہاری اطاعت کی جائے گی پھر تو یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا، اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے۔ یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا، اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔

☆ایک لطیف نکتہ

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف ہر مسلمان کے علم میں ہے حتیٰ کہ جو لوگ دنیا میں نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے مددگار نہیں مانتے، وہ بھی جانتے ہیں کہ روز محشر دامن مصطفی ﷺ کے سوا کوئی سہارا نہیں ہوگا۔ ہر شخص کو شفاعت کا سوالی بن کر انہی کی بارگاہ میں جانا ہوگا۔ لطیف نکتہ محدثین بیان فرماتے ہیں کہ جب ہر انسان جانتا ہے کہ ہر نبی شفاعت کرنے سے انکار کر دے گا، صرف اور صرف شافع محشر ﷺ ہی شفاعت کا دروازہ کھولیں گے تو محشر میں اتنا گھومنے اور تکالیف اٹھا کر آخر میں حضور ﷺ کے پاس کیوں جائیں گے۔ سب سے پہلے ہی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے؟

بات دراصل یہ ہے کہ روز محشر ہر شخص کو یہ بات بھلا دی جائے گی حتیٰ کہ جن محدثین نے ان شفاعت والی احادیث کو نقل کیا ہے، انہیں بھی بھلا دیا جائے گا۔ آخر ایسا کیوں کیا جائے گا؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ برسہا برس گھوم گھوم کر تکالیف برداشت کر کے جب سہارا ملے گا تو اس ہستی کی قدر

ومنزلت معلوم ہوجائے گی۔ مقام مصطفی ﷺ اہل محشر پر واضح کرنا ہوگا۔

اسی بات کو حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

☆سب سے پہلے کس کی شفاعت ہوگی

حدیث شریف = طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 13550 ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی اُمّت میں سے اپنے اہلبیت کی شفاعت کروں گا۔ پھر مرتبہ بمرتبہ قریب ترین بنو قریش کی۔ پھر انصار کی، پھر اس کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی۔ پھر باقی اہل عرب کی، پھر تمام عجم کے مومنین کی اور میں جس کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا، وہ (مومنین میں سے) بلند رتبہ والے ہوں گے۔

طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نمبر 1827 ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنی اُمّت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا پھر اہل مکہ کی اور پھر اہل طائف کی۔

☆مقام محمود کیا ہے؟

امام طبرانی معجم الکبیر میں حدیث نقل کرتے ہیں۔ حدیث نمبر 12474 ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یقینا

آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا، کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان بٹھائے گا اور اپ اپنی اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔

سبل الہدیٰ والرشاد جلد بارہویں صفحہ نمبر 1016 پر نقل ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورج قریب ہوتا جائے گا حتی کہ پسینہ کانوں کے نصف تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے۔ وہ کہیں گے: میرا یہ منصب نہیں ہے پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے۔ وہ بھی اسی طرح جواب دیں گے' پھر وہ محمد عربی ﷺ سے استغاثہ کریں گے' آپ شفاعت فرمائیں گے، رب تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ آپ چلیں گے حتی کہ باب جنت کے حلقہ کو پکڑ لیں گے۔ اسی روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمادے گا جہاں مخلوق یک زبان ہوکر آپ کی تعریف کرے گی۔

☆ گناہ گاروں پر رحمت مصطفی ﷺ

سبل الہدیٰ والرشاد بارہویں جلد صفحہ نمبر 1016 پر نقل ہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام کے لئے نور کے منبر بچھا دیئے جائیں گے۔ وہ اس پر بیٹھیں گے۔ میرا منبر باقی رہ جائے گا۔ میں اس پر نہ بیٹھوں گا۔ میں اپنے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا رہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں

بھیج دیا جائے اور میری اُمّت میرے بعد رہ جائے۔ میں عرض کروں گا۔ مولا! اُمّتی اُمّتی۔ رب تعالیٰ مجھے فرمائے گا۔ آپ کا کیا ارادہ ہے کہ میں آپ کی اُمّت کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں عرض کروں گا۔ مولا! ان کا جلدی حساب لے لے، انہیں بلایا جائے گا۔ ان کا حساب لیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ اس کی رحمت کے طفیل جنت میں چلے جائیں گے۔ بعض میری شفاعت کے طفیل جنت میں جائیں گے۔ میں لگاتار شفاعت کرتا رہوں گا حتی کہ مجھے کچھ لوگوں کے نام دیئے جائیں گے جنہیں آگ کی طرف بھیج دیا گیا ہوگا حتی کہ خازن جہنم مالک مجھے کہے گا محمد عربی ﷺ! آپ نے رب تعالیٰ کے غصے کے لئے سزا کے لئے کسی کو چھوڑا ہی نہیں۔

☆ بلا حساب جنت میں داخلہ

سبل الہدیٰ والرشاد جلد بارہویں صفحہ نمبر 1016 پر نقل ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمّت میں سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ میں ان تین دنوں میں اضافے کے لئے التجا کرتا رہا۔ میں نے اپنے رب کو ماجد وکریم پایا ہے۔ اس نے مجھے ان ستر ہزار میں سے ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا کردیئے ہیں۔

☆ جنت کی چابیاں سرکار ﷺ کے ہاتھ میں

سبل الہدیٰ والرشاد بارہویں جلد صفحہ نمبر 1021 نقل فرماتے ہیں کہ امام ابونعیم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شافع محشر ﷺ نے فرمایا: روز حشر جنت کی چابیاں میرے پاس ہوں گی۔ میں یہ بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ میرے ساتھ ہی شفاعت کو

کھولا جائے گا۔ میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا۔ یہ میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ میں اس روز ان کا امام ہوں گا۔ میری اُمّت میرے پیچھے ہوگی۔

محترم حضرات! آپ نے احادیث سنیں۔ شافع محشر ﷺ روز حشر کس قدر اپنے غلاموں کو بخشوانے کے لئے بے قرار ہوں گے۔ آج ہم کس قدر عیش میں مبتلا ہیں۔ گناہوں میں مست ہیں کہ ہمیں فکر ہی نہیں کہ ہم گناہ کر کے اپنے آقا ﷺ کو مشقت میں ڈال رہے ہیں۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

یعنی ہم نے اپنی زندگی گناہوں میں گزار کر بظاہر عیش کئے مگر آج روز حشر ہمارے آقا شافع محشر ﷺ ہمیں بخشوانے کے لئے میدان حشر میں بے قرار پھر رہے ہیں۔

روز حشر ہر عاصی (گناہ گار) کی نظر دامن محبوب ﷺ پر ہے۔ ایک بے خطا ہستی پر دوجہاں کا بوجھ ہے، ہر اک کی نگاہ آپ ہی کی طرف اٹھی ہوئی ہے۔ آپ ہی سے سب کی امیدیں وابستہ ہیں۔ آج وہ دن ہے کہ شفاعت کا مژدہ سنا کر روتے ہوئے غلاموں کو ہنسا رہے ہیں۔ خود رو رہے ہیں مگر اپنی اُمّت کو ہنساتے جارہے ہیں۔ آج تو رب ذوالجلال نے بھی فرمادیا: اے محبوب! آج وہی ہوگا جو آپ چاہیں گے۔

اپنی اُمّت پر کیسی کرم نوازی ہے کہ ایک طرف پل صراط پر کھڑے ہوکر اپنے اُمّتیوں کو سلامتی کے ساتھ گزار رہے ہیں تو دوسری طرف پیاسے اُمّتیوں کو اپنے دست نور سے جام کوثر پلا رہے ہیں۔

ایک طرف میزان پر کھڑے ہوکر اپنے گناہ گار اُمّتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کرر ہے ہیں تو دوسری طرف اپنے غلاموں کوجہنم سے آزاد کروار ہے ہیں۔

آج ماں باپ اولاد کو بھول گئے، بھائی اپنی بہن کو اور بہن اپنے بھائی کو بھول گئی۔ بیوی اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو بھول گیا۔ دوست اپنے جگری دوست کو بھول گیا، مگر محبوب خدا ﷺ اپنے غلاموں کو نہ بھولے۔ بُلا بُلا کر اپنے دامن کی ٹھنڈی ہوائیں عطا کررہے ہیں، بُلا بُلا کر اپنے سینے سے لگا رہے ہیں۔

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں

ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی اُمّت میں پیدا فرمایا ہے۔ جب ہماری نسبت اتنی عظیم ہستی سے ہے تو کیوں نہ اپنا سب کچھ انہیں مان لیا جائے۔ کائنات کی ساری محبتیں ان کی محبت پر قربان کردی جائیں۔ اپنی پسند کو پیارے آقا ﷺ کی پسند پر قربان کردی جائے۔ اپنی چاہت کو محبوب خدا ﷺ کی چاہت پر قربان کردیا جائے۔ ان کے ہر ہر حکم پر سختی کے ساتھ عمل کرنے والے بن جائیں۔ ان کی عزت و ناموس پر اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کرنے والے بن جائیں۔ موت تو ایک دن آنی ہی ہے تو کیوں نہ اپنے محبوب اور شفیق آقا ﷺ کی نعلین پر اپنی جان قربان کردی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب شافع محشر ﷺ کا سچا مطیع وفرمانبردار بنائے اور ان کو راضی

کرنے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

فضائل درود وسلام

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ○

صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِیۡمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوۡلُهُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمِ وَ نَحۡنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیۡنَ وَالشَّاکِرِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ احزاب سے آیت نمبر 56 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب لبیب طبیبوں کے طبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر حق کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بہت بلند و بالا مقام عطا فرمایا اور اس سے بڑھ کر کیا شان ہوگی کہ خود کائنات کا خالق احکم الحاکمین جل جلالہٗ اور اس کے معصوم فرشتے ہمہ وقت رسول محتشم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور مومنوں کو بھی درود وسلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

درود وسلام کے فضائل و برکات اس قدر ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ درود وسلام ایک ایسا وظیفہ ہے جو کہ ہر مرض کی دوا ہے۔ تعویذ ہر بلا ہے۔ مشکلات آسان کرنے والا ہے' پریشانیوں کو ختم کرنے والا ہے' حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے' قرض سے نجات دلوانے والا ہے' غصے کو ٹھنڈا کرنے والا ہے' حاضریٔ مدینے کے اسباب بنانے والا ہے' روزی میں برکت پیدا کرنے والا ہے' حضور ﷺ کا قرب عطا کرنے والا ہے' سکرات موت میں آسانی پیدا کرنے والا ہے' قبر میں روشنی پیدا کرنے والا ہے' محشر میں نور عطا کرنے والا ہے' حساب و کتاب میں آسانی پیدا کرنے والا ہے' پل صراط پر نور عطا کرنے والا ہے' محشر کی پیاس میں جام کوثر عطا کرنے والا ہے اور پھر دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اور ان کی شفاعت ملنے کا ذریعہ ہے۔

آج کی اس محفل میں درود وسلام کے فضائل پر چالیس احادیث بیان کی سعادت حاصل کروں گا تاکہ فضائل سن کر ہم سب اس بابرکت وظیفہ کو کثرت سے پڑھنے کے عادی بن جائیں۔

حدیث شریف = سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا (جامع صغیر، حرف الزای، حدیث 4580، ص 280)

حدیث شریف = رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے۔ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پاک پڑھا ہے (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، حدیث 17291)

حدیث شریف= رسول محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درودِ شریف پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، حدیث 484)

حدیث شریف= سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو روزانہ صبح وشام دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، حدیث 17022)

حدیث شریف= نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارے کان بجنے لگیں تو مجھ پر درودِ شریف پڑھو۔ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔ (القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی الوقات مخصوصہ ص 422)

حدیث شریف= سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن ایسا نور لے کر آئے گا جو اگر ساری مخلوقات میں تقسیم کیا جائے تو سب کو کفایت کرے (جمع الجوامع، حرف المیم، حدیث 22349)

حدیث شریف= سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے (الترغیب والترہیب، حدیث 2590)

حدیث شریف= تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، حدیث 2163)

حدیث شریف= رسول اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اہل محبت کا درود میں خود سنتا

ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں جبکہ دوسروں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔(مطالع المسرات،شرح دلائل الخیرات،ص159)

حدیث شریف= سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص روزانہ مجھ پر 100 مرتبہ درود بھیجے گا۔اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ان میں سے 70 آخرت کی اور 30 دنیا کی حاجات ہوں گی(کنزالعمال،کتاب الاذکار،حدیث 2229)

حدیث شریف= نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ فرماتے ہیں۔ درود پڑھنے والے کے درود کی انتہا عرش سے نیچے نہیں ہوتی اور جب وہ درود میرے پاس سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اے فرشتو!اس درود بھیجنے والے پر اسی طرح درود بھیجو جیسے اس نے میرے نبی محمد ﷺ پر درود بھیجا۔(کنزالعمال،کتاب الاذکار،حدیث 2223)

حدیث شریف= مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا۔تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ،رب کی رضا کا باعث اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔(القول البدیع،الباب الثانی،ص 270)

حدیث شریف= تاجدارِ ختم نبوت ﷺ نے فرمایا۔حوضِ کوثر پر کچھ لوگ آئیں گے ،جنہیں میں کثرتِ درود کی وجہ سے پہچان لوں گا(القول البدیع،الباب الثانی،ص 264)

حدیث شریف= شہنشاہ اُمم ﷺ نے فرمایا۔جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے،دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (الترغیب والترہیب، حدیث 2574)

حدیث شریف= حضرت عبدالرحمن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن شافع

روزِ محشر ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ گزشتہ رات میں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمّتی پُل صراط پر کبھی گھٹنوں کے بل اور کبھی پیٹ کے بل رینگ کر چل رہا تھا اور کبھی تو نیچے لٹک جاتا ہے۔ پس اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود آیا اور اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا حتیٰ وہ صحیح وسلامت گزر گیا۔ (القول البدیع، الباب الثانی، ص130)

حدیث شریف= نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی ولادت ہوئی اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1047)

حدیث شریف= حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے (القول البدیع، الباب الثانی، ص262)

حدیث شریف= حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اور سرکارِ کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (شعب الایمان، فصل فی المصافحۃ، والمعانقۃ، حدیث 8944، جلد 6، ص 471)

حدیث شریف= سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو دن بھر میں مجھ پر پچاس مرتبہ درود پڑھے گا، قیامت کے دن، میں اس سے مصافحہ کروں گا (القول البدیع، الباب الثانی،

ص282)

حدیث شریف= حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن شاہِ اُمم ﷺ تشریف لائے اور حالت یہ تھی کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے عیاں تھے۔ فرمایا میرے پاس جبرئیل حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے۔''اے محمد ﷺ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا جو بھی اُمّتی آپ پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجوں اور اگر وہ آپ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں''

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 928)

حدیث شریف= تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جسے کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھے کیونکہ یہ مصائب وآلام کو دور کردیتا ہے اور روزی میں برکت اور حاجات کو پورا کرتا ہے (بستان الواعظین و ریاض السامعین لابن جوزی، ص407)

حدیث شریف=حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جس نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور رب تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر اپنے رب سے مغفرت طلب کی تو یقینا اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا

(درمنثور، پارہ 30، ذکر دعاءختم القرآن، جلد8، ص698)

حدیث شریف= حضرت محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طبیبِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہے اور مومنوں کے دلوں کو زنگ سے صاف کرنے کا سامان مجھ پر درود پڑھنا ہے۔(القول البدیع، الباب الثانی، ص281)

حدیث شریف= حضرت امام سخاوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم ﷺ

نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھے پر سو مرتبہ درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ سے بری ہے اور قیامت کی دن اللہ اس کو شہیدوں کے ساتھ رکھے گا (القول البدیع، الباب الثانی، ص232)

حدیث شریف= حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسنِ انسانیت ﷺ کا فرمان ہے جس کلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجھ پر درود نہ پڑھا جائے، وہ ادھورا اور نامکمل اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، حدیث 6460، جلد 2، ص 107)

حدیث شریف= حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے۔ اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وحشتوں اور دشوار گزار گھاٹیوں سے نجات پانے والا تم سے وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، حدیث 2225، جلد اول، ص 284)

حدیث شریف= رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ تین شخص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا۔ وہ شخص جو میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دور کرے۔ میری سنت کو زندہ کرنے والا، اور مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا۔ (بستان الواعظین لابن الجوزی ص 260) (البدور المسافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی، حدیث 366، ص 131)

حدیث شریف = سرورِکونین ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو وہ چیز ان شاء اللہ تمہیں یاد آ جائے گی۔ (جلاء الافہام، ص 238)

حدیث شریف = تاجدارِ ختم نبوت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک جو مجھ پر درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات، ص 197)

حدیث شریف = سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا تو بروز قیامت اس کی شفاعت میرے ذمہ کرم پر ہوگی (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس، حدیث 2236، جلد اول، ص 255)

حدیث شریف = حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے (تین باتوں کی) وصیت فرمائی میں سفر و حضر میں نمازِ چاشت پڑھتا رہوں اور سونے سے پہلے وتر اور نبی پاک ﷺ پر درودِ پاک پڑھ کر سویا کرو۔ (سعادت الدارین، الباب الثانی، ص 83)

حدیث شریف = قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو شافع محشر ﷺ ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا (موسوعہ ابن ابی دنیا فی حسن الظن باللہ حدیث 97، جلد اول، ص 19)

حدیث شریف = صاحب تحفۃ الاخیار علیہ الرحمہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مجھ پر روزانہ پانچ سو مرتبہ درود پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

(المستطرف، الباب الرابع جلد2،ص508)(روح البیان، پارہ22،جلد7،ص231)

حدیث شریف=سرکار ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو سرکار ﷺ نے فرمایا۔ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو ''السلام علیکم'' کہہ لیا کرو، چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام کہا کرو اور ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے اس پر رزق کھول دیا حتی کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا (سعادۃ الدارین، الباب الثانی،حرف الجیم،ص84)

درود پاک نہ پڑھنے والوں کیلئے احادیث میں وعیدیں

حدیث شریف= حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص شقی (بدبخت) ہے،جس نے اپنے والدین یا کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا، وہ بھی شقی (بدبخت) ہے اور جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا، وہ بھی شقی (بدبخت) ہے (مجمع الزوائد، کتاب الصیام،حدیث4773)

حدیث شریف=طبیب اعظم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے

(مسند احمد،حدیث1736،جلد اول،ص429)

حدیث شریف=حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ کریم ﷺ نے فرمایا جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے، نہ تو رب تعالیٰ کا ذکر کرے اور نہ ہی نبی پاک ﷺ پر درود پڑھے تو وہ قیامت کے دن جب اس کی جزا دیکھیں گے تو ان پر حسرت طاری ہوگی، اگرچہ جنت

میں داخل ہوجائیں (مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، جلد 3، ص 489، حدیث 9972)

حدیث شریف= امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا۔ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو پھر اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا (ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3554، جلد 5، ص 320)

حدیث شریف= حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پڑھنے میں کوتاہی کی تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا (معجم کبیر، ما اسند الحسین بن علی، جلد 3، ص 128، حدیث 2887)

حدیث شریف= سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ بھی بجھ گیا۔ اتنے میں نور کے پیکر ﷺ تشریف لے آئے۔ چہرۂ انور کی روشنی سے سارا گھر روشن ہوگیا۔ حتی کہ سوئی مل گئی۔ سیدہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے۔ سرکارِ کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کی: وہ کون ہے جو آپ کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا: وہ بخیل ہے، پوچھا بخیل کون؟ ارشاد فرمایا جس نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہ پڑھا

(القول البدیع، الباب الثانی، ص 302)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی سیرت وعظمت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ یونس سے آیت نمبر 62 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کی یہ محفل حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ کی یاد میں سجائی گئی ہے جس مقام پر اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا ہے' وہاں اللہ تعالیٰ کے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔آج ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پانے کے لئے جمع ہوئے ہیں لہذا آج کی اس محفل میں ہم حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی سیرت کے متعلق سنیں گے۔

☆ولادت، نام اور القابات

آپ علیہ الرحمہ کا نام عبدالقادر ہے۔ والد کا نام ابوصالح موسیٰ جنگی دوست ہے۔ آپ کی ولادت بغداد کے قریب قصبۂ جیلان میں یکم رمضان 470ھ صبح صادق کے وقت میں ہوئی۔ (بہجۃ الاسرار، ص 171)

آپ کی کنیت ابو محمد اور القاب محی الدین، محبوب سبحانی، غوث اعظم، پیران پیر، غوث الثقلین وغیرہ ہیں۔

☆نسب مبارک

آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب والد کی طرف سے گیارہویں پشت میں امام حسن سے اور والدہ صاحبہ کی طرف سے چودھویں پشت میں امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 171)

☆شب ولادت سرکار ﷺ کی بشارت

تفریح الخاطر میں ہے کہ آپ کی ولادت کی رات آپ کے والد ماجد نے یہ مشاہدہ فرمایا کہ سرکار ﷺ بمع صحابہ کرام اور اولیاء عظام ان کے گھر جلوہ گر ہیں اور ارشاد فرمایا: اے ابو صالح! اللہ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے۔ میرا اور اللہ کا محبوب ہے، عنقریب اس کی اولیاء اللہ میں وہ شان ہوگی جو انبیاء و مرسلین میں میری شان ہے۔

☆بچپن میں دودھ نہ پیتے

آپ علیہ الرحمہ ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔ایک مرتبہ رمضان کے چاند کی رویت میں اختلاف پڑ گیا تو لوگ میرے پاس آئے اور دریافت کیا تو والدہ نے انہیں بتایا کہ میرے بیٹے نے آج دودھ نہیں پیا جس سے وہ سمجھ گئے کہ چاند ہو گیا ہے۔(بہجۃ الاسرار)

آپ فرماتے ہیں: میں بچپن میں کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو کسی کہنے والے کی آواز سنتا: اے برکت والے! کہاں جاتے ہو؟ میں سہم کر اپنی والدہ کی گود میں چلا جاتا۔(بہجۃ الاسرار)

آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کب معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میری عمر دس برس کی تھی۔ میں مکتب میں پڑھنے جاتا تو فرشتے مجھ کو پہنچانے کے لئے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب پہنچتا تو وہ فرشتے لڑکوں سے فرماتے کہ اللہ کے ولی کے بیٹھنے کے لئے جگہ کشادہ کر دو۔(بہجۃ الاسرار،ص48)

☆آپ کا حسن جمال

سرکار بغداد علیہ الرحمہ بے حد وجیہ وجمیل تھے اور آپ کے حسن میں بے انتہا ملاحت تھی۔ رنگ مبارک گندمی، آنکھیں سرگیں روشن اور بڑی تھیں۔ابرو ملی ہوئیں باریک اور پیوستہ، جبیں مبارک کشادہ، سر مبارک بڑا، چہرۂ مبارک درخشاں نہ بالکل گول نہ لمبا اور رخسار مبارک ہموار، زلف عنبریں ملائم اور چمکدار اور کانوں کی لو تک ہوتی تھیں۔دندان مبارک چمکدار جیسے سیب میں سے موتی ظاہر ہوں۔ ہونٹ مبارک پتلے جیسے گل قدس کی پتیاں، قد میانہ، کثرت مجاہدہ وریاضت

کی وجہ سے جسم مبارک کمزور تھا۔ داڑھی چوڑی اور گھنی اور بال ملائم اور چمکدار تھے۔ گردن صراحی کی طرح، سینۂ اقدس کشادہ، کندھے نورانی، کلام فصیح وبلیغ ہوتا۔ چھوٹے چھوٹے جملے لیکن پرتاثر ہوتے۔ ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے۔ پسینے سے خوشبو آتی تھی، مبارک جسم پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی۔ دراصل آپ سرورِ کونین ﷺ کے جمال کے پرتو تھے۔ گویا کہ آپ مظہر جمال مصطفیٰ تھے۔

☆تحصیل علم

آپ نے درختوں کے پتے کھا کر علم حاصل کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مدرسے کا دورہ کیا۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سارے طلباء درختوں کے پتے کھا کر علم حاصل کر رہے ہیں۔

نو برس ہمارے مرشد نے بہت تکلیفیں اٹھا کر علم دین حاصل کیا مگر افسوس کہ آج مدارس میں تمام سہولیات ہونے کے باوجود ہم علم حاصل کرنے سے دور ہیں۔

☆سند حدیث دیتے ہوئے اساتذہ کے الفاظ

تحصیل علم سے فراغت پر حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ سے اساتذہ نے فرمایا: اے عبدالقادر! ہم آپ کو فقط الفاظ حدیث کی سند دے رہے ہیں ورنہ حدیث کے معانی میں تو ہم آپ سے استفادہ کرتے ہیں کیونکہ بعض احادیث کے مطالب جو آپ نے بیان کئے ہیں، ان تک ہماری سوچ بھی نہیں جاتی۔

☆علمی مقام

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ آپ تیرہ علوم میں تقریر فرماتے اور ایک ایک آیت کے چالیس معنی بیان فرماتے۔

شیخ ابو العباس احمد علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ، سرکار بغداد علیہ الرحمہ کی مجلس میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ تفسیر کا درس دے رہے تھے۔قاری نے ایک آیت پڑھی اور آپ نے اس کے تفسیری نقطے بیان فرمانا شروع کر دیئے۔ پہلے نقطے پر میں نے امام ابن جوزی سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے تو انہوں نے کہا: ہاں مجھے معلوم ہے۔ یہاں تک کہ سرکار بغداد علیہ الرحمہ نے اس آیت کے گیارہ نکات بیان فرمائے اور ہر نکتے پر میں ابن جوزی علیہ الرحمہ سے دریافت کرتا رہا اور وہ ہاں میں جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد سرکار بغداد علیہ الرحمہ نے چالیس نکات بیان کئے۔

گیارہ نکات کے بعد ہر نکتے پر میرے دریافت کرنے پر امام ابن جوزی لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔اس کے بعد سرکار بغداد علیہ الرحمہ نے فرمایا: ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف آتے ہیں۔آپ کا یہ فرمانا تھا کہ مجلس میں ایک روحانی اضطراب پیدا ہو گیا اور امام ابن جوزی نے عالم وجد میں آکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

☆علمی مقام بلند تھا مگر ناز اللہ کی مدد پر کیا

☆ اخبار الاخیار ص 30 میں ہے کہ: شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت غوث اعظم کی زبانی خود سنا ہے۔آپ فرماتے تھے کہ ایک سفر کے دوران میں اس جنگل میں پہنچا جہاں پانی نہ تھا۔میں نے کئی دن وہاں قیام کیا لیکن پانی نہ ملا۔جب پیاس کی شدت ہوئی تو اللہ نے بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا جس نے میرے سر پر سایہ کیا پھر اس میں سے چند

بوندیں ٹپکیں جنہیں پی کر تسکین ہوئی۔ اس کے بعد ایک روشنی پیدا ہوئی جس نے پورے آسمان کو گھیر لیا۔ پھر اس میں سے ایک عجیب صورت نظر آئی اور اس نے کہا: اے عبدالقادر میں تیرا پروردگار رہوں جو کچھ میں نے دوسروں پر حرام کیا ہے، وہ تیرے لئے حلال کرتا ہوں تو جو چاہے مانگ اور جو چاہے کر۔ یہ سن کر تعوذ پڑھ کر میں نے کہا: بھاگ ملعون کیا بک رہا ہے۔ اس کے بعد فوراً وہ روشنی اندھیرے میں بدل کر کہنے لگی تو اپنے علم کے سبب مجھ سے بچ گیا ورنہ میں نے اس ترکیب کے ذریعہ ستر اہل طریقت کو بھٹکا دیا، وہ کہیں کے نہ رہے۔

دوسری کتاب میں اتنا اضافہ ہے کہ جب شیطان نے آپ سے یہ کہا کہ تجھے تیرے علم نے بچالیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ جاتے جاتے دھوکہ دیتا ہے۔ اگر علم بچاتا تو تیرے پاس علم کی کون سی کمی تھی۔

مردود سن! مجھے میرے علم نے نہیں، میرے رب کے فضل نے بچالیا ہے۔

کیا شان ہے میرے مرشد کی علم پر ناز نہ کیا بلکہ اپنے پیارے پروردگار کے فضل واحسان پر ناز کیا۔

☆ کامل شیخ کی تلاش

بزرگوں کا ہمیشہ سے یہ معاملہ چلا آرہا ہے کہ وہ تحصیل علم کے بعد کامل شیخ کی تلاش میں نکلتے۔ ہمارے مرشد حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ نے ایسا ہی کیا۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی کامل حضرت ابوسعید مبارک کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

☆ حضور غوث پاک علیہ الرحمہ کا سلسلہ طریقت

سرکار بغداد علیہ الرحمہ کا شجرہ طریقت 12 واسطوں سے سرکار ﷺ تک پہنچتا ہے۔

☆ حضرت ابوسعید مخزومی

☆ حضرت ابوالحسن ہنکاری

☆ حضرت ابوالفرح طرطوسی

☆ حضرت ابوالفضل عبدالواحد تمیمی

☆ حضرت ابوبکر شبلی

☆ حضرت جنید بغدادی

☆ حضرت سری سقطی

☆ حضرت معروف کرخی

☆ حضرت داؤد طائی

☆ حضرت حبیب عجمی

☆ حضرت حسن بصری رحمہم اللہ

☆ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

☆ سرکار کریم ﷺ

☆ مرشد کا ہر لقمہ شکم میں نور بھر دیتا تھا

حضرت سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمہ بیعت کے لئے اس وقت کے کامل ولی حضرت شیخ ابو سعید مبارک علیہ الرحمہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک علیہ الرحمہ نے آپ کو حلقۂ بیعت میں لیتے ہوئے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا جو جو لقمہ حضرت شیخ ابوسعید مبارک

علیہ الرحمہ کے ہاتھ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کے شکم میں جاتا تھا، آپ فرماتے ہیں وہ ہر لقمہ میرے باطن میں ایک نور بھر دیتا تھا۔

☆ چالیس برس کی عمر میں نکاح کیا

عوارف المعارف میں ہے کہ ایک شخص نے آپ سے نکاح کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا: میں نکاح نہیں کر رہا تھا مگر ایک رات نبی پاک ﷺ خواب میں تشریف لائے اور مجھے نکاح کا حکم دیا۔ میں نے سرور کونین ﷺ کی حکم پر نکاح کیا تو اللہ نے مجھے چار بیویاں عطا فرمائیں۔ سب مجھ سے کامل محبت رکھتی ہیں۔

☆ محی الدین کا لقب

511ھ میں آپ علیہ الرحمہ بغداد کی طرف آرہے تھے کہ ایک بیمار اور نحیف البدن نے آپ کو قریب بلا کر سہارا مانگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اس کے قریب گیا تو کیا دیکھا کہ نہایت ہی کمزور، مرجھایا ہوا چہرہ اور قریب المرگ تھا۔ میں نے جب اسے سہارا دیا تو وہ ایسے کھڑا ہو گیا جیسے بیمار تھا ہی نہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آخر یہ کون ہے؟ میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا اے عبدالقادر جیلانی! میں تیرے نانا جان سرور کونین ﷺ کا دین اسلام ہوں۔ میں بالکل مرنے کے قریب تھا۔ آپ نے مجھے سہارا دے کر دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ آج سے آپ کا لقب محی الدین یعنی دین کو زندہ کرنے والا ہے (زبدۃ الآثار، ص 60)

آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے کسی کو نہیں بتائی اور میں بغداد کی جامع مسجد کی طرف

بڑھا جیسے ہی جامع مسجد کے دروازے پر پہنچا تو ایک شخص میرے جوتے اٹھانے لگا۔ جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو کہنے لگا: السلام علیکم یا سیدی محی الدین، یہ سن کر میں حیران رہ گیا (زبدۃ الآثار، ص60)

نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے مسجد میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد پوری مسجد میں یا سیدی محی الدین کا زمزمہ گونج رہا تھا۔ آپ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ رب تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے مجھے چن لیا ہے۔

☆ وعظ کرنے کا آغاز

کتاب زبدۃ الآثار میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس خیال سے وعظ کہنا شروع نہیں کیا کہ میں عجمی ہوں۔ ایک رات خواب میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اپنا لعاب دہن میرے منہ میں داخل فرمایا پھر حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے بھی اپنا لعاب دہن میرے منہ میں داخل فرمایا اور مجھے وعظ کہنے کا حکم دیا اور مجھ پر ابواب سخن کھول دیئے۔

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ نے پہلا وعظ ماہ شوال 521ھ میں فرمایا۔ مجمع پر ہیبت و رونق چھائی ہوئی تھی۔ ملائکہ اور گروہ اولیاء نے محفل کو ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے لوگوں کو رحمن کی طرف بلایا تو سب لوگ اطاعت و فرمانبرداری میں لگ گئے۔

چار سو اشخاص قلم دوات لئے آپ کی نصیحتیں قلم بند فرماتے۔ محفل وعظ میں ستر ستر ہزار افراد

ہوتے تھے۔آپ کی آواز میں یہ کرامت تھی کہ جس طرح پہلا شخص آپ کی آواز کو آسانی سے سنتا تھا، ستر ہزارواں شخص بھی اسی طرح آسانی سے آپ کی آواز سنتا تھا۔

گیارہویں صدی کے مجدد محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اخبارالاخیار میں فرماتے ہیں کہ آپ کی محفل میں انبیاءکرام علیہم السلام، اولیاءکرام، جنات اور ملائکہ تشریف لاتے اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر تشریف لاتے۔ جب آپ خوف خدا پر بیان فرماتے تو لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے اور بعض خوف خدا سے جاں بحق ہوجاتے۔

☆ دوران وعظ کرامت

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ ایک مرتبہ دوران وعظ بارش شروع ہوگئی۔آپ جلال میں آ گئے اور بارش کو مخاطب کر کے فرمانے لگے، میں جمع کرتا ہوں اور تو منتشر کرتی ہے۔بس آپ کا یہ کہنا تھا کہ پورے بغداد میں بارش ہوتی رہی مگر محفل میں ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ایک مرتبہ دوران وعظ اوپر چیل نے شور مچانا شروع کر دیا۔کچھ دیر آپ دیکھتے رہے مگر وہ خاموش نہ ہوئی تو آپ نے ہوا کو حکم دیا کہ اس چیل کے دو ٹکڑے کر دے، اسی وقت چیل کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

☆اخبارالاخیار ص 32 پر ہے: سرکار بغداد اپنی مسند پہ آنے کے بعد فرماتے: اے غلام! ہماری نشست وعظ کے بعد حاضری میں دیر نہ کیا کر۔ ولایت یہاں ملتی ہی۔درجات اعلیٰ یہاں سے سرفراز ہوتے ہیں۔اے توبہ کے خواہش مندو! میرے پاس آؤ......ایک دفعہ ہفتہ میں آؤ ......اگر نہ ہوسکے تو مہینے میں آؤ...... یہ بھی نہ ہوسکے تو سالانہ آؤ......اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو عمر میں ایک مرتبہ آؤ اور ہزاروں نعمتیں لے جاؤ......اے عالمو! ہزار مہینہ کی مسافت طے کر کے آؤ اور میری ایک بات سن کر جاؤ، جب تم یہاں آؤ، اس وقت اپنے اعمال، زہد، تقویٰ اور اپنی حیثیت کو

نظر انداز کر دینا تا کہ تم اپنی قسمت کے موافق مجھ سے اپنا حصہ حاصل کر سکو۔

میری مجلس میں پوشیدہ فرشتے، خاص اولیاء اور رجال الغیب اس لئے آتے ہیں تا کہ بارگاہ الٰہی کے آداب سیکھ لیں۔

ایک مرتبہ وجد و حال کی کیفیت میں فرمایا: اے روزہ دارو...... اے شب بیدارو، میں محفوظ وملحوظ ہوں۔ اے پہاڑوں میں بیٹھ کر عبادت کرنے والو! تمہارے پہاڑ پست ہو جائیں۔ احکام الٰہی کو مانو، میں اللہ کے احکام بیان کر رہا ہوں۔ اے طلب گاران حق، ابدال و اقطاب، اے پہلوانو! اور نوجوانو! آؤ اور اللہ کے بے ساحل دریائے فیض سے جو چاہو لے لو۔

نیک بخت اور بدقسمت سب ہی میرے پاس اپنی آرزوئیں لاتے ہیں۔ میں لوح محفوظ کی عبارتیں پڑھتا رہتا ہوں۔ میں دریائے علم کا غوطہ خور ہوں اور مشاہدہ تجلیات الٰہی میں مستغرق ہوں۔ تم سب پر میں اللہ کی حجت ہوں۔

☆ اے مشرق والو! اے مغرب والو! اے زمین والو! اے آسمان والو! مجھ سے میرے رب نے فرمایا ہے کہ عبدالقادر! تم وہ چیزیں جانتے ہو جو وہ نہیں جانتے۔ مجھے ہر روز ستر مرتبہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کام کرو، ایسا کرو۔ اے عبدالقادر! تجھے میری قسم ہے کھالو، تمہیں میری قسم ہے پی لو۔ میں تم سے باتیں کرتا ہوں اور تمہیں امن میں رکھتا ہوں۔

حضور غوث پاک علیہ الرحمہ نے مزید فرمایا کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو رب فرماتا ہے مجھے اپنی قسم! یہ بات پھر کہو کیونکہ تم سچ کہتے ہو۔ اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمہیں ان چیزوں کی بھی خبر دیتا جو تم کھاتے ہو، پیتے ہو اور گھروں میں چھپا کر رکھتے ہو۔ (زبدۃ الآثار، ص 77)

میں رسول پاک ﷺ کا نائب اور آپ کا زمینی وارث ہوں۔ اس کے بعد فرمایا: آدمیوں

کے پیر، جنات کے پیر اور فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر و مرشد ہوں۔

☆میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے:

☆بہجۃ الاسرار میں ہے کہ شیخ ابوبکر بن ہوار علیہ الرحمہ نے ایک روز اپنے مریدین سے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا۔ اس کا نام عبد القادر ہوگا اور بغداد میں سکونت کرے گا۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللهِ

میرا یہ قدم ہر ولی کے گردن پر ہے کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء اللہ اس کے ارشاد پر اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔

☆حضرت شیخ ابوسعید قیلوی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ جب سرکار بغداد علیہ الرحمہ نے فرمایا: میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اس وقت آپ کے قلب پر تجلیات الٰہیہ وارد ہو رہی تھیں اور سرکار علیہ کی طرف سے ایک خلعت باطنی بھیجا گیا، جسے ملائکہ مقربین کی ایک جماعت نے لا کر اولیاء کرام کے جھرمٹ میں سرکار بغداد کو پہنایا۔ اس وقت ملائکہ اور رجال الغیب آپ کی مجلس کے اردگرد صف در صف ہوا میں اس طرح کھڑے تھے کہ آسمان کے کنارے ان سے بھرے نظر آ رہے تھے۔ اس وقت روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا کہ جس نے اپنی گردن آپ کے فرمان کے آگے نہ جھکائی ہو۔ (بہجۃ الاسرار)

☆قدم کے معنی

قدم کے مجازی معنی لئے جائیں تو اس سے مراد سرکار بغداد علیہ الرحمہ کا طریقۂ ولایت دیگر

تمام اولیائے اولین وآخرین کے طریقوں سے برتر ہے۔

قدم کے حقیقی معنی لئے جائیں تو اس سے مراد آپ کے پائے مبارک ہے۔ شیخ نصر الہیتی علیہ الرحمہ نے جب سرکار بغداد علیہ الرحمہ کا فرمان عالی سنا تو فوراً منبر کی طرف گئے اور آپ کا پائے مبارک پکڑ کر اپنی گردن پر رکھا۔

ایک اور معنی کے مطابق قدم سے مراد قرب ووصل الٰہی کے لحاظ سے آپ کا عالی مرتبہ ہونا ہے۔ اس معنی کے مطابق سرکار بغداد علیہ الرحمہ کے فرمان عالی کا یہ مفہوم ہوگا کہ تمام اولیاء اولین و آخرین کے مراتب کی جو انتہا ہے، وہ آپ کے مرتبے کی ابتداء ہے کیونکہ ظاہری بلندی کے لحاظ سے انسان کی گردن اور سر اس کے جسم کا انتہائی مقام ہے جبکہ اس کا قدم ابتدائی مقام ہے۔

☆ خواجہ صاحب کا مستفیض ہونا

خواجہ محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ نے لطائف الغرائب میں لکھا ہے کہ جب خواجہ صاحب علیہ الرحمہ نے خراسان کی پہاڑی پر بیٹھے غوث اعظم علیہ الرحمہ کے فرمان میرا قدم ہر ولی کے گردن پر ہے کو روحانی طور پر سن کر گردم خم کرنے میں سبقت کی اور کہا کہ آپ کا قدم نہ صرف میری گردن پر ہے بلکہ سر اور آنکھ کی پتلیوں پر بھی ہے۔ تب غوث اعظم علیہ الرحمہ نے خوش ہو کر کہا کہ غیاث الدین کا بیٹا (معین الدین) گردن خم کرنے میں سبقت لے گیا اور حسن ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کا محبوب بن گیا اور عنقریب اس کو ولایت ہند کی باگ ڈور دی جائے گی۔

☆ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کا گردن جھکانا

تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں حضرت ابن محی الدین اربلی علیہ الرحمہ نے

منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء کے حوالے سے لکھا ہے کہ فخر عالم نور مجسم ﷺ نے سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہما کو حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ اویس قرنی علیہ الرحمہ کو میرا اسلام اور میری قمیض پہنچا کر کہنا کہ وہ میری اُمّت کی بخشش کی دعا کریں۔

چنانچہ جب یہ حضرات گئے اور سید عالم ﷺ کا فرمان سنایا تو اویس قرنی علیہ الرحمہ نے سجدے میں جا کر اُمّت محمدیہ کی بخشش کی دعا مانگی۔ ندا آئی، اپنا سر اٹھالے کہ میں نے تیری شفاعت سے آدھی اُمّت کو بخش دیا اور آدھی کو اپنے محبوب شیخ عبدالقادر علیہ الرحمہ کی شفاعت سے بخشوں گا، جو تیرے بعد پیدا ہوگا۔ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار تیرا وہ محبوب کون اور کہاں ہے کہ میں اس کی زیارت کروں۔ ندا آئی کہ وہ عظیم مقام پر ہے اور میرے محبوب کا بھی محبوب ہے۔ وہ قیامت تک اہل زمین کے لئے حجت ہوگا اور اولین و آخرین کے تمام اولیاء کی گردنوں پر اس کا قدم ہوگا اور جو اسے قبول کرے گا، میں اس کو دوست رکھوں گا۔ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ نے گردن جھکائی اور کہا میں بھی اسے قبول کرتا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ کا گردن جھکانا

تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر میں حضرت ابن محی الدین اربلی علیہ الرحمہ نے مکاشفات جنیدیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ ایک روز منبر پر بیٹھے

جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ آپ کے قلب پر تجلیات الٰہی کا نزول ہوا اور آپ بحر شہود و مکاشفہ میں مستغرق ہو گئے اور فرمایا میری گردن پر اس کا قدم بغیر کسی انکار کے ہے اور منبر کی ایک سیڑھی اتر آئے، نماز جمعہ اور خطبے سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں نے آپ سے ان کلمات کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حالت کشف میں مجھے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی کے درمیان میں سید عالم ﷺ کی اولاد پاک میں سے ایک بزرگ قطب عالم ہوں گے۔ جن کا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہوگا اور وہ اللہ کے حکم سے کہے گا، میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں ان کا ہم زمانہ نہیں ہوں تو ان کے قدم کے نیچے اپنی گردن کیوں رکھوں تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم آیا کہ کس چیز نے تجھ پر یہ امر بھاری کر دیا ہے، پس میں نے فوراً اپنی گردن جھکا دی اور وہ کہا جو تم نے سنا۔ (آپ کا قدم بغیر کسی انکار کے میری گردن پر بھی ہے)

☆ شیخ کی ولایت

امام حسن عسکری کے بعد سے امام مہدی کی آمد تک، حضور غوث اعظم تمام عالم کے غوث سب اغیاث کے غوث، سردار اولیاء اور سب کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے۔

☆ (بہجۃ الاسرار میں ہے) شیخ علی ہیتی فرماتے ہیں: میں نے سرکار بغداد اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ امام احمد ابن حنبل کے روضہ کی زیارت کی۔ میں نے دیکھا امام احمد بن حنبل قبر سے باہر تشریف لائے اور سرکار بغداد کو اپنے سینے سے لگا لیا اور انہیں خلعت پہنا کر فرمایا۔ اے شیخ! بے شک میں تمہارے علم شریعت، علم حقیقت، علم حال اور فعل حال میں محتاج ہوں۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

☆غوث اعظم علیہ الرحمہ کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھی تھی

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب زبدۃ الآثار کے صفحہ نمبر 62 پر نقل فرماتے ہیں کہ شیخ موصلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں غوث اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت میں تیرہ سال رہا۔ مجھے ایک دن بھی نظر نہیں آیا کہ آپ کے ناک، گلے سے پانی نکلا ہو اور میں نے اس تیرہ سال عرصہ میں آپ کے بدن پر مکھی بیٹھی نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی آپ کو کسی دنیادار کے استقبال میں اٹھتے دیکھا۔ میں نے بادشاہوں کو وہاں آتے دیکھا، وہ آپ کے ساتھ نیچے چٹائی پر بیٹھتے اور آپ کو کبھی کسی کے ساتھ کھانا کھاتے نہیں دیکھا۔ ہاں! ایک مرتبہ آپ نے خلیفۂ بغداد کو لکھا کہ عبدالقادر تمہیں یہ حکم دیتا ہے اور تیرے لئے یہ حکم بجالانا ضروری ہے جب حکم نامہ خلیفۂ بغداد کو ملا تو فوراً اس نے عمل شروع کر دیا۔

☆دلوں کے راز سے واقف

اخبار الاخیار میں ہے کہ ایک شخص نے حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ قطب کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قطب کو رب تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ وہ ایک وقت میں سولہ ہزار عالم کو دیکھتا ہے۔

سائل نے پوچھا جب قطب کا یہ مقام ہے تو آپ کا مقام کیا ہے؟ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے اپنے نور کی دو تجلیاں میرے دل پر ایسی ڈالیں کہ جس طرح تم شیشے کے اندر کی چیز باہر سے دیکھتے ہو، اسی طرح تمہارے دل میں جو کچھ بھی ہے، وہ سب مجھ پر عیاں ہے۔

☆ شیخ ابوالحسن سعدالخیر اندلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ سرکار بغداد علیہ الرحمہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا تو آپ ''زہد'' پر بیان فرمارہے تھے۔ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ''معرفت'' پر بیان فرمائیں۔ آپ نے ''زہد'' کا بیان قطع کیا اور ''معرفت'' پر بیان کرنے لگے۔ پھر میں نے دل میں سوچا کہ آپ ''شوق'' کے موضوع پر بیان فرمائیں، یکا یک آپ نے ''معرفت'' کے موضوع کو ختم کر کے ''شوق'' پر بیان شروع کر دیا۔ پھر میرا دل چاہا کہ ''فنا و بقاء'' پر بیان فرمائیں۔ آپ نے ''فنا و بقاء'' کا موضوع شروع کر دیا، پھر میرا دل چاہا کہ غیبت وحضوری پر بیان فرمائیں۔ آپ نے فورا فنا و بقاء کا موضوع ختم کر کے غیبت وحضوری پر بیان فرمایا۔

پھر سرکار بغداد نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوالحسن تجھ کو اتنا کافی ہے، تب میں بے اختیار ہو گیا اور وجد میں آ کر اپنا گریبان چاک کر دیا۔

☆ حضرت عبدالملک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں ایک رات سرکار بغداد علیہ الرحمہ کے مدرسے میں کھڑا تھا۔ آپ عصا لئے باہر تشریف لائے۔ دل میں کرامت دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپ نے عصاء زمین میں گاڑ دیا۔ وہ روشن چراغ بن گیا پھر آپ نے اکھیڑ دیا تو وہ پھر عصاء بن گیا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: بس! اے عبدالملک، تم یہی چاہتے تھے نا۔

☆ قلائد الجوائر میں ہے کہ شیخ ابوالجونی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں حالت فاقہ میں حضور غوث اعظم کے پاس آیا اور سلام کیا۔ اپنی حالت نہ بتائی، شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ ابوالجونی بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کو دوست رکھتا ہے اس کو عطا کر دیتا ہے۔

☆ زبدۃ الآثار ص 70 پر شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ

شیخ شیبانی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں۔ جب حضور غوث اعظم کی شہرت دنیا میں پھیلی تو بغداد کے ایک سو علماء جن پر اہل بغداد کو کامل اعتماد تھا، ایک مسئلہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس دن یہ مجلس میں آئے، میں بھی مجلس میں شریک تھا۔ علماء مجلس میں بیٹھے ہی تھے کہ غوث اعظم نے مراقبہ فرمایا۔ آپ کے سینہ سے نور کا ایک شعلہ نمودار ہوا جسے بعض لوگوں نے دیکھا مگر بعض نہ دیکھ سکے۔ جن علماء نے اس شعلہ کو دیکھا۔ چیخ مار کر کپڑے پھاڑنے لگے اور برہنہ سر ہو کر غوث اعظم کے قدموں میں گر پڑے۔ مجلس میں ایک شور برپا ہوا تو میں نے خیال کیا کہ زلزلہ آیا ہے۔ حضرت غوث اعظم ایک ایک کو سینے سے لگاتے جاتے تھے اور کہتے جاتے، تمہارا سوال یہ ہے لو اس کا جواب۔ اس طرح تمام علماء مطمئن ہو گئے۔

☆ کرامات غوث اعظم رضی اللہ عنہ

شیخ ابو العباس علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بغداد کی قحط سالی کے دوران میں نے سرکار بغداد علیہ الرحمہ سے تنگدستی اور فاقے کی شکایت کی تو آپ نے مجھے تقریباً دس سیر گندم عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور ایک طرف سے نکال کر استعمال کر لیا کرو لیکن اسے کبھی وزن نہ کرنا۔ چنانچہ اس گندم کو ہم تمام گھر والے عرصہ پانچ سال تک کھاتے رہے۔ ایک روز میری اہلیہ نے گندم کو وزن کیا تو معلوم ہوا کہ جتنا پہلے روز تھا یعنی دس سیر اتنا اب بھی ہے، اس کے بعد یہ گندم وزن کرنے کی وجہ سے سات روز میں ختم ہو گیا۔

☆ مریضوں پر ہاتھ پھیرتے وہ شفایاب ہو جاتے

☆ ابو حفص عمر بن صالح حداوی اپنی اونٹنی بارگاہ غوثیت میں لائے۔ عرض کیا کہ میرا حج کا ارادہ ہے۔ یہ میری ایک ہی سواری ہے جو چل نہیں سکتی۔ آپ نے اونٹنی کو انگلی لگائی اور پیشانی پر

ہاتھ رکھا۔ پہلے میری اونٹنی سب سے پیچھے رہتی تھی، اب سب سے آگے چلتی تھی۔

☆ حضرت ابوالحسن علی بیمار ہوئے تو سرکار بغداد ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ حضرت ابوالحسن نے عرض کی! یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دے رہی اور قمری (فاختہ) نو مہینے سے نہیں بولتی۔ آپ نے کبوتری کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ اور قمری سے فرمایا۔ اللہ کی تسبیح کرو۔ قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کر دیا اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی۔ (بہجۃ الاسرار)

☆ ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آ گیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ پریشان ہوکر سرکار بغداد کی خدمت میں آئے۔ آپ نے اپنا عصا پکڑا اور دریا کی طرف چلے اور دریا کے کنارے پر پہنچ کر اپنا عصاء کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا اور دریا کو فرمایا کہ ''بس یہیں تک'' آپ کا فرمانا تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہوگیا اور آپ کے عصاء تک آ گیا۔ (بہجۃ الاسرار)

☆ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی۔

☆ پندرہ برس تک رات بھر میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے۔

☆ تفریح الخاطر میں ہے کہ ہر روز ایک ہزار نفل ادا فرماتے تھے۔

☆ چار مشائخ زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں کہ چار مشائخ زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ حضرت معروف کرخی، حضرت عقیل منجبی، حضرت

حیا بن قیس حرانی اور حضور غوث اعظم رحمہم اللہ۔

☆ بہجۃ الاسرار میں ہے کہ خلیفہ کو ایک دن حضرت غوث اعظم کی خدمت میں دیکھا۔ اس نے اطمینان قلب کے لئے کرامت دیکھنے کا سوال کیا۔ غوث پاک نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں غیب سے سیب چاہتا ہوں۔ پورے عراق میں اس وقت سیب نہیں ہوتے تھے۔ حضرت نے ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو دو سیب آپ کے ہاتھ میں تھے۔ آپ نے ان میں سے ایک اس کو دے دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو نہایت سفید تھا۔ اس میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی اور خلیفہ نے اپنے ہاتھ والے سیب کو کاٹا تو اس میں کیڑے تھے۔ حیران ہو کر پوچھا تو آپ نے فرمایا: تمہارے سیب کو ظلم کے ہاتھ لگے تو اس میں کیڑے پڑ گئے۔

☆ آپ کے مدرسے سے گزرنے والا

الطبقات الکبریٰ میں ہے کہ حضور غوث پاک فرماتے ہیں کہ میرے پروردگار کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو مسلمان تیرے مدرسے کے دروازے سے گزرے گا اس کے عذاب میں تخفیف کروں گا۔

زبدۃ الآثار میں 114 پر شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص بغداد سے آیا۔ اس نے بتایا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور میں نے انہیں خواب میں عذاب میں مبتلا دیکھا ہے۔ اس نے کہا: تم ابھی غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ کہتا ہے۔ میں غوث اعظم کی خدمت میں پہنچا اور حال سنایا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے والد اپنی زندگی میں میرے مدرسے کے دروازے کے سامنے سے گزرے ہیں؟ میں نے بتایا ہاں۔ پھر

آپ خاموش ہو گئے۔ وہی شخص دوسرے روز آیا تو بتانے لگا کہ آج رات میں نے اپنے والد کو خوش وخرم دیکھا۔ والد کہہ رہے تھے کہ اللہ نے مجھے تمام سزاؤں سے نجات دی ہے۔ یہ سارا انعام غوث اعظم کی برکت سے ہوا ہے۔ بیٹا! اس مرد کامل کی غلامی کو سعادت خیال کرو۔

☆ ایک دن آپ کو جامع مسجد میں چھینک آئی۔ لوگوں نے یرحمک اللہ کی آوازیں بلند کیں۔ خلیفۂ وقت نے جو اتفاقاً مسجد کے کمرہ میں تھا، پریشان ہو کر پوچھا: شوروغوغا کیسا؟ لوگوں نے کہا: شیخ عبدالقادر جیلانی کو چھینک آئی تھی جس پر لوگوں نے ان کو دعا دی ہے۔ (اخبارالاخیار، ص28)

☆ اخلاق

آپ نہایت پاکیزہ اور خوش اخلاق تھے۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ اور اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسۡتَقِیۡمٍ

کے مصداق تھے۔ اپنی ظاہری شوکت اور وسیع علم کے باوجود کمزوروں اور ضعیفوں میں بیٹھتے۔ فقیروں کے ساتھ عاجزی سے پیش آتے۔ بڑوں کی عزت کرتے، چھوٹوں پر شفقت فرماتے، سلام میں پہل کرتے، مہمانوں اور طالب علموں کی مجلسوں میں نشست کرتے، جو کوئی آپ کے سامنے کتنی ہی جھوٹی قسم کیوں نہ کھاتا، آپ اس کا یقین کر لیتے۔ اپنے علم و کشف کو اس پر ظاہر نہ فرماتے۔

(اخبارالاخیار، ص36)

☆ آپ انتہائی غریب نواز، خداترس، سخی، رقیق القلب، وسیع حوصلہ، شیریں زباں، رحم دل، حد درجہ بامروت اور پابند قول و اقرار تھے۔ آپ کی خدمت میں ہدیئے، نذرانے اور

تحائف اس کثرت سے آتے کہ شمار نہیں ہوسکتا تھا مگر آپ سب کچھ خدا کی راہ میں خیرات کر دیتے۔ روزانہ شب کو آپ مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے۔ غرباء ومساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناول فرماتے۔

☆ اخبار الاخیار ص 37 میں ہے کہ آپ کے پاس ایک تاجر نے آ کر کہا کہ میں اپنی کچھ دولت جو زکوٰۃ نہیں ہے۔ فقیروں اور مسکینوں کو دینا چاہتا ہوں لیکن مستحق اور غیر مستحق کو پہچانتا نہیں۔ آپ جس کو مستحق سمجھیں، دے دیں۔ ارشاد فرمایا: مستحق وغیر مستحق دیکھے بغیر جس کو چاہو، دے دو تا کہ اللہ تجھے وہ سب کچھ دے دے جس کا تو مستحق ہے یا نہیں۔

☆ ہر حال میں مطمئن

حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ تشریف فرما تے تھے۔ کسی نے کہا اطلاع آئی ہے کہ تجارت کے مال سے لدا ہوا آپ کا ایک جہاز ڈوب گیا ہے، فرمایا الحمدللہ

تھوڑی دیر بعد کسی نے عرض کیا: اطلاع غلط تھی۔ جہاز سلامتی سے واپس آ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: الحمدللہ

مریدین نے عرض کی دونوں طرح کی خبر ملنے پر الحمدللہ کہنے میں کیا راز ہے۔ ہماری نظر دل پر رہتی ہے اور ہم نفع ہو یا نقصان، ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

(گلستان سعدی، ص 88)

سرکار بہاؤالدین علیہ الرحمہ کا مستفیض ہونا

شیخ عبداللہ بلخی علیہ الرحمہ اپنی کتاب خوارق الاحباب فی معرفت الاقطاب میں لکھتے ہیں کہ ایک روز سرکار بغداد علیہ الرحمہ ایک جماعت کے ساتھ کھڑے تھے کہ بخارا کی طرف متوجہ ہوئے

اور ہوا کو سونگھا اور فرمایا: میرے وصال کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مرد قلندر بہاء الدین محمد نقشبند پیدا ہوگا جو میری خاص برکتوں سے بہرہ ور ہوگا۔

☆ شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کا مستفیض ہونا

بہجۃ الاسرار میں شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

مجھے زندگی کے ابتدائی دور میں علم کلام کا بہت شوق تھا اور میں نے علم کلام کی بہت سی کتابیں حفظ کرلی تھیں۔ میرے چچا مجھے اس سے باز رکھتے لیکن مجھ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ بالآخر ایک روز چچا مجھ کو سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کو لے گئے۔ چچا نے آپ سے عرض کی۔ یہ میرا بھتیجا عمر ہے۔ علم کلام میں مشغول ہے۔ میں اس کو منع کرتا ہوں مگر باز نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر، تم نے کون کون سی علم کلام کی کتابیں حفظ کی ہیں؟ میں نے نام بتائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر پھیرا تو خدا کی قسم! علم کلام کو میرے سینے میں محو کردیا اور مجھے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور رب تعالیٰ نے آپ کی برکت سے میرے سینے کو علم لدنی سے بھر دیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر تم عراق کے مشہور بزرگوں میں سب سے آخر ہوگے۔

☆ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ کی عقیدت

مخزن اسرار میں ہے کہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے اپنی تمام عبادتوں، جملہ اطاعتوں اور کل نیک اعمال میں سے ایک چیز پر بڑا بھاری بھروسہ اور اعتماد ہے کہ ان شاء اللہ میری نجات کا بات باعث بن جائے گا اور وہ یہ ہے کہ سرکار بغداد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے ایمان کی خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے زندگی میں شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ کو دیکھا اور میرے شیخ نے زندگی میں سرکار بغداد علیہ الرحمہ کو دیکھا لہذا میں غوث اعظم علیہ الرحمہ کے فرمان کی بشارت میں شامل ہوں۔

☆ سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ اور غوث اعظم علیہ الرحمہ

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی وہ ہیں کہ ان کے سیدھے ہاتھ میں شریعت کا سمندر ہے اور بائیں ہاتھ میں طریقت کا سمندر ہے جس میں چاہیں، پی لیں۔ ہمارے اس وقت میں شیخ کا کوئی ثانی نہیں۔

☆ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور غوث اعظم علیہ الرحمہ

مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ رب کے قرب کے دو طریقے ہیں۔ ایک نبوت کا ہے۔ اس طریقے سے انبیاء کرام بغیر کسی وسیلے کے اللہ تعالیٰ کا قرب پا لیتے ہیں اور یہ طریقہ سرکار ﷺ پر ختم ہو چکا۔

دوسرا طریقہ ولایت کا ہے، اس طریقے پر چلنے والے رب تعالیٰ تک بالواسطہ پہنچتے ہیں اور یہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور اولیاء ہیں۔ اس طریقے میں واسطہ مولیٰ علی ہیں اور یہ منصب عالی آپ ہی کی ذات گرامی سے متعلق ہے اور جب مولیٰ علی کا وصال ہوا تو یہ منصب حسنین کریمین کے حوالے کر دیا گیا۔ ان کے بعد ترتیب وار اماموں کو یہ منصب ملتا رہا۔ ائمہ کرام میں سے ہر ایک کے زمانے میں لوگوں کو ان کے واسطے سے فیض پہنچتا رہا اور جب سلطان الاولیاء علیہ الرحمہ کی باری آئی تو یہ منصب عالی آپ کے حوالے کر دیا گیا اور ہمیشہ آپ ہی کی وساطت سے ولایت کا فیض ہمیشہ ہمیشہ غوث، قطب، ابدال اور اولیاء کو پہنچتا رہے گا۔

☆آپ کے مریدوں کے لئے خوشخبریاں

حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ ایک روز اہل بغداد کی نظر سے سرکار بغداد علیہ الرحمہ اوجھل ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو تلاش کیا اور دجلہ کی طرف گئے تو کیا دیکھا کہ مچھلیاں بکثرت آپ کی طرف آ کر سلام عرض کر رہی ہیں اور دست مبارک کو چوم رہی ہیں۔ اتنے میں نماز ظہر کا وقت ہو گیا اور بھاری جائے نماز تخت سلیمانی کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گئی جو سبز رنگ کی تھی اور سونے اور چاندی کے تاروں سے مرصع تھی۔ اس کے اوپر دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی سطر میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ اور دوسری سطر میں سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔

اتنے میں بہت سے لوگ آئے، جن کے چہروں سے وجاہت ٹپکتی تھی۔ وہ سب کے سب جائے نماز کے برابر کھڑے ہو گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سرکار بغداد علیہ الرحمہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے۔ اس وقت عظمت و ہیبت کا عجیب سماں تھا۔ جب آپ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی آپ کی ساتھ تسبیح پڑھتے۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تو آپ کے لبوں سے سبز رنگ کا نور نکل کر آسمان کی طرف جاتا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں تیرے محبوب اور بہترین خلائق حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کی اور میرے مریدوں کے مریدوں کی جو کہ میری طرف منسوب ہوں، اس وقت تک روح قبض نہ فرمانا، جب تک وہ توبہ نہ کر لیں۔

حضرت سہل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کی دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے

گروہ کو آمین کہتے سنا۔ جب آپ دعا ختم فرما چکے تو ہم نے یہ ندا سنی کہ تم کو خوشخبری ہو کہ ہم نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے۔

☆ مصیبت میں پکارنے والے کی مدد کرتا ہوں

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ بے شک میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ایسا ہے جیسے زمین پر آسمان ہے۔

☆ مصیبت میں پکارنے والے کی مدد کرتا ہوں

بہجۃ الاسرار میں ہے کہ حضرت شیخ ابو القاسم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت دور کروں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔

☆ ہر ماہ سلام پیش کرتا تھا

ما ثبت من السنہ ص 160 پر ہے کہ آپ کے صاحبزادے شیخ سیف الدین عبد الوہاب کا بیان ہے کہ والد ماجد کے پاس ایک خوبصورت نوجوان آیا اور آپ کے پاس بیٹھ کر اس نے کہا: السلام علیک یا ولی اللہ! میں رجب کا مہینہ ہوں اور یہ خوشخبری دینے آیا ہوں کہ بہ تقدیر الٰہی اس ماہ میں لوگوں کے لئے کوئی عام برائی نہیں ہے۔ چنانچہ یہ مہینہ لوگوں پر بخیر و خوبی گزرا۔

پھر ایک بدصورت شخص آیا اور کہا: السلام علیک یا ولی اللہ! میں شعبان ہوں اور اللہ نے اس ماہ مقدر کر دیا ہے کہ بغداد میں بلائیں آئیں گی۔ ارض حجاز میں سخت قحط ہوگا اور خراساں میں رن

پڑے گا، چنانچہ جیسا بدصورت نے کہا تھا، ویسا ہی دیکھنے میں آیا۔

☆آخری رمضان نے آپ کو الوداع کہا

ماثبت من السنہ ص158 میں ہے کہ حضور غوث اعظم ماہ رمضان میں بیمار تھے اور آپ کے پاس اس وقت شیخ علی بن ہیتی، شیخ ابونجیب عبدالقادر سہروردی اور شیخ ابوالحسن موجود تھے کہ اتنے میں ایک خوبصورت باوقار شخص آیا اور کہا: السلام علیک یا ولی اللہ! میں ماہ رمضان ہوں۔ عذر خواہی کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ یہی رمضان آپ مقدر میں تھا۔ اب آپ کو الوداع کہتا ہوں اور یہ ہماری آپ کی آخری ملاقات ہے پھر وہ شخص چلا گیا۔ اسی سال ربیع الآخر میں آپ کا وصال ہوگیا۔

☆آپ نے اپنی عمر کے ابتدائی 18 برس مولود مسکن میں گزارے۔

☆9 برس بغداد کے اندر علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل و تکمیل کی خاطر مصروف رہے۔

☆25 برس عراق کے جنگلوں، بیابانوں اور ویران مقامات پر ریاضات کاملہ اور مجاہدات شاقہ سے منازل سلوک طے کئے۔

☆40 برس ارشاد و تلقین، اصلاح خلق کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

☆وصال مبارک

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب زبدۃ الآثار صفحہ نمبر 126 پر فرماتے ہیں۔ غوث اعظم علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب علیہ الرحمہ نے مرض الموت میں آپ سے وصیت کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: بیٹا! تمہارے لئے تقویٰ بڑا ضروری ہے۔ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو، کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش نہ کرو، کسی غیر سے

امید نہ لگاؤ، ہمیشہ اپنی ضروریات اللہ تعالیٰ سے طلب کرو، کسی دوسرے پر بھروسہ نہ کرو۔

جب دل اللہ تعالیٰ سے لگایا جائے تو کسی دوسرے سے کچھ نہ مانگو۔ آپ نے اپنی اولاد سے فرمایا: میری چارپائی سے ہٹ جاؤ، اگرچہ ظاہراً میں تم لوگوں سے ہم کلام ہوں مگر باطناً میں اور ہستی کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہے اور مخلوق اور میرے درمیان اتنی ہی دوری ہے، جتنی زمین و آسمان کے درمیان ہوا کرتی ہے۔

مجھے دوسروں پر قیاس نہ کرو اور نہ ہی دوسروں کو مجھ پر قیاس کیا کرو۔ تمہارے بغیر بھی اس وقت دوسرے حضرات میرے پاس آ رہے ہیں۔ مجلس میں ان کے لئے جگہ دو اور جگہ کھلی کر دو اور ان کے احترام کا خیال رکھو، چونکہ وہ رحمت خداوندی کے حامل ہیں، اس لئے ان کے لئے جگہ خالی کر دی جائے۔

آپ کے صاحبزادے عبدالرزاق موسیٰ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آپ نے کئی مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھا کر ''وعلیکم السلام'' فرماتے اور کہتے: توبہ کرو اور ان کی صف میں شریک ہو جاؤ۔ میں تمہاری طرف آ رہا ہوں اور پھر فرماتے، ذرا نرمی کرو، میں خود آ رہا ہوں۔ انہی باتوں میں آپ پر وصال کی غنودگی طاری ہو گئی اور پھر ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کہا۔

اللہ، اللہ، اللہ تین مرتبہ فرمایا، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔

گیارہ ربیع الآخر 561ھ 91 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ عراق کے شہر بغداد شریف میں آپ کا مزار پرانوار ہے اور پوری دنیا میں گیارہ ربیع الآخر کو آپ علیہ الرحمہ کا عرس مبارک شایان شان طریقے سے منایا جاتا ہے۔ گیارہویں شریف کا انعقاد پچاس یا سو برس والا معاملہ نہیں بلکہ صدیوں سے ہمارے اکابرین، علمائے اسلام اس کو مناتے ہوئے چلے آ رہے ہیں، چنانچہ علمائے اسلام کی کتابوں سے سماعت کیجئے۔

گیارہویں علمائے اسلام کی نظر میں

اخبارالاخیارص 242 پر شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ، شیخ امان اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ کے حالات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ ماہ ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو سرکار بغداد علیہ الرحمہ کا عرس کیا کرتے۔ ماثبت من السنہ میں شیخ محقق گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر مکی علیہ الرحمہ 9 ربیع الآخر کو حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کا عرس منایا کرتے تھے۔ بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ، آپ کی ہندی اولاد مشائخ میں متعارف ہے۔

☆ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سرکار بغداد کے روضۂ پاک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک قرآن کی تلاوت کرتے اور سرکار کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔ اس کے بعد طعام، شیرینی جو تیار کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے۔ (ملفوظات عزیزی، ص 62، مطبوعہ میرٹھ، بھارت، فارسی)

معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی گیارہویں شریف منانا اکابرین کا طریقہ کار رہا ہے لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ کوئی آج کل کا سلسلہ نہیں بلکہ دسویں صدی سے پہلے بھی علمائے اسلام اس کا انعقاد کیا کرتے تھے۔

اب آپ کے سامنے حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کے ارشادات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

☆ارشادات غوث اعظم علیہ الرحمہ

ایک مومن کو کیسا ہونا چاہئے؟

سرکار بغداد فرماتے ہیں: اللہ کی محبت کا تقاضا ہے کہ تو اپنی نگاہوں کو اللہ کی رحمت کی طرف لگادے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو، یوں کہ اندھوں کی مانند ہوجائے۔ جب تک تو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا، اللہ کا فضل نہیں دیکھ پائے گا۔

پس تو اپنے نفس کو مٹا کر اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوجا۔ اس طرح تیرے دل کی آنکھ فضل عظیم کی طرف کھل جائے گی اور تو اس کی روشنی اپنے سر کی آنکھوں سے محسوس کرے گا اور پھر تیرے اندر کا نور باہر کو بھی منور کردیگا۔ عطائے الٰہی سے تو راحت وسکون پائے گا اور اگر تو نے نفس پر ظلم کیا اور مخلوق کی طرف نگاہ کی تو پھر اللہ کی طرف سے تیری نگاہ بند ہوجائے گی اور تجھ سے فضل خداوندی رک جائے گا۔

تو دنیا کی ہر چیز سے آنکھیں بند کرلے اور کسی چیز کی طرف نہ دیکھ جب تک تو دوسری چیز کی طرف متوجہ رہے گا تو اللہ کا فضل اور قرب کی راہ تجھ پر نہیں کھلے گا۔ توحید، قضائے نفس، محویت ذات کے ذریعے دوسرے راستے بند کردے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے مزار پرانوار پر صبح قیامت تک رحمت ورضوان کی بارش فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

اولیاء اللہ رحمہم اللہ

کا مقام و مرتبہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید گیارھواں پارہ سورۂ یونس سے آیت نمبر 62 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے۔آمین

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بڑی شان وعظمت سے نوازا ہے۔ قرآن مجید، احادیث اور اقوال صحابہ اس سے مالا مال ہیں۔آیئے ہم آج کی اس محفل میں سورۂ یونس کی آیت نمبر 62 تا 64 سے اپنے بیان کا آغاز کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(سورۂ یونس، آیت 62 تا 64، پارہ 11)

ترجمہ: سن لو! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں اس آیت کے تحت حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت کو لے کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس آیت کی تفسیر بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اس آیت کی تفسیر یوں سمجھو جب قیامت کا دن ہوگا، نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ نور کے منبر تیار کرو، پھر کچھ لوگوں کو منبر پر بیٹھنے کا حکم دیا جائے گا (میرے جیسا شخص قیامت میں کسی کی عزت وعظمت دیکھے تو اسے خوش ہونا ہی ہے) مگر ان کا مقام دیکھ کر حضرات انبیاء علیہم السلام بھی واہ واہ کے کلمات ارشاد فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حضرات انبیاء علیہم السلام کے قلب کی تسکین کے لئے فرمائے گا۔ میرے پیارو! یہ نہ نبی ہیں، نہ رسول ہیں، نہ فرشتے، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں فقط میرے لئے محبت کی اور میرے لئے دشمنی کی۔

آپ علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! اس دن جب سارے لوگ

خوف اور غم میں ہوں گے۔ان پر اس دن نہ کچھ خوف ہوگا، نہ کچھ غم ہوگا۔

امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں سورۂ یونس کی آیت نمبر 62 کے تحت بہت ہی پیارا نقطہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ولی کے ایک معنی دوست، ایک معنی مددگار، ایک معنی ہمنشین اور ایک معنی قریب تر کے ہیں۔ ولی جسم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے قریب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات، اس کے خوف خدا کی برکت سے اس کے دل و دماغ پر ایسے اترنا شروع ہوجاتے ہیں کہ اس کا دل بشری قصافتوں اور غلاظتوں سے پاک ہوکر اللہ تعالیٰ کے انوار کا آئینہ بن جاتا ہے پھر لمحے کے لئے بھی اس کا دل مخلوق کی طرف نہیں جاتا۔اس وقت کو کمال انسانیت اور کمال ولایت کہتے ہیں پھر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور دنیا اس کے حضور جھک جاتی ہے۔

☆استغراق کی کیفیت میں عبادت

اس ضمن میں حضرت امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ کا ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر استغراق کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یعنی ان کا دل صرف اور صرف یادالٰہی میں محو ہوجاتا ہے تو ان پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی ایسی بارشیں ہونے لگتی ہیں کہ ان کو اپنا ہوش نہیں رہتا۔اس کیفیت کو استغراق کی کیفیت کہا جاتا ہے۔

☆حضرت ابراہیم علیہ السلام اور استغراق کی کیفیت

امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ اپنے مریدین کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے۔راستے میں جنگل میں رات بسر کرنی پڑی، جب سونے کا وقت آیا تو حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ نے مریدین سے فرمایا: جاؤ اور آرام کرو اور خود نماز میں مشغول

ہو گئے۔تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر کے بھرانے کی آواز آئی۔ سارے مریدین خوف کے مارے اٹھ گئے۔کیا دیکھا کہ شیر آ رہا ہے۔سارے مریدین خوف کے مارے اپنی جان بچانے کے لئے درختوں پر چڑھ گئے مگر حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ نماز ہی میں مشغول تھے اور شیر ان کے پیچھے ایسے کھڑا ہو گیا جیسے آقا کے پیچھے غلام کھڑا ہوتا ہے۔سارے مریدین یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔

جب صبح ہوئی تو سارے مریدین درختوں سے نیچے آ گئے اور کھانے کے لئے دسترخوان بچھایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ تمام مریدین کے ہمراہ اس دسترخوان پر بیٹھ گئے۔اچانک حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ کے منہ سے آہ نکلی۔مریدین پوچھنے لگے۔حضور! کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: چیونٹی نے کاٹ لیا ہے جس کی تکلیف سے آہ نکل گئی۔مریدین کہنے لگے: حضور! رات حالت نماز میں شیر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ کو خبر تک نہ ہوئی اور ابھی چیونٹی کے کاٹنے کا درد محسوس ہو رہا ہے۔آخر وجہ کیا ہے؟ آپ فرمانے لگے کہ رات جب میں حالت نماز میں تھا تو دوران نماز مجھ پر استغراق کی کیفیت طاری ہو گئی۔مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی اس قدر بارش ہوئی کہ مجھے اپنا ہوش نہ رہا لہذا شیر کے آنے کی خبر نہ ہوئی اور اب اپنی اصل حالت میں ہوں تو چیونٹی کے کاٹنے کا درد بھی محسوس ہو رہا ہے۔

☆حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حالت استغراق

تاریخ دمشق میں ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طاقت وقوت کا چرچا سن کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا ہیں اور ایسی طاقت ان کو عطا ہوئی ہے کہ خیبر کا دروازہ جسے اسی (80) صحابہ کرام علیہم الرضوان اٹھا نہ سکے، اکیلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا۔ملاقات و

زیارت کے شوق میں کوفے پہنچ گیا۔ جب کوفے پہنچا تو کیا دیکھا کہ لوگ افطار کر رہے ہیں۔ اچانک اس کی نگاہ کونے میں ایک بزرگ پر پڑی جو کہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے تناول فرما رہے تھے۔ کافی کوشش کرتے، سوکھی روٹی چبانے کی مگر چبا نہ سکے۔ اس شخص کو رحم آیا اور ارادہ کیا کہ نماز مغرب کے بعد لنگر خانہ میں جا کر تازہ روٹیاں لا کر ان بزرگ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

نماز مغرب پڑھ کر وہ شخص لنگر خانہ میں پہنچا اور روٹیاں اٹھا کر لے جا رہا تھا کہ لنگر خانہ کے ناظم نے اسے پکڑ لیا کہ تو روٹیاں چرا کے کہاں لے جا رہا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں تو کوفہ مولا علی رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا تھا اور پورا حال بیان کیا۔ لنگر خانہ کا ناظم پوچھنے لگا۔ جن بزرگ کو تم نے دیکھا تھا، ان کا حلیہ کیسا تھا؟ حلیہ سن کر ناظم کہنے لگا: ارے وہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جن سے ملنے تم یہاں آئے ہو۔

وہ شخص حیران ہو کر سوچنے لگا کہ میں نے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کی قوت کے بڑے چرچے سنے تھے مگر یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ آپ سے سوکھی روٹی نہیں چبائی جا رہی؟

یہ سوچتے ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا اور پہنچ کر پوچھنے لگا کہ آپ نے تو خیبر کا دروازہ اکیلے اٹھا لیا تھا مگر کچھ دیر قبل آپ سے روٹی چبائی نہیں جا رہی تھی۔ یہ کیا معاملہ ہے؟

مولا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جس وقت میں نے خیبر کا دروازہ اٹھایا، اس وقت مجھ پر استغراق کی کیفیت طاری تھی اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی ایسی بارش ہو رہی تھی کہ اگر خیبر کے دروازے کی جگہ کوہ قاف (پہاڑ) بھی ہوتا تو اسے بھی ہٹا دیتا اور یہ میری ذاتی قوت ہے کہ سوکھی روٹی بھی چبائی نہیں جاتی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جب حالت استغراق میں ہوتے ہیں، اس وقت وہ

اتنے بڑے بڑے کام کر جاتے ہیں کہ ان کی روحانی قوت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

☆ حالت استغراق میں پاؤں میں سے تیر نکالنا

دوران جنگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں دشمن کا تیر پیوست ہو گیا، بہت نکالنے کی کوشش کی مگر تکلیف کی وجہ سے نہ نکال سکے۔ کسی نے مشورہ دیا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ حالت نماز میں ہوں، اس وقت اس تیر کو نکالنا، چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو دوران نماز آپ کے پاؤں سے تیر نکال لیا گیا اور آپ کو خبر بھی نہ ہوئی۔

☆ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ اور استغراق کی کیفیت

حضرت فرید الدین عطار علیہ الرحمہ اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حبیب عجمی علیہ الرحمہ اپنی ہی کنیز سے فرماتے ہیں کہ میری کنیز کہاں ہے؟ میری کنیز کہاں ہے؟

کنیز محو حیرت عرض کرنے لگی: حضور! میں چار سال سے آپ کی خدمت کر رہی ہوں۔ آج مجھی سے آپ یہ فرما رہے ہیں کہ میری کنیز کہاں ہے؟ یہ سن کر حضرت حبیب عجمی فرمانے لگے کہ مجھ پر دس سال ایسے گزرے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی غیر کا خیال تک نہیں آیا۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے اولیاء اللہ کی۔ ہم تو نماز کی حالت میں پانچ منٹ اپنے دل و دماغ کو غیر کے خیالات سے نہیں بچا سکتے اور اہل اللہ کی اپنے رب سے سچی محبت دیکھئے کہ دس سال تک سوائے خدا کے کسی کا خیال تک نہیں آیا۔

☆ حدیث قدسی میں مقام اولیاء کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب فرماتا ہے جو میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے، میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور میں کسی کام میں، جس کو میں کرنے والا ہوں، ایسا تردد نہیں کرتا جیسا تردد میں مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں (بخاری، کتاب الرقاق، حدیث 6502)

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر دوام کرتا ہے تو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے کان ہوجاتا ہوں اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں، پس جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان ہوجاتے ہیں تو وہ قریب اور دور کو سنتا ہے اور جب یہ نور اس کی آنکھ ہوجاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کو دیکھتا ہے اور جب یہ نور اس کے ہاتھ ہوجاتے ہیں تو وہ مشکل اور آسان چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہوتا ہے اور مسافتیں لپیٹ دی جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ کا ولی فرائض پر دوام اور نوافل پر پابندی کرنے سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوجاتا ہے لیکن بندہ، بندہ ہی رہتا ہے، خدا نہیں ہوتا۔ جیسے آئینہ میں کسی چیز کا عکس ہو تو آئینہ وہ چیز نہیں بن جاتا، اس کی صورت کا مظہر ہوجاتا ہے۔ بلاتشبیہ وتمثیل جب بندہ کامل کی اپنی صفات فنا ہوجاتی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر

ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوطور پر بلایا، درخت پر اللہ تعالیٰ نے تجلیٔ خاص فرمائی۔درخت سے آواز آئی۔میں تمہارارب ہوں۔

درخت اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوا، درخت نباتات مخلوق ہے،مخلوق میں افضل انسان، انسان میں افضل مومن،مومن میں افضل متقی مومن۔جب متقی مومن پراللہ تعالیٰ تجلیٔ خاص ڈالے تو وہ رب کی صفات کا مظہر کیوں نہ بنے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کواپنا محبوب بندہ بنالیتا ہےتو پھراس کے دیکھنے اور ہمارے دیکھنے میں فرق ہوتا ہے پھراس کی روحانی طاقت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

☆اولیاءاللہ رحمہم اللہ کی قوت نگاہ

دلائل النبوۃ، جلد 6،ص 370 پرمنقول ہے کہ ایران کے شہر ہمدان کے جنوبی حصے میں پہاڑوں کے پاس واقع ایک بستی جس کا نام نہاوند ہے۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کوایک لشکر کا سپہ سالار بنا کرنہاوند کی سرزمین پر جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔اسلامی لشکرلڑائی کے وقت جب سخت آزمائش کا شکار ہوگیا تو عین اس موقع پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں منبر رسول پر جلوہ افروز ہوکر خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ جب اسلامی لشکر پر کفار کے غالب ہونے کے آثار دیکھے تو آپ نے منبر رسول سے پکارا''یا ساریۃ الجبل''یعنی اے ساریہ! پہاڑ کواپنی آڑ بنا کرلڑو۔حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے سینکڑوں میل دورنہاوند کی سرزمین پرفاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حکم سن لیااورفوراً لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کیا۔فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم پرعمل کرتے ہی جنگ کا پانسہ پلٹ گیااورمسلمانوں کو

فتح ونصرت نصیب ہوئی۔

معلوم ہوا کہ جب آنکھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بن جائے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینے سے نہاوند تک دیکھ سکتے ہیں اور زبان اتنی باکرامت ہو جاتی ہے کہ مدینے سے نہاوند اپنی آواز پہنچاتے ہیں۔

☆ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قطب کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا: قطب بیک وقت سولہ ہزار عالم کو دیکھتا ہے۔اس نے عرض کی: آپ کا کیا مقام ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے قلب پر دو تجلیاں نازل فرمائی ہیں۔میرے سامنے تمہارے دل کانچ کے برتن کی طرح ہیں (مطلب یہ کہ جس طرح تم شیشے کے اندر کی چیز باہر سے باآسانی دیکھتے ہو، اسی طرح جو تمہارے دل میں ہے، مجھ پر وہ سب عیاں کر دیا گیا ہے)

☆ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے قصیدۂ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعاً
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا
تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اگر کسی کی آنکھ بن جائے تو وہ دنیا کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ہتھیلی میں رائی کے دانے کو دیکھتا ہے۔

☆ مومن کی فراست

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (ترمذی شریف (مترجم) جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، حدیث 1053، ص 440، مطبوعہ فرید بک لاہور)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مومنانہ فراست

حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں نقل فرماتے ہیں کہ دور فاروقی میں ایک رات مولا علی رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر محو استراحت تھے۔ آپ نے ایک خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں آپ نماز فجر کے لئے پہنچے، جماعت قائم ہوچکی تھی۔ سرور کائنات ﷺ امامت فرمارہے تھے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ پیچھے نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ سلام پھیرتے ہی نبی پاک ﷺ نے اپنا چہرۂ انور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف کر دیا۔ اتنے میں کھجور کا ایک ٹوکرا آیا۔ نبی پاک ﷺ نے وہ کھجوریں اپنے دست مبارک سے تقسیم فرمارہے تھے۔ میں پہنچا تو مجھے دو کھجوریں عطا فرمائیں جسے کھا کر مجھے بہت لطف محسوس ہوا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہونے کے بعد میں ان کھجوروں کا مزہ محسوس کرنے لگا۔ اس وقت فجر کی اذان ہورہی تھی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خواب کا کسی سے ذکر کئے بغیر فجر کی نماز کے لئے مسجد نبوی میں جب گیا تو کیا دیکھا کہ جماعت قائم ہوچکی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امامت فرمارہے تھے۔ میں بھی نماز میں شامل ہوگیا۔ نماز کے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مقتدیوں کی طرف چہرہ کرکے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک شخص کھجور کا ٹوکرا لایا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تقسیم کرنا شروع کردیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میری باری آئی تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے دو کھجوریں عطا فرمائیں۔ مجھے بہت مزہ آیا۔ مزید کھانے کا دل

چاہا۔ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پھر گیا اور عرض کی اور عطا فرمائیں۔ یہ سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ اے علی! اگر خواب میں رسول پاک ﷺ نے دو سے زیادہ کھجوریں دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا۔

یہ سن کر مولا علی رضی اللہ عنہ حیران رہ گئے۔ (سوچنے لگے کہ یہ خواب میں نے اپنے گھر میں دیکھا اور کسی کو بتایا بھی نہیں، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کیسے پتہ چلا) حیران ہو کر پوچھنے لگے۔ اے امیر المومنین! آپ کو میرے خواب کے بارے میں کس نے بتایا؟ پھر خود ہی کہنے لگے: رب تعالیٰ نے بتایا ہوگا۔

یہ سن کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تم نے رسول پاک ﷺ کی حدیث نہیں سنی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے نور سے آپ کے خواب کو ملاحظہ کر لیا۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے امیر المومنین! خواب میں رسول پاک ﷺ نے کھجوریں عطا فرمائیں، بیداری میں آپ نے کھجوریں عطا فرمائیں جو مزہ رسول پاک ﷺ کی عطا کی ہوئی کھجوروں میں تھا، وہی مزہ آپ کی دی ہوئی کھجوروں میں بھی ہے۔

اس واقعہ سے پتہ چلا کہ اگر رب تعالیٰ کی رحمت کسی کی آنکھ بن جائے تو اس کی نگاہوں کی وسعت کا عالم یہ ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے غیب کی چیزوں کو بھی دیکھ لیتا ہے، جیسا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے خواب کو ملاحظہ فرما لیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جن کے غلاموں کی نگاہوں کی وسعت کا یہ عالم ہو، تو آقا ﷺ کی نگاہوں کی وسعت کا کیا عالم ہوگا۔

☆اہل اللہ کے لئے مسافتیں لپیٹ دی جاتی ہیں

جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کسی کے پاؤں بن جائے جس سے وہ چلتا ہے تو پھر اس کے دور و نزدیک کوئی مانع نہیں رکھتی بلکہ اہل اللہ کے لئے مسافتیں لپیٹ دی جاتی ہیں۔

☆حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ عراق کے شہر بصرہ کے رہنے والے تھے مگر عالم یہ تھا کہ فجر کی نماز بصرہ میں ادا فرماتے اور ظہر کی نماز مکۃ المکرمہ میں ادا فرماتے۔

☆الکواکب السائرۃ جلد اول ص نمبر 229 پر امام سیوطی علیہ الرحمہ کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے خادم خاص حضرت محمد بن علی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز قیلولہ کے وقت امام سیوطی علیہ الرحمہ مجھ سے فرمانے لگے کہ آج عصر کی نماز مکہ معظّمہ میں پڑھنے کا ارادہ ہے جبکہ آپ مصر میں موجود تھے۔ مجھ سے کہا: میری اس کرامت کو میری زندگی میں کسی سے بیان نہ کرنا۔ میں نے عرض کی: ٹھیک ہے۔

آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: آنکھیں بند کرلو۔ میں نے آنکھیں بند کرلیں تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر تقریباً 27 قدم چل کر فرمایا: اب آنکھیں کھول دو، آنکھیں کھولی تو ہم باب معلیٰ پر تھے اور ہم نے وہاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ کے مزارات کی زیارت کی پھر ہم حرم شریف میں داخل ہوگئے۔ طواف کیا، زم زم شریف پیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے وہاں عصر کی نماز ادا کی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: یہ تعجب نہ کرو کہ ہمارے لئے زمین سمیٹ دی گئی بلکہ یہ تعجب کرو کہ یہاں مصر کے بہت سے مجاور موجود ہیں مگر انہوں نے ہمیں پہچانا نہیں۔

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میرے ساتھ مصر چلو اور اگر چاہو تو ٹھہر جاؤ۔ حج کا

موسم قریب ہے۔ حج کرکے مصر آ جانا۔ میں نے عرض کی: آپ کے ساتھ ہی چلوں گا۔ ہم باب معلیٰ تک گئے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: آنکھیں بند کرلو، میں نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تو وہ مجھے سات قدم لے کر تیز چلے اور کہا اپنی آنکھیں کھول دو۔ میں نے آنکھیں کھولی تو ہم مصر میں موجود تھے۔

☆ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں کہ چار مشائخ زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ حضرت معروف کرخی، حضرت عقیل منجی، حضرت حیابن قیس اور حضور غوث اعظم رحمہم اللہ۔

☆ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی محبت کائنات کے دلوں میں

مسلم شریف میں حدیث نمبر 2637 ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر ان سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

اور جب رب تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے ناراض ہوں۔ تم بھی اس سے ناراض ہوجاؤ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے ناراض ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے ناراض ہے۔ تم بھی اس سے ناراض ہوجاؤ تو آسمان والے بھی اس

سے نفرت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کے لئے نفرت رکھ دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! کیا شان ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ۔اللہ تعالیٰ ان کی محبت کو زمین و آسمان میں رہنے والوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔رب تعالیٰ نے انہیں کتنی طاقت وقوت عطا فرمائی ہے کہ ان کا ہم سے کوئی موازنہ نہیں ہوسکتا اوراس سے بڑھ کراولیاء اللہ رحمہم اللہ کی کیا شان ہوگی کہ جس نے اولیاء اللہ سے ذراسی بھی دشمنی کی، اسے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ قرار دیا گیا چنانچہ حدیث شریف سماعت فرمائیے۔

حدیث شریف = حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی کی جانب تشریف لے گئے تو وہاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کے روضۂ اطہر کے پاس روتے ہوئے دیکھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا: مجھے حضور ﷺ کی ایک حدیث نے رلایا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ذرا سا دکھاوا شرک ہے (شرک اصغر ہے) جس نے اللہ تعالیٰ کے ولی سے ذراسی بھی دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں۔اگر وہ غائب ہوجائیں تو کوئی انہیں تلاش نہیں کرتا۔اگر وہ سامنے آتے ہیں تو کوئی کھانے تک نہیں پوچھتا، نہ انہیں کوئی پہچانتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں۔ایسے لوگ گرد آلود تاریک فتنے سے نکل جائیں گے۔(سنن ابن ماجہ (مترجم) جلد دوم، حدیث 1787،ص 486،فرید بک لاہور)

اولیاء اللہ سے محبت کے ثمرات

☆ بخاری شریف کتاب الایمان حدیث نمبر 15 ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی

ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس میں بھی یہ تین باتیں ہوں گی، وہ لذت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس کو پوری دنیا سے محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ کسی شخص سے محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر میں دوبارہ لوٹ کر آنا ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

☆ مسلم شریف حدیث نمبر 6424 ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے کسی دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ میں بستی میں اپنے (دینی) بھائی سے ملنے جارہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا۔ کیا تم اس کے کسی احسان کا بدلہ چکانے کے لئے جارہے ہو؟ تو اس شخص نے جواب دیا: نہیں! میں اس کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں (اور اسی وجہ سے اسے ملنے جارہا ہوں) وہ فرشتہ بولا: میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں (اور تمہارے لئے یہ پیغام ہے) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح محبت کرتا ہے، جس طرح تم اللہ کے لئے اس شخص سے محبت کرتے ہو۔

☆ تو جن سے محبت کرتا ہوگا اس کے ساتھ ہوگا (بخاری کتاب الادب، حدیث 6171)

☆ ابن ماجہ حدیث 1479 پر ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک شخص کو پہچان لے گا۔ اس سے کہے گا: تمہیں یاد ہے یا نہیں؟ میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: وہ (اللہ والا) شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا، دوسرا دوزخی

گزرے گا اور ایک (اللہ والے) شخص سے کہے گا۔ تمہیں یاد ہے کہ نہیں؟ ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا، وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی (اللہ والے) سے کہے گا: تجھے یاد ہے کہ نہیں؟ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا۔ وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے محبت رکھنی چاہیئے۔ ان کے متعلق کسی قسم کی عداوت اپنے دلوں میں نہیں لانی چاہیئے۔ ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیئے۔ اگر ہم آج اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے رب تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت رکھیں گے تو ان شاء اللہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے شفاعت سے نوازے گا۔

دعا ہے بارگاہ رب العزت میں۔ اے مولائے کریم! ہم سب کو اولیاء کرام کا مقام ومرتبہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ ان کی محبت سے ہمارے سینوں کو منور فرما اور ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرما۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

سیرت وخدمات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْم وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورہ یونس سے آیت نمبر 64 تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔قبل اس کے کہ متذکرہ آیت قرآنی کے تحت کچھ عرض کیا جائے،اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کوحق کوسن کرحق کوقبول کرنے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

آج کی بابرکت محفل اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ کی یاد میں سجائی گئی ہے۔ہم آج آپ کی سیرت کے مختلف گوشوں کو بیان کرنے کی سعادت کریں گے۔سب سے پہلے مجدد کے متعلق کچھ سنتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی حدیث پاک مجدد کے متعلق سماعت فرمائیں۔

حدیث شریف = ابوداؤد شریف حدیث 887= حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضور ﷺ نے فرمایا۔اللہ اس امت کے لئے ہرصدی کے سرے پر

ایک شخص کو کھڑا کرتا رہے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو درست کر دیا کرے گا۔

☆ اللہ نے اپنی حکمت کاملہ سے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنے کی خاطر یہ نظام قائم فرمایا کہ ہر صدی کے سرے پر کم از کم اپنے ایسے ایک بندے کو ضرور کھڑا کرتا ہے جو اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کے لحاظ سے تاجدار کائنات ﷺ کا نائب اور مظہر اتم ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور میں دین پر پڑی ہوئی گرد و غبار کو صاف کر کے دین کے چہرے کو نکھار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو اصطلاح میں مجدد کہتے ہیں۔

☆ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔

مجدد وہ ہے کہ اس کے زمانے میں اُمّتوں کو جتنے فیوض پہنچتے ہیں۔ وہ اس کے واسطے سے پہنچتے ہیں۔ اگرچہ اس وقت اقطاب اور اوتاد ہوں، ابدال و نجباء ہوں۔

(مکتوبات امام ربانی (فارسی) جلد دوم، ص 15)

معلوم ہوا کہ اپنے دور کے مجدد کی طرف رجوع کئے بغیر کسی بڑائی و بزرگی، منصب و مرتبہ کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ مجدد ہی فیض بخش عالم ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے بحیثیت مجدد، کیا عوام، کیا علماء، کیا صوفیاء، کیا فضلاء...... جو سب ہی کا مقتداء ہو، وہ سب طریقت و تصوف میں کتنے اونچے مقام پر ہوگا؟

☆ جب زمانہ بدعقیدگی کی طرف بڑھنے لگا

زمانے میں جب طرح طرح کی بدعات اور غلط رسم و رواج جڑ پکڑنے لگیں، جب گمراہیت زور پکڑنے لگی، جب سنتیں مٹنا شروع ہو گئیں، جب دین کی صورت مسخ کر کے پیش کی جانے لگی، جب حق اور باطل میں فرق کرنا مشکل ہو گیا، جب سنت کو بدعت کہا جانے لگا، جب

بدعقیدگی تیزی سے پھیلنے لگی۔ سید عالم ﷺ کی شان وعظمت کو گھٹانے کی ناکام کوشش کی جانے لگی۔ جب عطائی علم غیب اور حیات النبی کا برملا انکار کیا جانے لگا، جب میلاد و گیارہویں کو شرک سے تعبیر دیا جانے لگا۔ جب معمولات اہلسنت کو بدعت کہا جانے لگا۔ ایسے پرفتن دور میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ مجدد بن کر جلوہ گر ہوئے۔

☆ اب وقت بدل گیا ہے

☆ مولانا حسنین رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس دن محرم 1301ھ کا چاند نظر آیا، حسب معمول نشست گاہ پر اعلیٰ حضرت بیٹھ گئے۔ اعلیٰ حضرت کے بچپن کے دوست تھن بھائی جان 1301ھ کا چاند نظر آ گیا ہے۔ صدی بدل گئی ہے، ہمیں بھی بدل جانا چاہئے۔

امام ایسے بدلے کہ کہیں کے کہیں پہنچ گئے اور ہم وہیں کے وہیں رہے۔ جب دنیا انہیں مجدد پکارنے لگی تو ہم سمجھ گئے کہ سب کچھ بدل گیا ہے۔

☆ امام اہلسنت نے تیرہویں صدی ہجری کے 28 سال 2 ماہ اور 20 دن پائے اور چودھویں صدی کے 45 سال ایک ماہ اور 25 دن پائے۔

آپ کی ولادت 10 شوال 1272ھ میں ہوئی۔

☆ امام اہلسنت نے تن تنہا سینکڑوں فتنوں کا مقابلہ کیا

☆ امام سے قبل جتنے مجدد ہوئے۔ ان کے زمانے میں دو یا زیادہ سے زیادہ پانچ فتنے تھے مگر امام احمد رضا خان نے فتنہ غیر مقلدین، فتنہ نیچریت، فتنہ نجدیت، فتنہ وہابیت، فتنہ منکرین حدیث، فتنہ قادیانیت، فتنہ خوارج، فتنہ رافضیت، فتنہ انکار شفاعت، فتنہ انکار سماع موتی، فتنہ آریہ، فتنہ توہین امیر معاویہ، فتنہ ناصبیت، وغیرہا ایسے ایسے فتنے کہ حق و باطل کا فرق کرنا دشوار تھا۔

ان کا مقابلہ بریلی کی چٹائی پر بیٹھ کر تن تنہا کرتے رہے اور ہر فتنے کو اپنا دفاع کرنے پر مجبور کر دیا۔

☆امام اہلسنت کی زبان کھلی تو صاف تھی، کج مج نہ تھی

☆ سید ایوب علی شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ بچپن میں استاد آپ کو زبر پڑھاتے ہیں۔ آپ زیر پڑھتے ہیں۔ دادا نے جب تحقیق کی تو کاتب کی غلطی تھی جو اعلیٰ حضرت پڑھتے تھے۔ وہ صحیح تھا، دادا کے پوچھنے پر بتایا کہ میں بہت کوشش کرتا ہوں۔ مگر زیر نکلتا ہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، جلد 1، ص 68)

☆صرف چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن آپ نے پڑھ لیا۔

☆صرف چھ سال کی عمر میں بڑے مجمع کے سامنے آپ نے ماہ ربیع الاول میں میلاد کے موضوع پر پہلی طویل تقریر کی۔

☆چھ سال کی عمر میں آپ نے معلوم کر لیا کہ بغداد کس طرف ہے پھر اس وقت سے آخری وقت تک اس طرف پاؤں نہ پھیلائے (سوانح اعلیٰ حضرت، 89)

☆13 سال 10 ماہ 4 دن کی عمر میں رضاعت کے مسئلے پر پہلا فتویٰ دیا۔ اس کے بعد 54 سال فتویٰ نویسی کی۔

☆اعلیٰ حضرت مرشد کی بارگاہ میں

1294ھ جمادی الاخریٰ کا واقعہ ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ روتے روتے سو گئے۔ خواب میں دیکھا کہ آپ کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ تشریف لائے۔ ایک صندوقچی عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ عنقریب وہ شخص آنے والا ہے جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا، دوسرے روز حضرت خواجہ شاہ عبد القادر عثمانی بدایونی علیہ الرحمہ تشریف لائے

اور اپنے ساتھ مارہرہ مقدسہ لے گئے۔ مارہرہ کے اسٹیشن ہی پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا: مجھے شیخ کامل کی خوشبو آرہی ہے۔ جب حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت نے دیکھتے ہی فرمایا: آیئے ہم تو کئی روز سے انتظار کررہے ہیں۔ پھر بیعت فرمایا اور اسی وقت تمام سلاسل کی اجازت بھی عطا فرمادی یعنی خلافت بھی بخش دی اور جو عطیات سلف سے چلے آرہے تھے، وہ سب بھی عطا فرمادیئے اور ایک صندوقچی جو وظیفہ کی صندوقچی کے نام سے منسوب تھی، عطا فرمائی اور تمام اوراد و وظائف، اعمال و اشغال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

یہ دیکھ کر تمامی مریدین کو تعجب ہوا۔ جس میں حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں علیہ الرحمہ نے (جو حضرت کے پوتے اور جانشین تھے) اپنے دادا سے عرض کیا کہ حضور! بائیس برس کے اس بچہ پر یہ کرم کیوں ہوا؟ جبکہ حضور کے یہاں خلافت و اجازت اتنی عام نہیں، برسوں، مہینوں آپ چلے اور ریاضتیں کراتے ہیں، جو کی روٹی کھلوا کر منزلیں طے کرواتے ہیں پھر اس قابل پاتے ہیں تو ایک دو سلسلہ کی اجازت و خلافت عطا فرماتے ہیں۔ (حضرت نوری میاں قطبِ دوراں، تاج الاولیاء، روشن ضمیر اور عارف باللہ تھے، اس لئے یہ سب کچھ دریافت کیا کہ زمانے کو اعلیٰ حضرت کی شان و عظمت کا علم ہو جائے) حضرت سید آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو، یہ فرما کر رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہوگئی پھر ارشاد فرمایا۔ میاں صاحب! میں فکرمند تھا کہ قیامت کے دن اگر رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آل رسول تو دنیا سے میرے لئے کیا لایا تو میں کیا پیش کروں گا مگر اب رب کی بارگاہ میں مولانا احمد رضا خان کو پیش کردوں گا۔

اور حضرات میرے پاس اپنے دلوں کو زنگ آلود لے کر آتے ہیں۔ اس لئے ان کو برسوں،

مہینوں لگتے ہیں مگر مولانا احمد رضا اپنے دل کو مجلّٰی و مصفّٰی لے کر آئے ہیں، صرف نسبت کی ضرورت تھی جو ہم نے عطا کر دی۔

نیز فرمایا۔ میاں صاحب! میری اور میرے مشائخ کی تمام تصانیف مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جب تک مولانا احمد رضا خان کو نہ دکھالی جائیں، شائع نہ کی جائیں جس کو یہ شائع کرنے کی اجازت دیں، وہ شائع کی جائیں۔ جسے یہ روک لیں، اس کو شائع نہ کی جائیں جو عبارت یہ بڑھا دیں، وہ میری اور میرے مشائخ کی جانب سے بڑھی ہوئی سمجھی جائے اور جس عبارت کو کاٹ دیں، وہ کٹی ہوئی سمجھی جائے۔ بارگاہ نبوی ﷺ سے یہ اختیارات ان کو عطا ہوئے ہیں۔ حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے پھر جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے چہرۂ مبارک پر نظر ڈالی تو برجستہ فرمانے لگے- واللہ یہ چشم و چراغ خاندان برکات ہیں۔ (تجلیات امام احمد رضا)

☆ بیعت کرنا کیسے شروع فرمایا؟

مولانا سید ایوب علی شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ پہلے جو بھی مرید ہونے کے لئے بارگاہ امام اہلسنت میں عرض کرتا تو آپ اسے شیخ ابوالحسین احمد نوری مارہروی یا حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد مرشد شاہ آل رسول مارہروی کی زیارت ہوئی۔ فرمایا آپ سلسلے کے دائرے کو کیوں تنگ کرتے ہو، مرید کیوں نہیں کرتے؟

اس حکم کے بعد آپ نے سلسلۂ بیعت شروع فرما دیا۔

☆ ناواقف حضرات نے آپ کے نام کے ساتھ حافظ لکھنا شروع کیا۔ حضرت سید ایوب علی خان فرماتے ہیں۔ آپ روزانہ ایک پارہ یاد فرمایا کرتے، پورے ایک ماہ میں آپ نے حفظ کر لیا اور فرمایا کہ اب لوگوں کا مجھے حافظ قرآن لکھنا غلط نہ ہوگا۔

علمی کارنامے

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی صرف ایک کتاب فتاویٰ رضویہ 33 جلدوں، 22000 صفحات پر مشتمل ہے۔

جن میں کل سوالات کی تعداد 6847 ہے۔ اس میں 1068 سوالات اپنے دور کے بڑے بڑے علماء نے آپ سے پوچھے ہیں۔

☆ فتاویٰ رضویہ میں صرف 206 رسائل اور تعداد حدیث 3591 ہے۔

☆ فتاویٰ عالمگیری جو فقط چند جلدوں پر مشتمل ہے۔ 500 سے زائد علماء و فقہاء نے مل کر تیار کی ہے۔ میرے امام نے تن تنہا بریلی کی چٹائی پر بیٹھ کر مکمل فتاویٰ رضویہ 33 جلدوں پر مشتمل اُمّت کو تحفہ دیا۔

☆ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں

اسلامی مسئلہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں۔ چاند اور سورج زمین کے گرد چکر لگاتے ہیں۔

القرآن: (ترجمہ) بے شک اللہ آسمان و زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ سرکیں تو اللہ کے سوا انہیں کون روکے، بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے۔

تفسیر = ابن مسعود اور حذیفہ بن یمان نے اس آیت سے زمین کے مطلق حرکت کی نفی تسلیم کی بلکہ زمین کے اپنی جگہ قائم رہ کر محور کے گرد گھومنے کو بھی زوال بتایا۔

تفسیر = علامہ نظام الدین حسن نیشاپوری نے تفسیر غائب الفرقان میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں اپنے مرکز سے نہ ہٹ جائے لہذا زمین ہے وہ

حرکت نہیں کرتی۔

☆ زمین وآسمان کا فاصلہ کتنا ہوگا؟

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا: واللہ اعلم۔ سب سے قریب تر جو منا یا گیا ہے، وہ نو ارب انتیس کروڑ میل ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے۔ اس سے آگے مستویٰ۔

اس کے بعد (یعنی دوری) اللہ جانے پھر اس کے آگے عرش کے ستر ہزار حجاب ہیں ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور اس سے آگے عرش، اور ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اس جواب کے بعد علماء نے قلم اٹھا کر لکھا کہ جن کے غلاموں کی نگاہوں کا یہ عالم ہو، ان کے مولیٰ ﷺ کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا؟

☆ امام کی شخصیت

علم کا یہ بحر بیکراں، ایک علم کا پہاڑ، محدث ومفتی، مفکر واد یب، مصلح ومدبر، ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے محقق بھی تھے، جس میں کئی سائنسداں کم تھے، آپ میں ایک طرف ت ابوالہیثم کی فکری بصارت وعلمی روشنی تھی تو دوسری جانب جابر بن حیان جیسی صلاحیت وقابلیت۔ آپ میں ایک طرف امام غزالی جیسی ذہانت تو دوسری طرف امام اعظم کے فیض سے فقیہانہ وسیع النظری۔ غوث اعظم سے روحانی وابستگی اور قلبی لگاؤ کے سبب اعلیٰ ظرف۔ امام اہلسنت ہر رخ علم وفن کا منبع اور ہر پہلو علم کا سرچشمہ تھا۔

فتاویٰ رضویہ میں زمین سے نکلنے والی 181 چیزوں کا ذکر کیا جس سے تیمم جائز ہے

اور 131 ان چیزوں کا ذکر کیا جس سے تیمم ناجائز ہے۔کوئی ماہر معدنیات بھی زمین سے نکلنے والی اتنی اشیاء کے نام نہیں بتا سکتا۔ یہ فقط امام کا تحقیقی کارنامہ ہے۔

☆ شاہد اسلم دیوبندی (ریسرچ اسکالر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) اپنے تحقیقی مقالہ ''سائنس قرآن کے آئینے میں لکھتے ہیں۔ امام احمد رضا برصغیر کے پہلے سائنسدان، دانشور اور عالم دین ہیں جنہوں نے سید احمد خان کے اس طرز عمل کے خلاف کہ ''سائنس کی روشنی میں قرآن کو پرکھا جائے'' یہ نظریہ پیش کیا کہ ''سائنس کو قرآن کی روشنی میں پرکھا جائے'' کیونکہ یہ ایک ازلی اور ابدی حقیقت ہے۔

☆ سرورِ کونین ﷺ کے اسماء گرامی

حضور ﷺ کے اسماء گرامی پنج سورہ اور وظائف کی کتابوں میں ننانوے بتائے جاتے ہیں۔ اس بارے میں اب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحقیق ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مانا میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کے اسماء گرامی کی وضاحت فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ کے اسم ذات دو ہیں۔ کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن مجید میں محمد ہے (ﷺ) اور اس کے علاوہ حضور ﷺ کے اسمائے صفات بے شمار ہیں۔ امام قسطلانی نے 500 جمع کئے ہیں۔ سیرت شامی میں 300 کا اضافہ کیا اور میں نے جو نام مبارک جمع کئے ہیں، وہ 600 ہیں تو گویا 1400 ہوئے اور حضور ﷺ کے اسمائے شریفہ ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں الگ الگ ہیں۔ دریا میں کچھ اور ہیں اور پہاڑوں میں کچھ اور۔

☆ شیخ صالح کمال سے امام کی ملاقات

شیخ صالح کمال اور اعلیٰ حضرت حرم شریف میں کتب بینی کے لئے تشریف لے گئے۔ دونوں میں نہ کبھی ملاقات نہ بات چیت ہوئی (کتاب پر دوات نہ رکھنے کا مسئلہ بتایا) شیخ کمال صالح متاثر ہوئے۔

شیخ نے فرمایا: آپ اور آپ کی جماعت کے متعلق ہمارے پاس کچھ سوالات آئے ہیں۔ جواب چاہتا ہوں۔ اگر آپ سے ملاقات نہ ہوتی تو آپ کے خلاف جوابات تیار کر کے شریف مکہ کو بھیج دیتا جس کا نتیجہ آپ کے حق میں بہت برا ہوتا۔

اعلیٰ حضرت نے اسی وقت جوابات لکھنا شروع کر دیئے۔ شیخ نے کہا۔ آپ اطمینان سے اپنی قیام گاہ جا کر جواب لکھ لیجئے گا۔

اعلیٰ حضرت نے چند گھنٹوں میں الدولۃ المکیہ کے نام سے کتاب لکھ کر شیخ کو پیش کر دی۔ شیخ نے شریف مکہ کی خدمت میں پیش کی۔

شریف مکہ نے باحتیاط اپنے صندوقچہ میں بند کیا اور عمائدین علماء کو بلا کر کئی روز تک شب میں وہ کتاب پڑھائی جاتی اور سب لوگ بغور سنتے۔

جب وہ موقع آیا کہ وسعت علم نبی پر نصوص قرآنیہ، احادیث، اقوال، ائمہ و اولیاء پیش کئے گئے۔ اس کو سنا تو خود شریف مکہ کو وجد آ گیا۔ اور شدت ذوق میں فرمایا۔ اللہ یعطی وھوء لاء یمنعون۔ اللہ نے اپنے محبوب کو اتنا وسیع علم عطا فرماتا ہے اور یہ وہابیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔

غرض کہ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ تمام اکابر علماء نے اس پر تقریظیں اور تصدیقیں فرمائیں جس سے اعلیٰ حضرت کا علمی مقام مزید بلند ہوا۔

یہاں تک کہ جملہ علمائے حرمین شریفین نے آپ کو مجدد دین وملت تسلیم کر لیا۔ یہ مجدد کا

خطاب وہیں سے حاصل ہوا۔

☆سر ضیاء الدین بارگاہ رضا میں

علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر ضیاء الدین ریاضی کا ایک سوال حل نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے جرمنی جانے کا ارادہ کیا۔ دینیات کے پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف نے رہنمائی کی۔ امام احمد رضا کے پاس جائیں، سر ضیاء الدین سوچنے لگے کہ مولوی صاحب کا ریاضی سے کیا تعلق؟ لیکن مجبوری تھی، چلے گئے۔ وہ گئے تو امام اہلسنت امام احمد رضا خان نے کچھ دیر میں ریاضی کا سوال حل کر دیا۔ وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

☆ وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے دریافت کیا کہ آپ کا فن میں استاد کون ہے؟ اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ میرا کوئی استاد نہیں ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد سے صرف چار قاعدے جمع تفریق، ضرب، تقسیم محض اس کے لئے سیکھے تھے کہ ترکہ کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ شرح چغمنی شروع کی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا، کیوں اپنا وقت اس میں صرف کرتے ہو۔ پیارے مصطفی ﷺ کی بارگاہ سے تم کو یہ علوم خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں، مکان کی چار دیواری کے اندر بیٹھا خود ہی کرتا رہتا ہوں۔ یہ سب سرکار ﷺ کا کرم ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی صحبت کا یہ اثر ہوا کہ بریلی شریف سے واپس ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے داڑھی رکھ لی اور نماز کے بھی پابند ہو گئے۔ (تجلیات امام احمد رضا)

☆بارگاہ رسالت سے مشین

شاہ ہدایت رسول بارگاہ اعلیٰ حضرت میں تھے، دنیا کی مشینریوں کی ایجاد کا تذکرہ نکلا۔ اعلیٰ

حضرت نے فرمایا۔ بفضلہٖ تعالیٰ بارگاہ رسالت سے فقیر کو ایسی مشین عطا ہوئی جس میں کسی بھی علم کا سوال کسی بھی زبان میں ڈال دیجئے۔ چند منٹ بعد اس کا صحیح جواب حاصل کر لیجئے۔

شاہ ہدایت رسول نے ضد کی کہ میں اس مشین کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر اعلیٰ حضرت نے اپنے سینے کے بٹن کھول کر سینے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ وہ مشین ہے جو بارگاہ رسالت سے عطاء ہوئی ہے۔ یہ سن کر شاہ ہدایت رسول کے منہ سے برجستہ نکلا۔ صدقت یاوارث علوم رسول اللہ و نائب رسول اللہ (تجلیات امام احمد رضا)

☆عاجزی

اتنا بلند مقام ملنے کے باوجود عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ میں عالم ہوں اور خدا وہ وقت نہ لائے کہ لوگ میرے پاؤں چومیں۔

مومنانہ فراست

☆کایا پلٹ گئی

استاذ العلماء سراج الفقہاء حضرت مولانا شاہ سراج احمد صاحب خان پوری کی آپ بیتی سنئے جو اس زمانے کے اکابر علماء میں سے ہیں۔ ان کے تعارف کے لئے صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ پاکستان بھر کے علماء ان کو سراج الفقہاء کے لقب سے مخاطب ہوتے ہیں جن کی نظر عنایت نے بڑے بڑے محقق اور نامور علماء پیدا کئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں ہمیں یہ بات سمجھا دی گئی تھی کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب پڑھنا ناجائز ہے۔ اس لئے میں نے اعلیٰ حضرت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ حسن اتفاق کہ مجھے میراث کے

ایک رسالے کی تصنیف کے دوران ایک مسئلہ میں الجھن پیدا ہوئی۔ میں نے اس کے حل کے لئے دیوبند، سہارنپور، دہلی اور دیگر بڑے بڑے مراکز کو خطوط لکھے لیکن کہیں سے بھی کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا۔ آخر کار سب سے مایوس ہو کر میں نے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں وہ سوال بھیجا۔ اعلیٰ حضرت نے صرف ایک ہفتے کے اندر جواب بھیج دیا۔ اعلیٰ حضرت نے اس مسئلہ کو اس طرح حل کیا کہ تمام کتابوں کے اختلافات اور شکوک وشبہات رفع ہو گئے۔ اعلیحضرت کے جواب کو دیکھنے کے بعد اعلیٰ حضرت کے متعلق میرا انداز فکر یکسر بدل گیا اور ان کے بارے میں تمام خیالات فاسدہ، عقیدت میں بدل گئے۔ پھر میں نے اعلیٰ حضرت کی تصانیف بھی منگوا کر پڑھنا شروع کیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا کہ جیسے میں اعلیٰ حضرت کی محض کتابوں کا مطالعہ ہی نہیں کر رہا تھا بلکہ تاجدار بریلی وہاں سے تصرف فرما کر میرے دل کے آئینے سے بدعقیدگی کے زنگار کو دھوتے اور مذہب اہلسنت کو جلا بخشتے جا رہے ہیں۔ اس فتویٰ میراث کے جواب میں اعلیٰ حضرت کا مجھے سائل فاضل ہداہ اللہ (یعنی سائل عالم کو اللہ راہ راست پر لائے) کے لفظوں سے خطاب فرمانا اعلیٰ حضرت کی زبردست کرامت ہے۔ گویا آپ نے اپنے کشف سے میری بدعقیدگی کو معلوم کر لیا اور ذرہ نوازی فرما کر جواب میں میرے لئے دعائیہ کلمات لکھ دیئے جو میری ہدایت کا سبب بنے۔ (تجلیات امام احمد رضا)

☆ پٹھان خاندان سے ہوں، طبیعت سخت ہے

علامہ سید دیدار علی شاہ الوری علیہ الرحمہ اور مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کی آپس میں دوستی تھی۔ ایک مرتبہ علامہ سید دیدار علی شاہ مراد آباد اپنے دوست مفتی نعیم الدین مراد آبادی سے ملنے تشریف لے گئے۔ جب مراد آباد پہنچے تو کیا دیکھا کہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی کہیں

جانے کی تیاری کررہے تھے۔علامہ سید دیدارعلی شاہ نے پوچھا۔نعیم الدین کہاں کی تیاری ہے؟
مفتی نعیم الدین مرادآبادی نے کہا: بریلی شریف اپنے استاد امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے ملنے جارہا ہوں۔تم انہیں جانتے ہو؟ علامہ سید دیدار علی شاہ نے کہا' ہاں جانتا ہوں۔ پٹھان خاندان سے ہیں۔طبیعت سخت ہے اور غصہ زیادہ آتا ہے۔
مفتی نعیم الدین مرادآبادی نے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو۔انہوں نے منع کیا بالآخر مفتی نعیم الدین مرادآبادی نے دوستی میں انہیں منالیا اور دونوں بریلی شریف روانہ ہوگئے۔اس سے پہلے کبھی بھی علامہ دیدارعلی شاہ نے اعلیٰ حضرت کو نہیں دیکھا اور نہ ہی ملاقات ہوئی مگر جیسے ہی بریلی شریف پہنچے اور علامہ سید دیدار علی شاہ نے اعلیٰ حضرت سے مصافحہ کیا' اعلیٰ حضرت نے برجستہ فرمایا: سید صاحب آپ کیسے ہیں؟ دیدارعلی شاہ حیران رہ گئے۔انہیں کیسے پتہ چلا کہ میں سید ہوں۔میں نے تو تعارف بھی نہیں کروایا۔اس کے بعد دیدار علی شاہ نے اعلیٰ حضرت سے کہا: میں ٹھیک ہوں' آپ کیسے ہیں؟ جواب میں اعلیٰ حضرت نے کہا۔ پٹھان خاندان سے ہوں' طبیعت سخت ہے اور غصہ زیادہ آتا ہے۔ یہ سن کر دیدارعلی شاہ حیران رہ گئے کہ یہ بات تو میں نے مراد آباد میں کہی تھی' ان کو کیسے پتہ چل گیا۔
بہت متاثر ہوئے اور اعلیٰ حضرت کی مومنانہ فراست کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت سے بیعت ہوگئے۔اعلیٰ حضرت نے اپنی مومنانہ فراست سے ان کے مرتبے کو دیکھ کر اسی وقت خلافت عطا فرمادی۔

☆تمہارا حصہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے پاس ہے

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ فخر الحفاظ حضرت حافظ یعقوب علی خان علیہ الرحمہ پیلی بھیت کے

مشہور ومعروف بزرگ عارف باللہ الحاج شاہ احمد شیر صاحب المعروف شاہجی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ کی خدمت میں مرید ہونے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ شاہجی میاں نے حافظ صاحب سے فرمایا۔ کیا کرو گے مرید ہو کر تم تو خود مادرزاد ولی ہو۔ حافظ صاحب نے پھر عرض کیا کہ شاہجی میاں! مرید کر لیجئے شاہ جی میاں نے پھر وہی جملہ فرمایا۔ تیسری بار پھر عرض کیا کہ شاہجی میاں نے فرمایا۔ دیکھو لوح محفوظ پر تمہارا حصہ ہمارے یہاں نہیں ہے۔ تم بریلی جاؤ، بڑے مولوی صاحب مولانا احمد رضا خانصاحب کے یہاں تمہارا حصہ ہے (اس وقت پیلی بھیت سے صرف ایک ٹرین بریلی شریف جایا کرتی تھی اور وہی واپس آیا کرتی تھی) لہٰذا حافظ صاحب بذریعہ ٹرین پیلی بھیت شریف سے بریلی شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں اپنے دولت خانے پر 18 ذوالحجہ کو اپنے پیرومرشد کا عرس کیا کرتے تھے۔ قل شریف کے بعد اعلیٰ حضرت نے مولانا عبدالاحد صاحب پیلی بھیتی اور مولانا حبیب الرحمن صاحب کو حکم دیا کہ اسٹیشن جاؤ اس ٹرین سے حافظ صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ان کو یہاں پر لے آؤ۔ اعلیٰ حضرت نے نہ تو حافظ صاحب کا نام ظاہر فرمایا، نہ ان حضرات سے دریافت کیا۔ خیر اسٹیشن پہنچے، ٹرین میں سے حافظ یعقوب علی خان اترے تو ان حضرات نے پہچان لیا اور حافظ صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔ حافظ صاحب نے اعلیٰ حضرت کا پتہ بتایا تو مولانا حبیب الرحمن خانصاحب پھیلی بھیتی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے تو پہلے ہی بتا دیا اور فرمایا کہ اسٹیشن جاؤ، حافظ اس ٹرین سے آ رہے ہیں۔ ان کو لے آؤ۔ یوں ہم لوگ یہاں حاضر ہوئے۔ دونوں حضرات حافظ صاحب کو لے کر محلہ سوداگران کو چلے۔ ادھر اعلیٰ حضرت اپنے دولت کدے پر حافظ صاحب کے استقبال کے لئے دروازے پر رونق افروز تھے کہ اتنے حافظ صاحب تشریف آئے۔ معانقہ مصافحہ ہوا۔ پھاٹک والے مکان میں قیام ہوا۔ بعدہ حافظ صاحب نے بیعت

ہونے کی خواہش ظاہر کی۔اسی سلسلے میں کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی۔اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے حافظ صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کچھ ارشاد فرمایا اور حافظ صاحب کو بیعت فرمایا۔

(تجلیات امام احمد رضا)

☆ناشتہ کر کے جائیں ٹرین مل جائے گی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ حبیب اللہ میرٹھی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بریلی شریف سے بعد نماز فجر میرٹھ واپسی کا عزم کیا۔اسٹیشن جانے کے لئے تانگے پر سامان رکھوا دیا اور سلام رخصت کے لئے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضری دی۔اعلیٰ حضرت نے جواب سلام کے ساتھ ہی فرمایا کہ ناشتہ کر کے جائیے۔ان شاء اللہ ٹرین مل جائے گی۔فرماتے ہیں مجھ کو قدرتردد پیدا ہوا۔اس لئے کہ ٹرین چھوٹنے میں بہت ہی کم وقت رہ گیا تھا لیکن نہ جائے رفتن، نہ پائے ماندن حکم، شیخ کے حضور سر نیاز خم ہوگیا۔تھوڑی دیر بعد ناشتہ آیا۔ناشتے سے فارغ ہوکر تانگے میں سوار ہوئے۔اگرچہ گاڑی چھوٹ جانے کا وقت گزر چکا تھا لیکن میرے دل کو اطمینان تھا اس لئے کہ اعلیٰ حضرت ٹرین مل جانے کا ارشاد فرما چکے تھے۔تانگے نے اسٹیشن پہنچایا۔قلی نے سامان اتارتے ہوئے بتایا کہ ٹرین گئے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر بھائی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں جا کر بیٹھ گیا اور ان سے کہا کہ حضرت نے مجھے اسی ٹرین مل جانے کی خبر دی تھی۔اس لئے مجھ کو تو یقین ہے کہ ٹرین مل جائے گی۔ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ فون پر اطلاع ملی کہ ٹرین کے انجن میں کوئی خرابی ہوگئی ہے لہذا ٹرین بریلی شریف پہنچ رہی ہے۔فرماتے ہیں یہ خبر سنتے ہی فرط مسرت سے آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔گاڑی پہنچی، تھوڑی دیر مرمت کے بعد پھر روانہ ہوئی اور میں اطمینان سے اس میں سوار ہوکر میرٹھ پہنچا۔(تجلیات

امام احمد رضا، ص 105)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اکابرین کی نظر میں

☆ پیر مہر علی گولڑوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے ملاقات کے لئے گیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ چہرۂ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ کر ان کے انوار کی روشنی میں حدیث پڑھا رہے تھے۔

☆ اعلیٰ حضرت حضرت سید علی حسین اشرفی علیہ الرحمہ کی ٹرین جب بریلی شریف سے گزری تو آپ کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے پوچھا: کھڑے ہونے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جب یہ ٹرین بریلی شریف سے گزری تو میری تعظیم میں قطب الارشاد امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنی مسند پر کھڑے ہوگئے ہیں اور میں نائب رسول امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوگیا ہوں۔

☆ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ کو خواب میں سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے بارگاہ غوثیت میں عرض کی کہ آپ کا نائب کون ہے؟ حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس وقت میرا نائب بریلی کی سرزمین پر احمد رضا ہے۔

میاں صاحب فرماتے ہیں: یہ سن کر میں امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے ملنے گیا پھر ان کے درس حدیث میں شریک ہوا۔ مجھے محسوس ہوا کہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ براہ راست رسول پاک ﷺ سے پوچھ کر حدیث بیان فرماتے ہیں۔

☆ یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ جب سرزمین پیلی بھیت پر محدث اعظم ہند علامہ سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ اپنے استاذ محترم محدث سورتی کے مدرسۃ الحدیث میں زیر تعلیم تھے۔

زینت خاندان اشرفیہ محدث اعظم ہند فرماتے ہیں۔ میرے استاذ محترم سے میں نے پوچھا کہ آپ تو حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بیعت ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو جتنی عقیدت و محبت اعلیٰ حضرت سے ہے، وہ کسی سے نہیں اعلیٰ حضرت کی یاد آپ کی زندگی کے لئے روح کا مقام رکھتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

علم میں نے اپنے استاذ مولوی اسحق سے پایا اور بیعت کی نعمت مجھے شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے حاصل ہوئی۔ سب سے بڑی دولت، دولت ایمان ہے جو مدار نجات ہے۔ وہ میں نے صرف اور صرف اعلیٰ حضرت ہی سے پایا اور میرے سینے میں عظمت مصطفی ﷺ کو پوری طرح داخل کرنے والے اعلیٰ حضرت ہیں۔

محدث اعظم ہند نے عرض کی۔ استاد جی! کیا علم حدیث میں وہ آپ کے برابر ہیں؟ محدث سورتی فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امیر المومنین فی الحدیث ہیں میں سالہا سال صرف اس فن کو پڑھتا رہوں تو بھی ان کے برابر نہ پہنچوں۔

(تجلیات امام احمد رضا)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا قوتِ حافظہ

☆ محدث اعظم ہند فرماتے ہیں چونکہ میں نے حساب کی تعلیم اسکول سے حاصل کی تھی لہذا حساب کتاب میں مہارت تھی تو اعلیٰ حضرت میراث والے استفتاء میرے سپرد فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ پندرہ بطن کا مناسخہ آیا۔ ظاہر ہے کہ مورث اعلیٰ کی پندرہویں پشت میں درجنوں ورثاء ہوں گے۔ مجھ کو اس کے جواب میں دو رات ایک دن مسلسل محنت کرنی پڑی۔ آنہ پائی سے درجنوں ورثاء کے حق کو قلمبند کیا۔ نماز عصر کے بعد بیٹھا کہ استفتاء سنا دوں۔ وہ بہت طویل تھا،

فلاں مرا اور فلاں کو وارث چھوڑا، پھر فلاں مرا اور اس نے اتنے وارث چھوڑے۔صرف ناموں کی تعداد اتنی تھی کہ فل اسکیپ سائز کے دو صفحے بھرے ہوئے تھے۔جب میں استفتاء میں پڑھ رہا تھا تو دیکھا کہ اعلیٰحضرت کی انگلیاں حرکت میں ہیں۔ادھر استفتاء ختم ہوا۔ادھر بلا کسی تاخیر کے اشاد فرمایا کہ آپ نے فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حصہ دیا ہے۔درجنوں نام بنام لوگوں کا حصہ بادیا۔میں حیران وششدر کہ استفتاء کو بیس مرتبہ تو میں نے پڑھا۔ہر ایک نام کو بار بار پڑھ کر قلمبند کیا لیکن مجھ سے صرف سب زندہ ورثاء کے نام پوچھے جائیں تو بغیر استفتاء اور جواب دیکھے نہیں بتا سکتا، یہ کیا شان ہے، کتنی شاندار کرامت ہے کہ ایک بار استفتاء سنا تو درجنوں ورثاء کا ایک ایک نام یاد رہا اور ہر ایک کا صحیح حصہ اس طرح بتادیا کہ جیسے کئی مہینے تک کوشش کر کے حصہ و نام کورٹ لیا گیا ہو۔

(تجلیات امام احمد رضا)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے دو ضخیم جلدوں پر مشتمل فتاویٰ کی کتاب پیلی بھیت سے محدث سورتی سے مطالعہ کئے لی۔ایک رات میں دونوں جلدوں کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے امید ہے کہ دو تین مہینوں تک جہاں کی عبارت کی ضرورت ہوگی، فتویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو عمر بھر کے لئے حفظ ہو گیا۔

☆ اعلیٰ حضرت کا یقین کامل

اعلیٰ حضرت خود فرماتے ہیں کہ پہلی بار کی حاضری (حرمین طیبین 1295ھ میں) والدین کے ہمراہ تھی۔اس وقت مجھے تئیسواں سال تھا۔واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا۔لوگوں نے کفن پہن لئے تھے۔والد صاحب کا اضطراب دیکھ کر ان کی تسکین کے لئے بے ساختہ میری

زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں۔ خدا کی قسم! یہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ یہ قسم میں نے حدیث ہی کے اطمینان پر کھائی تھی جس میں کشتی میں سوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دعا ارشاد ہوئی ہے۔ میں نے وہ دعا پڑھ لی۔ حدیث کے وعدہ صادقہ پر مطمئن تھا پھر بھی قسم کے نکل جانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا اور معاً حدیث یاد آئی۔ رب تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور سرکار ﷺ سے مدد مانگی۔ ہوا تین دن تک چل رہی تھی پھر زور ٹوٹا اور جہاز نے طوفان سے نجات پائی۔

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

☆ بریلی میں طاعون شدت کے ساتھ تھا۔ امام کے مسوڑھوں میں ورم آ گیا اور اتنا زیادہ ہوا کہ حلق اور منہ بالکل بند ہو گیا۔ مشکل سے تھوڑا سا دودھ حلق سے اتارتے، بخار بہت شدید تھا۔ کان کے پیچھے گھٹلیاں تھیں۔ طبیب نے کہا یہ طاعون ہے حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ میں نے سرکار ﷺ کی بتائی ہوئی دعا پڑھ لی ہے۔ مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ رات سویا تو ایک بزرگ خواب میں آئے اور کہنے لگے: احمد رضا! مسواک کر مسواک۔ میں نے اٹھ کر مسواک کی' منہ سے کچھ خون نکلا اور میں مکمل شفایاب ہو گیا۔ (حیات اعلیحضرت ص 91)

غریبوں سے محبت

آپ غریبوں سے بہت محبت فرماتے اور امیروں سے کم ملتے اور اپنے ارشادات میں امیروں کی صحبت میں بیٹھنے کو دل کی بیماری فرمایا۔

☆ مولانا ظفر الدین بہاری فرماتے ہیں کہ ایک غریب نے امام کی بارگاہ میں عرض کی۔ میرے گھر آپ کی دعوت ہے۔ امام نے فرمایا۔ کیا کھلائیں گے؟ عرض کی۔ ماش کی دال اور روٹی

کھلائیں گے۔فرمایا پھر تو ہم ضرور آئیں گے۔

☆محلہ بانس منڈی کے قریب ایک شخص نے امام کی دعوت کی۔ بہت غریب تھا۔دعوت کے بعد تنگ دستی کی شکایت کی۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا: جب اتنی تنگ دستی ہے تو دعوت کیوں کی؟ اس نے کہا کہ آپ کی دعوت اس لئے کی کہ آپ کے قدموں کی برکت سے تنگدستی دور ہو جائے۔

☆طلباء سے محبت

مدرسۂ منظر اسلام کے طلباء کے لئے خوشیوں کے موقعوں پر اور عید کے دنوں میں نئے کپڑے بنوا دیتے اور اچھے اچھے کھانے کھلاتے۔عرب والوں کو عربی کھانے،روس والوں کو روسی کھانے، بنگال والوں کو بنگالی کھانے،سندھ والوں کو سندھی کھانے اور پنجاب والوں کو پنجابی کھانے پکوا کر کھلاتے۔(حیات اعلیٰ حضرت)

☆جود و سخاوت

موسم سرما میں آپ کے چھوٹے بھائی نے آپ کی خدمت میں چادر پیش کی۔امام کا معمول تھا کہ سردیوں میں رضائیاں تیار کروا کر غرباء میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔اس وقت تک سب رضائیاں تقسیم ہو چکی تھیں کہ ایک صاحب نے امام سے رضائی کی درخواست کی تو آپ نے اپنی چادر اتار کر اسے عنایت کر دی۔

☆ایک چھتری برسات کے لئے رکھی تھی۔حاجت مند کے سوال پر وہ اسے دے دی۔

☆امام نے اپنے اعزاء واقرباء،اصحاب واحباب اور خاص مریدین کے ناموں کی ایک طویل فہرست بنائی ہوئی تھی۔ بعد از فجر اپنے اوراد و وظائف کے آخر میں ان سب کے لئے نام بنام دعا فرمایا کرتے۔لوگ اس بات کے متمنی ہوتے کہ ان کا نام بھی اس فہرست میں شامل

ہوجائے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا جود وسخا بہت اعلیٰ تھا۔کبھی کسی کو منع نہ فرماتے جو کچھ ہوسکتا' عطا فرمادیتے۔

تربیت

تاجدار بریلی کی تربیت بھی بہت شاندار ہے۔ایک بزرگ بریلی شریف اعلیٰ حضرت سے ملنے آئے۔جب بریلی شریف کے اندر داخل ہوئے تو پیاس لگی۔ان بزرگ نے ایک نابالغ بچے کو دیکھا کہ وہ پانی لے کر جارہا تھا۔ان بزرگ نے اس بچے سے پانی مانگا۔بچے نے کہا حضور! شرعی مسئلہ یہ ہے کہ آپ نابالغ سے اس کے سرپرستوں کی اجازت کے بغیر پانی نہیں لے سکتے۔ وہ بزرگ بہت حیران ہوئے اور حیران ہوکر بچے سے پوچھا۔بیٹا!اس عمر میں ایسی تربیت کس نے کی؟ بچے نے کہا کہ میں اعلیٰ حضرت کے حجرے کے باہر بیٹھتا ہوں۔وہ بزرگ کہنے لگے۔جس کے حجرے کے باہر بیٹھنے والے بچے کا یہ عالم ہے تو اعلیٰ حضرت کا کیا عالم ہوگا؟

آپ کی تربیت نے کسی کو حجۃ الاسلام بنادیا، کسی کو مفتی اعظم ہند بنادیا، کسی کو قطب مدینہ بنادیا، کسی کو صدر الشریعہ بنادیا، کسی کو صدر الافاضل بنادیا، کسی کو شیر بیشۂ اہلسنت بنادیا، کسی کو دیدار علی شاہ بنادیا، کسی کو ملک العلماء بنادیا، کسی کو استاذ زمن بنادیا، کسی کو مدح خوان حبیب خدا بنادیا اور کسی کو محدث اعظم ہند بنادیا۔

☆کشتی کو ڈوبنے سے بچالیا

ایک مرتبہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم اعلیٰ حضرت سے درس حدیث لے رہے تھے کہ خلاف عادت آپ وہاں سے اٹھے اور پندرہ منٹ کے بعد قدرے

متفکر، پریشان واپس تشریف لائے۔اس حال میں کہ آپ دونوں ہاتھ مع آستین کے تر (گیلے) تھے، مجھے حکم فرمایا کہ خشک کرتہ لے آئیں۔ میں نے حاضر کیا۔حضور نے پہنا اور پھر ہم لوگوں کو درس دینے لگے۔

میرے دل میں یہ عجیب بات کھٹکی تو میں نے وہ دن، تاریخ اور وقت لکھ لیا، چنانچہ گیارہ دن کے بعد ایک جماعت تحفہ وتحائف لے کر حاضر ہوئی۔ جب وہ لوگ واپس جانے لگے تو میں نے ان سے ان کا حال پوچھا کہ مکان کہاں ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیسے آنا ہوا؟

ان لوگوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ ہم فلاں تاریخ کو کشتی میں سوار ہوئے۔ ہوا تیز چلنے لگی اور موجیں زیادہ ہونے لگیں، یہاں تک کہ کشتی کے الٹ جانے اور ہم لوگوں کے ڈوب جانے کا خطرہ پیدا ہوا۔ہم نے اعلیٰ حضرت سے توسل کیا اور نذر مانی۔

کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کشتی کے نزدیک آیا اور اس کا کنارہ پکڑ کر کنارے پر پہنچایا تو اعلیٰ حضرت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بچالیا۔اب وہی نذر پوری کرنے اور امام کی زیارت کو آئے ہیں۔(حیات اعلیٰ حضرت،ص966)

☆اعلیٰ حضرت نے مردے کو زندہ کردیا

شیخ حبیب الرحمن کو بچپن میں نمونیا ہوگیا اور اسی میں آپ کا انتقال ہوگیا۔گھر میں کہرام مچ گیا کہ اکلوتا ہی لڑکا تھا اور وہ بھی چل بسا۔کفن وغیرہ کا انتظام ہونے لگا۔محلہ ہی میں اعلیٰ حضرت کا مکان تھا۔والدہ روتی ہوئی اعلیٰ حضرت کے پاس پہنچی اور رو رو کر کہنے لگیں۔حضور میرا لڑکا مر گیا۔ یہ اکلوتا لڑکا آپ ہی کی دعا سے نصیب ہوا تھا۔حضور! مجھے اپنا لڑکا چاہئے۔آپ اس کو زندہ کیجئے۔اعلیٰ حضرت نے چھڑی اٹھائی اور مکان پر تشریف لے گئے۔سب لوگ تعظیماً کھڑے

ہو گئے اور یہ سمجھے کہ اعلیٰ حضرت بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔اعلیٰ حضرت نے بچے کے اوپر سے کپڑا ہٹایا اور بسم اللہ پڑھ کر فرمایا۔آنکھیں کیوں نہیں کھولتا۔دیکھ تو تیری والدہ کیا کہہ رہی ہے۔

اتنا فرمانا تھا کہ بچے نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور رونا شروع کر دیا۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔یہ بچہ تو زندہ ہے،کون کہتا ہے کہ مر گیا پھر تو ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔اعلیٰ حضرت نے اس بچے پر محبت وشفقت کا ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ معلوم ہونے لگی۔حضرت علامہ محمد امانت رسول برکاتی فرماتے ہیں کہ اس بچے کو اتنی طویل عمر ملی کہ ان کو تریسٹھ سال کی عمر میں،میں نے دیکھا۔(تجلیات امام احمد رضا)

☆سادات سے محبت پر کرم خداوندی

اعلیٰ حضرت جب جنت البقیع میں سیدہ فاطمہ کے مزار پر حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ ادب واحترام رکاوٹ تھا۔میں کچھ بول ہی نہیں سکا تو فرشتوں نے بڑھ کر میری ترجمانی فرمائی کہ اے بنت رسول اللہ!آپ کے بابا کے نور کا منگتا حاضر دربار ہے۔

مجھ کو کیا منہ عرض کا، لیکن فرشتوں نے کہا
شاہ زادی حاضر ہے در پہ منگتا نور کا

☆سید نہ ہونے میں حکمت

حضرت شاہ مصطفی میاں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کو ہر فضیلت،علم وفضل اور بلند رتبہ عطا فرمایا ہے،مگر آپ کو سادات کے یہاں پیدا نہیں فرمایا؟

مجھے بعد میں یہ سید نہ ہونے کی حکمت سمجھ میں آئی کہ اعلیٰ حضرت نے جوسادات کی عظمت اور فضیلت بیان فرمائی کہ اگر آپ سادات ہوتے تو دشمن کہتے، اپنے ہی گھرانے کی تعریف و توصیف کر رہا ہے، لہذا آپ کے سید نہ ہونے میں یہ حکمت تھی کہ رب تعالیٰ نے دین کے دشمنوں کے منہ بند کر دیئے۔

☆سادات علماء ومشائخ بیان فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت پر مسلمانوں پر ایک احسان ہے مگر سادات پر دو احسانات ہیں۔ایک عقیدہ بچایا اور دوسرا دنیا کو سادات کا ادب سکھایا۔

☆اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ سید میں بظاہر کوئی برائی ہو تو اس نیت سے اصلاح کرو کہ شہزادے کے پاؤں میں غلاظت لگ گئی ہے، اسے صاف کر رہا ہوں۔

☆سونے کی انگوٹھی پہننے پر اصلاح

حضرت مہدی حسن میاں فرماتے ہیں۔میں جب بریلی آتا تو امام خود کھانا لاتے اور ہاتھ دھلاتے۔ایک مرتبہ میں سونے کی انگوٹھی اور چھلے پہنے ہوئے تھا، حسب دستور جب ہاتھ دھلوانے لگے تو فرمایا شہزادہ حضور! یہ انگوٹھی اور چھلے مجھے دے دیجئے! میں نے اتار کر دے دیئے اور ممبئی سے مارہرہ واپس آیا تو میری لڑکی فاطمہ نے کہا......ابا حضور! بریلی کے مولانا کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلے، انگوٹھی اور ایک خط تھا جس میں یہ لکھا تھا ”شہزادی صاحبہ یہ دونوں طلائی اشیاء آپ کی ہیں (کیونکہ مردوں کو ان کا پہننا جائز نہیں) (حیات اعلیٰ حضرت جلد اول، ص105)

☆سید صاحب کی اصلاح

امام فرماتے ہیں، سادات کرام میں سے ایک صاحبزادے گردش ایام کی زد میں اگر تنگدستی

میں مبتلا تھے۔ وہ میرے پاس تشریف لاتے اور غربت کی شکایت کرتے، ایک دن بہت پریشان تھے۔ میں نے ان سے کہا صاحبزادے! یہ ارشاد فرمایئے کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کیلئے حلال ہوسکتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! ایک مرتبہ آپ کے جد اعلیٰ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے تنہائی میں اپنے چہرہ پر ہاتھ پھیر کا ارشاد فرمایا۔ اے دنیا کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں رجوع نہیں۔ شہزادے! کیا اس قول کے بعد بھی سادات کا غربت وافلاس میں مبتلا ہونا تعجب کی بات ہے۔ وہ کہنے لگے حضور مجھے بڑا سکون ملا ہے۔

☆کبھی جماعت ترک نہ کی

کتاب حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ بیماری میں بھی جماعت ترک نہ کی۔ نازک حالت میں کرسی میں لکڑی باندھ کر چار آدمی آپ کو مسجد میں لے جاتے اور نماز کے بعد دولت کدے میں پہنچاتے۔

انتہائی نازک حالت میں بھی آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے، طاقت نہ رکھتے ہوئے مجبوراً بیٹھ کر پڑھنی پڑتی لیکن ایسی حالت میں بھی پیروں کے انگوٹھے کا پیٹ زمین پر لگانے کی بے حد کوشش کرتے۔

☆ اے سنی مسلمانو! ذرا سوچو' ہم چھوٹی چھوٹی تکالیف پر جماعت چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم جس امام کے چاہنے والے ہیں' وہ کس قدر جماعت کا اہتمام کرتے تھے۔ ہمیں آخر کیا ہوگیا ہے؟

☆دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافروں کیلئے جنت ہے

اعلیٰ حضرت ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ مسلمان عمر بھر کتنی ہی تنگی ومصائب میں رہے،

ایک ہوا جنت کی دیں گے اور پوچھیں گے کہ تم نے دنیا میں کیا تکلیف اٹھائی؟ کہے گا......واللہ کوئی تکلیف نہ اٹھائی اور کافر کو ہزار برس تک ناز ونعم میں رکھا جائے، کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے، گرم ہوا بھی نہ لگنے پائے، قبر میں ایک جھونکا اسے جہنم کا دیں گے۔ کہے گا......واللہ مجھے دنیا میں کوئی آرام نہ ملا۔

(ملفوظات جلد 4، ص 27)

دنیا میں مشکلات برداشت کرنے والوں کے لئے، مصائب و آلام جھیلنے والوں کے لئے آخرت میں راحت و آرام کا مژدۂ جاں فزا ہے۔

حدیث = اگر دنیا کی قدر اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر ہوتی۔ تو ایک گھونٹ اس میں کافر کو نہ دیتا۔ ذلیل ہے، ذلیلوں کو دی گئی ہے۔ جب سے اسے بنایا ہے، کبھی اس کی طرف نظر نہ فرمائی، دنیا کی روحانیت آسمان وزمین کے درمیان جو (فضا) میں معلق ہے، فریاد وزاری کرتی ہے اور کہتی ہے، اے میرے رب! تو مجھ سے کیوں ناراض ہے، مدتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے ''چپ خبیثہ''

اور آگے فرمایا:

سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا میں سونے چاندی سے محبت رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن پکارے جائیں گے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اپنے محبوب سے ایسا دور فرماتا ہے جیسے بلاشبہ بچے کو اس کی مضر چیزوں سے ماں دور رکھتی ہے۔ (ملفوظ، جلد 4، ص 25)

☆ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

انسان دنیا میں کمانے آیا ہے، کھانے نہیں

☆ بونے آیا ہے، کاٹنے نہیں...... پودا لگانے آیا ہے، پھل کھانے نہیں، کام کرنے آیا ہے، آرام کرنے نہیں......امام کے ایک خط کا یہ جملہ پڑھیں:

اہل اسلام پر روشن ہے کہ انسان دنیا میں، دنیا کمانے کے لئے نہیں بھیجا گیا، دنیا مزرع (کھیتی) ہے اور آج کا بویا کل ملتا ہے......مبارک وہ دل کہ طلب دنیا میں دین وعقبیٰ سے غافل نہ ہو(کلیات مکاتیب رضا2/206)

☆مال اور اولاد سے محبت کیوں؟

اعلیٰ حضرت اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ الحمدللہ! میں نے مال سے کبھی محبت نہ رکھی اور اگر مال سے محبت کی تو فقط اس بناء پر کہ راہ خدا میں خرچ ہوتا ہے۔ اولاد سے بھی محبت ہے تو فقط صلح رحم، عمل نیک ہے، اس کا سبب اولاد ہے۔

☆فتوے پر فیس

بعض حضرات نے ناواقفی کی بنیاد پر فیس کا پوچھ لیا۔ جواباً فرمایا۔ یہاں بحمدللہ فتویٰ پر کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ کبھی ایک پیسہ نہ لیا گیا اور نہ لیا جائے گا۔ معلوم نہیں کون لوگ ایسے پست ہمت ہیں جنہوں نے یہ صیغہ کسب کا اختیار کر رکھا ہے جس کے باعث دور دور کے ناواقف مسلمان کئی بار پوچھ چکے ہیں کہ فیس کیا ہوگی بھائیو!

میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو سارے جہان کے پروردگار پر ہے اگر وہ چاہے۔

☆وصال شریف

طویل علالت کے بعد 25 صفر المظفر 1340ھ بمطابق 28 اکتوبر 1921ء جمعۃ المبارک کے روز دو بج کر اڑتیس منٹ پر جب موذن نے کہا ''حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' آ ؤ فلاح کی طرف' آ ؤ فلاح کی طرف'' تو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

تم کیا گئے کہ رونق محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی
خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآں ہے آج بھی

26 صفر المظفر کو صبح نو بجے کے بعد جنازہ اٹھا' لاکھوں افراد جنازہ میں موجود تھے اور سب کی زبان پر یہی تھا۔

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

آپ نے دین اسلام کی ایسی خدمت کی' فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اپنے آپ کو محبت رسول ﷺ میں فنا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا گلستاں آج تک مہک رہا ہے اور صبح قیامت تک مہکتا رہے گا۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

مصطفیٰ کا دلارا ہمارا رضا
غوثِ اعظم کا پیارا ہمارا رضا
اپنے مرشد کا پیارا ہمارا رضا
رضویوں کا ہے مولا ہمارا رضا
رضویوں کو نہیں غم ذرا حشر میں
ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا

☆فرشتوں کے کاندھوں پر قطب الارشاد کا جنازہ

محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ میں اپنے مکان پر (کچھوچھہ) میں تھا اور بریلی کے حالات سے برخبر تھا۔ میرے حضور شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی میاں وضو فرمارہے تھے کہ یکبارگی رونے لگے۔ یہ بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی کہ آپ کیوں رورہے ہیں۔ میں آگے بڑھا تو فرمایا کہ بیٹا میں فرشتوں کے کاندھوں پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رورہا ہوں۔ چند گھنٹے بعد بریلی کا تار ملا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کا وصال ہوگیا ہے تو ہمارے گھر میں کہرام مچ گیا۔

☆وصال کے بعد بارگاہ میں حاضری

سید ایوب علی فرماتے ہیں کہ مجھ سے قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ نے

اپنا خواب بیان کیا کہ دن کے دس بجے کا وقت تھا۔ میں سو رہا تھا، خواب میں دیکھا کہ امام، سرکار ﷺ کے مواجہہ اقدس میں حاضر ہیں اور صلوٰۃ وسلام عرض کر رہے ہیں۔ بس اسی قدر دیکھنے پایا تھا کہ معاً آنکھ کھل گئی۔

اب بار بار خیال آنے کے بعد اٹھ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھا کہ اعلیٰ حضرت سفید لباس میں مزار پرانوار پر حاضر ہیں، میں قدم بوسی کی نیت سے آگے بڑھا کہ نظروں سے اعلیٰ حضرت غائب ہو گئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ص973)

☆اہل ایمان کو ہر دور میں شناخت کی ضرورت محسوس ہوئی ہے

دیکھئے مکہ کی وادیوں میں جب اسلام کی دعوت عام ہوئی تو اس وقت ہر صاحب ایمان کو مسلمان کہا جاتا تھا اور جب بھی کوئی کہتا کہ میں مسلمان ہوں تو اس شخص کے بارے میں فوراً یہ سمجھ میں آجاتا کہ یہ اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھتا ہے، یعنی خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے، لیکن ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ صاحب ایمان کو پرکھنے کے پیمانے بدل گئے۔ فقط کلمہ طیبہ پڑھنا پہچان نہ رہی، گستاخ صحابہ رافضیوں کی شکل میں جنم لینے لگے لہٰذا اصحاب ایمان کو لفظ سُنّی کا اضافہ کرنا پڑا۔

پھر دور آگے بڑھا، ائمہ اربعہ کے مخالفین پیدا ہو گئے۔ اس وقت فقط سُنّی مسلمان کہنا شناخت نہ رہی۔ ائمہ اربعہ سے نسبت حق کی پہچان بن گئی۔ ہم نے حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی کا

اضافہ کرنا پڑا۔

پھر وہ وقت آیا جب حق و باطل کو پہچاننا مشکل ہوگیا، ہماری طرح نماز پڑھنے والے،کلمہ پڑھنے والے، حنفی کہلوانے والے، قرآن و حدیث کی باتیں کرنے والے، سنی اور اہلسنت کہلوانے والے پیدا ہوگئے تو اہل ایمان نے اپنے نام کے ساتھ بطور پہچان بریلوی لگانا شروع کردیا تاکہ دنیا جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' نبی پاک ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ صحابہ کرام اور اہلبیت سے محبت کرتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ اوران سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے محبت اوران کا احترام کرتے ہیں۔ یہ کسی بھی ہستی کی شان میں گستاخی نہیں کرتے' انہی کو عرف عام میں ''اہلسنت وجماعت سُنّی (بریلی) کہا جاتا ہے)

یہ کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ جو حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ رہا' وہی طریقہ ہمارا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلک حق پر استقامت عطا فرمائے اور اعلیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ